ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہاء کے بعد ذات نبی بلند ہے ذات خدا کے بعد

قرآن، حدیث اور اشعار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں

شانِ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر حافظ نثار مصطفیٰ حفظہ اللہ

خطیب جامع مسجد محمدی اگوکی سیالکوٹ

(پی ایچ ڈی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہا کے بعد
ذات نبی بلند ہے ذات خدا کے بعد

شان و عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن، حدیث اور اشعار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روشنی میں شان و عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے رفعت شان ورفعنا لک ذکرک دیکھے

ڈاکٹر حافظ نثار مصطفیٰ
فاطمہ ایجوکیشن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن اگوکی سیالکوٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھکی ہے فکر رساں، مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے
اور عمر تمام لکھا، مدح باقی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر کہ ہوا مجروح جو بازار طائف میں
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نا سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر کہ جو بھوکا رہ کر اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر کہ جس کی سادگی درس بصیرت تھی
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی
سلام اس پر بھلا سکتے نہیں جس کا احساں
سلام اس پر مسلمانوں کو دی تلوار اور قرآں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ماہر القادری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

اس کتاب کے مؤلف ڈاکٹر حافظ نثار مصطفیٰ (میرے بڑے بھائی) خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی، سیالکوٹ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ انہیں اللہ تعالی نے یہ توفیق خاص بخشی کہ انہوں نے پیارے نبی کریم ﷺ کی شان وعظمت پر یہ مختصر سا کتابچہ تحریر کیا جو کہ اپنے اسلوب اور انداز میں منفرد ہے ۔اس کتابچہ میں ڈاکٹر صاحب نے قرآن وحدیث کی روشنی میں پیارے نبی کریم ﷺ کی شان وعظمت بیان کی ہے۔ بقول شاعر:

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نا بخشد خدائے بخشندہ

اس کتابچہ کے علاوہ ڈاکٹر حافظ نثار صاحب کے نبی کریم ﷺ کی شان وعظمت کے موضوع پر صحابہ کرام کے نعتیہ کلام کے عنوان سے تین کتابیں محدث لائبریری پر اپلوڈ ہیں فللہ الحمد۔اللہ تعالی حافظ صاحب کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین

قاری وحید الرحمان ربانی سیالکوٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Contents

اظہار تشکر 17

عرض مؤلف 19

بعد ازخدا بزرگ توئی قصہ مختصر 21

پیارے نبی کریم ﷺ کا اولادابراہیم میں سے انتخاب 21

پیارے نبی کریم ﷺ قیامت کے دن میں آدم کی اولاد کے سردار ہیں: 26

پیارے رسول کریم ﷺ کا عرش کی دائیں جانب کھڑا ہونا 27

پیارے رسول کریم ﷺ کا مقام وسیلہ پر فائز ہونا 28

پیارے رسول کریم ﷺ پر نبوت کب واجب ہوئی؟ 31

حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام پیارے رسول کریم ﷺ کے محافظ 34

پیارے رسول کریم ﷺ کوزمین کے خزانوں کی چابیاں ملنا 34

ایک غلطی کا ازالہ 35

سب سے بڑا ظلم شرک ہے 38

ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ ملوث نہ کرنے کی فضیلت 39

قبل ازنبوت آپ ﷺ کی ذات میں پائی جانے والی نبوت کی چند نشانیاں 42

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ کے چند خصائص 46

پیارے رسول کریم ﷺ کی شجاعت وبہادری..... 46

پیارے رسول کریم ﷺ کا خلق عظیم..... 47

پیارے رسول کریم ﷺ کامعطر جسد اطہر اور پسینہ..... 51

پیارے رسول کریم ﷺ کے چند مخصوص فضائل... 54

پیارےرسول کریم ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ حسین تھے 55

پیارے رسول کریم ﷺ کے پیارے نام 66

سورۃ الاحزاب میں رسول ﷺ کے چھے اسماء کا ذکر اور ان کی تفصیل 66

شَاہِدًا(پیغمبر ﷺ کے " شاہد " ہونے کا معنی و مطلب)67

نبی کی شہادت کی تین صورتیں..... 73

صاحب ضیاء القرآن کا محل نظر موقف اوراستدلال 73

رسول اللہ (ﷺ) کا دنیا میں امور آخرت پر شاہد ہیں75

مُبَشِّر ونَذِیر کامطلب..... 77

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سراج منیر(لوگوں کے کفر و شرک کی ظلمتوں سے نکال کر باذن اللہ ایمان کے نور کی طرف لانے والا) 83

تورات میں نبی اکرم (ﷺ) کی صفات 87

محمد،احمد، ماحی ، حاشر ،عاقب پیارے نبی کے پانچ پیارے نام 90

رؤ ف اور رحیم نبی 91

مُقَفّی اور حاشر، نبی التوبہ اور نبی الرحمت 92

اللہ تعالی کو سب سے زیادہ جاننے والا اور اللہ تعالی سے سب سے زیادہ ڈرنے والا نبی ﷺ 92

پیارے رسول کریم ﷺ کے سڑسٹھ (٦٧) اسماء پیارے نام 94

اللہ تعالی کا پیارے رسول کریم ﷺ پر فضل عظیم..... 96

اللہ تعالی پیارے نبی کریم ﷺ کا خود محافظ و نگہبان ہے۔109

پیارے نبی کریم ﷺ پر قاتلانہ حملے اور دفاع الہی.. 113

ابولہب کی بیوی کے شر سے حفاظت: 132

نبی کریم (ﷺ) کا عفریت کو پکڑنا 133

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کی اور انصار کی پیارے نبی کریم ﷺ کے لیے فداکاری 135

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ کی اطاعت و اتباع کی اہمیت. 143

پیارے رسول کریم ﷺ کے اقوال وحی ہیں 143

خلاصہ تفسیر 144

الفاظ واسالیب کی تحقیق اور آیت کی وضاحت 146

پیارے رسول کریم ﷺ کی معاونت الٰہی کی بدولت سربستہ رازوں سے آگاہی 157

ایمان کی بنیادی شرط ظاہراً و باطناً رسول ﷺ کی اطاعت ہے 158

احکام شرعیہ کے بارے میں دل میں تنگی محسوس ہونا علامت کفر ہے 160

پیارے رسول کریم ﷺ کا اصلی مرتبہ 161

پیارے رسول کریم ﷺ کا ادب واحترام 166

اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی کرنے کی ممانعت 166

اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی کرنے کی ممانعت کا ذکر و بیان : 168

اسلامی ریاست کے آئین کی بنیاد 170

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الحجرات کی اس آیت {لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ} کے معانی کا خلاصہ 173

حصول محبت الٰہی کا واحد ذریعہ اتباع رسول ﷺ ہے 176

محبت کا معنی اور اللہ اور رسول کی محبت کی تحقیق :180

مومن بننے کے لیے ہر چیز سے بڑھ کر نبی ﷺ سے محبت لازم 182

ایمان کی مٹھاس 182

رفعت شان وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ 184

إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي حدیث کی تخریج 190

پیارے رسول کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور خصوصی رحمت 199

عقیدہ ختم نبوت وتاجدار ختم نبوت 201

لفظ خاتم النبیین میں قراءات 202

خاتم المرسلین" کا لفظ استعمال کرنے کی بجائے "خاتم النبیین" کا لفظ اختیار فرمانے میں حکمت 203

ختم کا لغوی معنی 205

احادیث کے تناظر میں عقیدہ ختم نبوت 207

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت کے عقلی دلائل 214

ہر چیز مقام مصطفیٰ کو پہچان چکی ہے 225

پتھر مقام مصطفیٰ کو پہچان چکا 225

پہاڑ اور درخت مقام مصطفیٰ پہچان چکے 225

کھجور کا تنا مقام مصطفیٰ پہچان چکا 226

کھجور کے درخت کا خوشہ مقام مصطفیٰ ﷺ کو پہچان گیا 227

پتھر مقام مصطفیٰ ﷺ کو پہچان گیا 228

بھیڑیے کا مقام مصطفیٰ کو پہچان لینا 228

براق مقام مصطفیٰ ﷺ کو پہچان گیا 230

پیارے رسول کریم ﷺ کی چند مخصوص صِفات و محاسن 232

ہر چیز سے بڑھ کر پیارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت ایمان کے لیے شرط ہے 232

پیارے نبی کریم ﷺ کا روز محشر سب سے پہلے اپنی قبر سے نکلنا 233

پیارے نبی کریم ﷺ کا روز محشر سب سے پہلے شفاعت کرنا 233

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہونا
234.....

پیارے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں قیامت والے دن اللہ کی حمد کا جھنڈا ہونا
234.....

قیامت کے دن پیارے نبی کریم ﷺ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے 235

پیارے نبی کریم ﷺ کا مقام وسیلہ پر فائز ہونا.235

پیارے نبی کریم ﷺ کو جَوَامِعُ الکَلِم عطا کیے جانا236

پیارے نبی کریم ﷺ کی رعب و دبدبہ کے ساتھ خصوصی مدد کی جانا
237.....

پیارے نبی کریم ﷺ کے لئے مال غنیمت حلال کیاجانا237

پیارے نبی کریم ﷺ کے لیےزمین کو مسجد اور باعث طہارت بنا دیا جانا
237.....

پیارے نبی کریم ﷺ کو تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجاجانا
238.....

پیارے نبی کریم ﷺ کوخاتم النبیین بنا کر بھیجا جانا238

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی اور فرشتوں کا پیارے نبی کریم ﷺ پر درودو سلام بھیجنا
239.....

جب پیارے نبی کریم ﷺ کا با برکت نام آئے تو آپ ﷺ پر اس وقت درود وسلام بھیجنا ضروری ہے.....239

پیارے نبی کریم ﷺ کو راضی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا قبلہ بدل دینا
242.....

پیارے نبی کریم ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بلند کر دیا244

پیارے نبی کریم ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہونا 245

پیارے رسول کریم ﷺ پر نبوت کب واجب ہوئی؟246

شیطان کا خواب میں بھی نبی کریم ﷺ کی پاک صورت اختیار نا کرنا
246.....

حوض کوثر.....251

پیارے نبی کریم ﷺ کا اولادابراہیم میں سے انتخاب254

پیارے رسول کریم ﷺ کا عرش کی دائیں جانب کھڑا ہونا 255

شان نبی میں اہم نکتہ 255

اللہ تعالیٰ ،حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام پیارے رسول کریم ﷺ کے محافظ 256

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی کریم ﷺ کا مقام ذیشان ساری امت (ساری کائنات) سے اعلیٰ 257

پیارے رسول کریم ﷺ کوزمین کے خزانوں کی چابیاں ملنا 259

پیارے رسول کریم ﷺ کے جسم اطہر کی نزاکت اور خوشبو 260

نبوت محمدی کے سراج منیر کے بعد کسی بھی نبی کا چراغ نہیں جل سکتا 261

مومنوں میں سے پیارے رسول کریم ﷺ کی بعثت، مومنوں پر اللہ کا احسان ہے 262

ہر عبادت کی قبولیت کے لیے شرط ہے کہ وہ پیارے رسول کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہو 264

پیارے رسول کریم ﷺ کا(خصوصی اورمنفرد) معجزہ اللہ کی وحی ہے (اس کے علاوہ کتب احادیث میں پیارے نبی کریم ﷺ کے بہت زیادہ عمومی معجزات مذکور ہیں)..... 264

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کورحمت عالمین بنا کر بھیجا.. 266

نبی سوتے تھےدل جگتا تھا(: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا) 268

عمر کی قسم کھائی 269

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسولِ کریم اور مُتَعَلّقاتِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسمیں اور شان مصطفیٰ 271

سورۃ النساء میں لفظِ رب کی بطور مُتَعَلّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ 274

خلاصہ تفسیر 274

اس آیتِ مُبارکہ میں مُتَعَلّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ 276

رسولِ کریم ﷺ کی عمر کی قسم کھانے کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ 277

اس آیتِ مُبارکہ میں رسولِ کریم ﷺ کی عمر کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ 278

سورۃ الحجر میں لفظِ رب کی بطور مُتَعَلّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ 288

خلاصہ تفسیر 289

اس آیتِ مُبارکہ میں (لفظِ رب کی بطور) مُتَعَلّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ 290

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظِ رب بطورِ مُتَعَلِّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ 294

خلاصہ تفسیر 295

اس آیتِ مُبارکہ میں (لفظِ رب بطورِ)مُتَعَلِّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ 296

اللہ تعالی کا مکہ مکرمہ کی قسم کھانا اور شان مصطفیٰ ﷺ 303

ان آیاتِ مبارکہ میں اَرکانِ قسم 303

اللہ تعالی کا مکہ مکرمہ کی قسم کھانے کی مَعْنَوِیَّت.. 304

سورۃ الضحیٰ میں کھائی گئی قسمیں اور شان مصطفیٰ ﷺ 307

ان آیات مبارکہ میں اَرکانِ قسم 307

اس آیتِ مُبارکہ میں مُتَعَلِّقَاتِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ 308

(اللہ تعالی کا رسول ﷺ کے زمانے کی قسم کھانا) . 313

خلاصہ المقال 318

کتب سماویہ میں رسول ﷺ کی بشارتیں..... 321

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یہود کا رسول کریم ﷺ کو پہچان کر آپ کا انکار کرنا اور اس)انکار کا سبب
321.....
مشرکین کا یہود پر اعتراض.....323
مکتوب فی التوراۃ والانجیل.....326
عبداللہ بن سلام (بن حارث) وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ 327
نبی کریم ﷺ کی وہ چار مخصوص نشانیاں جو آپ نے عبد اللہ بن سلام کے سوال کے جواب میں بیان فرمائیں اور وہ نشانیاں تورات میں موجود ہیں
328.....
سیدنا عبد اللہ بن سلام کا قبول اسلام اور فضائل.330
میمون بن یامین کا قبول اسلام.....332
تورات میں مذکور صحابہ کےاوصاف 333
تورات میں چند پیشگوئیاں.....334
سیدنا عیسی علیہ السلام کی پیشین گوئیاں 335
حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے تین ارشادات 336
آخری گزارش 340

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار تشکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، من يهد الله فلا مضلّ له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (102) [آل عمران: 102] .يا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ واحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْها زَوْجَها وَبَثَّ مِنْهُما رِجالًا كَثِيراً وَنِساءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسائَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحامَ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً (1) [النساء: 1] .يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيداً (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فازَ فَوْزاً عَظِيماً (71) [الأحزاب: 70– 71] .أما بعد،

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے بے شمار نعمتوں کے ساتھ ساتھ حصولِ علم کے شوق سے نوازا اور پھر مجھے اس قابل کیا کہ میں یہ تحقیقی کتابچہ لکھنے میں کامیاب ہو گیا (الحمد للہ)۔اس کے بعد میں اپنے مرحوم والدین کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنھوں نے مجھے پڑھایا اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ میں اپنی اس تحقیقی کاوش کو اعتراف بالجمیل کے طور پر اپنے مرحوم والدین کے نام کرتا ہوں جو اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اللھم اغفر لھما وارحمھما وادخلھما جنہ الفردوس آمین یا رب العالمین)

والدین کے ساتھ ساتھ میں اپنے تمام اساتذہ کرام کا بھی ممنون ہوں کہ جن کے چشمۂ علم سے میں فیض یاب ہو کر میں اس طریق سے دین کی خدمت کے قابل ہوا۔ لہٰذا میں اپنے تمام اساتذہ کرام کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں جن کی محنتیں اور دعائیں شامل حال رہیں۔ (جزاھم اللہ عنی خیر الجزاء)

اہل علم حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کی علمی آراء، تجاویز اور اصلاحات کو قدر کی نگاہ سے دیکھ کر ان پر عمل کی حتی الامکان سعی کی جائے گی۔ اہل علم حضرات اپنی مفید تجاویز، اصلاحات سے مستفید فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

محدث لائبریری کی جملہ ٹیم کا ممنون ہوں جو مجھ ناچیز کی کتب کی آن لائن اشاعت کر کے میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اللہ تعالی ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آلین یارب العالمین۔

احقر العباد الی اللہ ڈاکٹر حافظ نثار مصطفیٰ

خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی سیالکوٹ

03006150738

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

محب صادق و مخلص (سچی اور مخلص محبت کرنے والے) کی ذات پر سچی اور مخلص الفت و محبت کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ اس کے دلِ معمور از محبت میں ہمہ وقت محبوب کے محاسن جلیلہ، اَوصافِ حمیدہ اور فضائل محمودہ بیان کرنے کا جذبہ اور ولولہ (Devotion) موجزن رہتا ہے۔ وہ اس بات کا بے حد متمنی اور خواہاں ہوتا ہے کہ اپنے محبوب کے ذکر کو خلوت و جلوت، بحر و بر اور حضر و سفر میں بہ کثرت کرے اور (بذریعہ زبان و قلم) مدح و ستائش اور حمد و تعریف سے اپنی زبان کو اپنے محبوب کے ذکر سے تر رکھے۔ اسی جذبہ خیر سے سرشار ہو کر بندہ عاجز و قاصر القلم جامع کمالات و صفات ہستی، مھبط نور وھدی اور امام الانبیاء ﷺ کے چند محاسن اور اوصاف زیب قرطاس کرنے کی سعادت کی ہے۔ الحمد للہ۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ:

مدحت شاہ دوسرا بیاں کروں کس طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنگ میرے تخیلات پست میرے تصورات

اللہ رب العزت اس پاک جذبہ،اس عقیدت اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔آمین یارب العالمین۔

ایک شاعر نے آپ ﷺ مدح میں ایک لاکھ اشعار لکھے ہیں۔علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے ان اشعار میں سے آخری شعر کا ترجمہ درج ذیل الفاظ میں یہ ہے کہ :

تھکی ہے فکر رساں، مدح باقی ہے قلم ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے اور عمر تمام لکھا، مدح باقی ہے

اہل علم کی خدمت میں دوبارہ التماس ہے کہ ان تجاویز واصلاحات پر بندہ ناچیز ان کا ممنون ہے۔نیز ان کی تجاویز پر حتی الامکان عمل کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

احقر العباد الی اللہ ڈاکٹر حافظ نثار مصطفیٰ

خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی سیالکوٹ

03006150738

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پیارے نبی کریم ﷺ کا اولاد ابراہیم میں سے انتخاب

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔[1]

(حضرت واثلہ بن اسقع (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد سے اسماعیل (علیہ السلام) کو چنا اور اولاد اسماعیل (علیہ السلام) سے بنو کنانہ کو، بنو کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنوہاشم اور بنوہاشم سے مجھے منتخب کیا۔)

سیدنا قطن بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ نے کہا:

رَاَيْتُكَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا نَبَتَ نَضَارًا فِي اَلَارُوْمَةِ مِنْ كَعْبِ

اَغَرُّ كَاَنَّ الْبَدْرَ سِنَّةُ وَجْهِهٖ اِذَا مَابَدَا لِلنَّاسِ حلل الْعصب

اَقَمْتَ سَبِيْلَ الْحَقِّ بَعْدَا عْوِجَاجِهَا وَرَبَّيْتَ الْيَتَامٰى فِي السِّقَايَةِ وَالْجَدْبِ[2]

---

[1] الترمذی، ابو عیسی (المتوفی: 279ھ): سنن الترمذی ، بَابٌ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

[2] ابن حجر، احمد بن علی بن حجر، العسقلانی: الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد3، صفحہ 238۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اے تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین! آپ ﷺ قبیلہ کعب[3] کے سب سے عمدہ اور بہترین شخص ہیں۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ حسین ہیں جب بھی آپ ﷺ ایک عمامہ زیب تن فرماتے ہوئے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں تو ایسے لگتا ہے، جیسے: بدر آپ ﷺ کے چہرہ کا ہالہ ہے۔ آپ ﷺ نے حق کا راستہ کجی کے بعد سیدھا کر دیا اور آپ ﷺ نے سر سبزی اور قحط سالی میں یتیموں کی تربیت کی۔)

سیدنا اعشی مازنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يَاسَيِّدَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ إِلَيْكَ أَشْكُو ذُرْبَةً مِنَ الذُّرَبِ[4]

(اے لوگوں کے سردار اور اے عرب کے زبردست
حاکم! میں آپ کو تیز زبان عورتوں میں سے تیز زبان عورت
کی شکایت کرتا ہوں۔)

---

[3] آپ ﷺ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن مضر بن نذار۔ (ابن کثیر: البدایۃ والنہایۃ: 2، صفحہ 255) کعب آپ ﷺ کے آبا میں سے ہیں، اس لیے ان کی طرف آپ کی نسبت کی گئی ہے۔ صحیح مسلم میں یہ روایت اس طرح ہے۔

[4] إسماعیل بن کثیر: السیرۃ النبویۃ، جلد 4، صفحہ 143۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَذَاكَرُوا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِي كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيقَيْنِ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيلَةٍ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا.[5]

(سیدنا عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر کیا تو آپ (ﷺ) کی مثال کھجور کے ایسے درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کو پیدا فرمایا اور مجھے ان میں سے بہترین جماعت میں پیدا فرمایا۔ پھر دوفریقوں کو پسند فرمایا۔ پھر تمام قبیلوں کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ چنانچہ میں ان سے ذات میں بھی بہتر ہوں۔ اور گھرانے میں بھی۔ یہ حدیث حسن ہے)

سیدنا عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی ذات پر انوار کی بابت یوں مدح سرائی کرتے ہیں:

إِنِّي بِالنَّبِيِّ مُوقِنَةٌ نَفْسِي وَإِنْ لَّمْ أَرَ النَّبِيَّ عَيَانًا

---

[5] محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی، ابو عیسی (المتوفی: 279ھ): سنن الترمذی، جلد 5، 584۔ [حکم الالبانی]: ضعیف۔ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ طُرًّا وَّأَدْنَاهُمْ إِلَى اللهِ حِيْنَ بَانَ مَكَانًا[6]

(میرا نفس نبی کریم ﷺ پر یقین رکھتا ہے (کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں) اگرچہ میں نبی کریم ﷺ کو ظاہری طور پر نہیں دیکھتا۔ آپ ﷺ عالم کے سردار ہیں اور ان میں رتبے کے لحاظ سے آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں۔)

جہاں میں یوں تو آنے کو ہزاروں انبیاء آئے
مگر اپنے نبی ﷺ کی شان سب سے اوج پر نکلی

جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.[7]

(سیدنا عباس بن عبدالمطلب نبی اکرم (ﷺ) کے پاس حاضر ہوئے گویا کہ وہ (قریش وغیرہ سے) کچھ سن کر آئے تھے۔ چنانچہ نبی اکرم (ﷺ) منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ

---

[6] ابن کثیر، إسماعیل بن کثیر: السیرۃ النبویۃ، جلد 4، صفحہ 140۔

[7] الترمذی، ابو عیسی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک (المتوفی: 279ھ): سنن الترمذی، جلد 5، صفحہ 543۔
المصدر السابق: صفحہ 584۔ [حکم الألبانی] : ضعیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ پھر فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو ان میں سے بہترین لوگوں سے مجھے پیدا فرمایا۔ پھر دو گروہ کئے اور مجھے ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں سے پیدا کیا پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں پیدا کیا۔ پھر ان میں سے کئی گھرانے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

سیدنا عمرو بن مرہ جھنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كِتَابٌ مِّنَ الرَّحْمَانِ نُوْرٌ لِّجَمِيْعِنَا وَاَخْلَافِنَا فِيْ كُلِّ بَادٍ وَّ حَاضِرٍ
اَتٰى خَيْرُ مَنْ يَّمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا وَاَفْضَلُهَا عِنْدَا عْتِكَارِ الضَّرَاءِرِ[8]

(رحمان کی جانب سے زمین میں چلنے والوں میں سے سب سے بہترین شخص (مقدس ترین ہستی) ﷺ کی طرف ایک کتاب آئی ہے۔ جو ہم تمام کے لیے اور تمام ملکوں کے لیے ایک نور ہے اور آپ ﷺ حاجات شدیدہ کے وقت بھی سب سے زیادہ افضل ہیں۔)

[8] ابن کثیر، إسماعیل بن کثیر: السیرۃ النبویۃ، جلد 1، صفحہ 378۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی کریم ﷺ قیامت کے دن میں آدم کی اولاد کے سردار ہیں:

أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ»[9]

(سیدنا ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا قیامت کے دن میں سیدنا آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ[10]

(سیدنا انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں قبر سے سب سے پہلے نکلوں گا، جب لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور انہیں بشارت دوں گا اور اس دن

---

[9] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم (المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)، جلد 4، صفحہ 1782۔

[10] الترمذی، ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1576۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا۔ ابن آدم میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

شکل میں اجمل عقل میں اکمل خلق میں افضل
نطق میں فیصل, جامع مجمل خطبہ احمد ﷺ
طینت جس کی سب سے مطہر بعثت جس کی سب سے موخر
خلقت جس کی سب سے مقدس ﷺ

پیارے رسول کریم ﷺ کا عرش کی دائیں جانب کھڑا ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ[11]

(حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی پھر مجھے جنت کے کپڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ اس کے بعد میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اس جگہ تمام مخلوقات میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں کھڑا ہو سکے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔)

---

[11] الترمذی، ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم، حدیث نمبر 1577۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

نَصَرْنَا بِهَا خَيْرَ الْبَرِيَّه كُلِّهَا اِمَامًا وَّوَقَّرْنَا الْكِتَابَ الْمُنَزَّلَا

نَصَرْنَا وَآوَيْنَا وَقَوَّمَ ضَرْبُنَا لَه بِالسُّيُوْفِ مَيْلَ مَنْ كَانَ أَمْيَلَا"

(ہم نے دنیا کے بہترین انسان حضرت محمد ﷺ کی مدد کا اعزاز حاصل کیا جو کہ انسانیت کے امام ہیں۔ ہم نے قرآنِ مجید کی تعظیم کی اور اس پر ایمان لائے۔ ہم نے ان کی نصرت کی۔ انھیں اپنے پاس ٹھہرایا اور ہماری تلواروں نے ان کو قوت بخشی۔)"[12]

یہ رتبہ بلند ملنا تھا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

پیارے رسول کریم ﷺ کا مقام وسیلہ پر فائز ہونا

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَعْبٌ لَيْسَ هُوَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ[13]

---

[12] شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری (ص: 411) دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری (صفحہ: 457، مترجم)

[13] الترمذی، ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1578۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگا کرو۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) نے پوچھا یارسول اللہ (ﷺ) وسیلہ کیا ہے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ وہ صرف ایک ہی شخص کو عطا کیا جائے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند میں مذکورہ کعب مشہور شخص نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ لیث بن ابی سلیم کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت کی ہو۔)

ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے وفات رسول ﷺ پر کچھ اشعار کہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

فَلَمْ نَرَ مِثْلَهٗ فِي النَّاسِ حَيًّا وَّلَيْسَ لَهٗ مِنَ الْمَوْتٰى عَدِيْلُ
اَفَاطِمُ اِنْ جَزَعْتِ فَذَاكِ عُذْرٌ وَّاِنْ لَّمْ تَجْزَعِيْ فَهُوَ السَّبِيْلُ
فَعُوْدِيْ بِالْعَزَاءِ فَاِنَّ فِيْهِ ثَوَابَ اللّٰهِ وَالْفَضْلَ الْجَزِيْلَ
فَقَبْرُ اَبِيْكِ سَيِّدُ كُلِّ قَبْرٍ وَفِيْهِ سَيِّدُ النَّاسِ الرَّسُوْلُ

"پس ہم نے آپ ﷺ کی طرح لوگوں میں کسی زندہ کو نہیں دیکھا۔ اور مرے ہوئے لوگوں میں آپ ﷺ کی کوئی نظیر نہیں۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنھا! اگر تم جزع فزع اور فریاد کرو تو معذور ہو لیکن اگر فریاد نہ کرو تو یہی صحیح راستہ ہے۔ پس تعزیت قبول کیجیے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ثواب اور بڑا فضل ہے۔ اور اپنے والد بزرگوار ﷺ کے بارے میں کہو اور دل تنگ نہ ہو۔ اور کیا کوئی بات آپ کے والد بزرگوار ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے عمل کی جزا ادا کر سکتی ہے؟ (یعنی کوئی بھی ادا نہیں کر سکتی) آپ کے والد بزرگوار کی قبر تمام قبروں کی سردار ہے، جس کے اندر لوگوں کے سردار رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔"[14]

سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ[15]

(حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنھما) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو وہی کلمات دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو یہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ اس کا مستحق ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

---

[14] ابن الاثیر: اِسد الغابۃ، جلد 10، صفحہ 533، 534) مترجم از مولانا محمد عبدالشکور فاروقی.
ابن کثیر: البدایۃ والنھایۃ، جلد 5، صفحہ 281، 282۔

[15] الترمذی، ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1581۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتف غیبی رضی اللہ عنہ نے کہا:

اِرْحَلْ عَلَى اسْمِ اللهِ وَالتَّوْفِيْقِ رِحْلَةً لَّا وَانٍ وَّلَا مَشِيْقِ
اِلٰى فَرِيْقٍ خَيْرٍ مَّا فَرِيْقٍ اِلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ[16]

(اللہ کا نام لے کر اور اس کی توفیق کے ساتھ سفر کر ایسا سفر
جس میں کچھ تکلیف و مشقت نہ ہو گی اور اس فریق کے پاس جا،
جو سب سے بہتر ہے یعنی نبی صادق و مصدوق ﷺ کے پاس۔)

پیارے رسول کریم ﷺ پر نبوت کب واجب ہوئی؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ[17]

(حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ﷺ پر نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا جب آدم (علیہ السلام) کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔)

---

[16] بن الأثیر، اِسد الغابۃ، جلد 5، صفحہ 763) ابن حجر: الاِصابۃ، جلد 3، صفحہ 41۔

[17] الترمذی، ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1575 حدیث مرفوع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ دین و منصب کے لحاظ سے سب سے افضل سرچشمہ ہدایت مراتب عالیہ کے مالک، زینت مجالس اور ایسے اعلیٰ درجات پر فائز ہیں کہ جنھیں کوئی شخص بھی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

واقعہ افک کے بعد سیدنا حسان رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا کی مدح سرائی کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے ان اشعار میں انھوں نے واقعہ افک کے حوالے سے اپنی غلطی کا اظہار کرتے ہوئے اظہار معذرت کیا ہے نیز ان اشعار ماں انہوں نے پیارے نبی کریم ﷺ کی مدح ونعت کہی ہے:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
حَلِيلَةُ خَيْرِ النَّاسِ دِينًا وَمَنْصِبًا نَبِيِّ الْهُدَى وَالْمَكْرُمَاتِ الْفَوَاضِلِ
عَقِيلَةُ حَيٍّ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ كِرَامِ الْمَسَاعِي مَجْدُهَا غَيْرُ زَائِلِ
مُهَذَّبَةٌ قَدْ طَيَّبَ اللّٰهُ خِيمَهَا وَطَهَّرَهَا مِنْ كُلِّ شَيْنٍ وَبَاطِلِ
فَإِنْ كَانَ مَا بُلِّغْتِ أَنِّي قُلْتُهُ فَلَا رَفَعَتْ سَوْطِي إِلَيَّ أَنَامِلِي
فَكَيْفَ وَوُدِّي مَا حَيِيتُ وَنُصْرَتِي لِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ زَيْنِ المحافل
له رتب عال على النَّاسِ فَضْلُهَا تَقَاصَرُ عَنْهَا سَوْرَةُ الْمُتَطَاوِلِ[18]

(وہ (صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا) پاک دامن ہیں، سنجیدہ اور باوقار ہیں، آپ رضی اللہ عنھا کا کردار ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک و منزہ

[18] القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفی: 671ھ) الجامع لأحکام القرآن الشھر بتفسیر القرطبی، جلد 12، صفحہ 200۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، صفحہ: 409، 410، مترجم۔*

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ پاکدامن لوگوں کی عزتیں ان ہیں کی بدولت محفوظ ہیں، دین و منصب کے اعتبار سے لوگوں میں سے بہترین ہستی (پیارے نبی کریم ﷺ) کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنھا ہدایت اور بہترین مراتب والے نبی ﷺ کی اہلیہ ہیں۔ لوی بن غالب کے ایک قبیلہ کی (صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا) ایک معزز خاتون ہیں۔وہ(صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا) بزرگی و برتری والے افعال سر انجام دیتی ہیں اور ان کی رفعت شان کبھی ختم نہ ہو گی۔ اعلی اخلاق آپ رضی اللہ عنھا کی فطرت میں داخل ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنھا کی طبیعت کو پاکیزہ بنایا ہے اور انھیں ہر بری اور نا مناسب بات سے پاک کیا ہے ۔اگر میں آئندہ ایسی بات کہوں جو میرے بارے میں انھیں پہنچائی گئی ہے تو میرے ہاتھ شل ہو جائیں یا میں ہلاک ہو جاؤں۔ میں اس بات کا عقیدہ کیسے رکھ سکتا ہوں ؟حالانکہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک زندہ ہوں میری محبت اور نصرت مجلسوں کو زینت بخشنے والے جناب محمد ﷺ کی آل کے لیے خاص رہے گی۔ آپ ﷺ تمام لوگوں سے اعلیٰ مرتبہ والے ہیں اور ان درجات کو حاصل کر چکے ہیں کہ بھرپور کوشش کرنے والا بھی انہیں نہیں پا سکتا۔)

پیارے رسول کریم ﷺ دین و منصب کے لحاظ سے سب سے افضل سرچشمہ ہدایت مراتب عالیہ کے مالک، زینت مجالس اور ایسے اعلیٰ درجات پر فائز ہیں کہ جنھیں کوئی شخص بھی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام پیارے رسول کریم ﷺ کے محافظ

حضرت سعد (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے غزوہ احد کے دن رسول اللہ (ﷺ) کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا میں نے ان کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی دیکھا یعنی حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام۔ [19]

دیکھی نہیں کسی نے اگر شان مصطفیٰ دیکھے کہ جبرائیل ہے دربان مصطفیٰ
لطف خدائے پاک کی تصویر کھنچ گئی پھرنے لگے جب آنکھ میں احسان مصطفیٰ
پھیلا ہوا ہے اسود و احمر کے واسطے صحن عرب سے تا بہ عجم خوان مصطفیٰ
رکھے وہ یاد خسرو پرویز کا مآل پہنچا ہو جس کے ہاتھ میں فرمان مصطفیٰ
اسلام کا زمانے میں سکّہ بٹھا دیا اپنی مثال آپ ہیں یاران مصطفیٰ
میرے ہزار دِل ہوں تصدّق حضورؐ پر میری ہزار جان ہو قربان مصطفیٰ
رشتہ مرا خدا کی خدائی سے چھوٹ جائے چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامان مصطفیٰ

پیارے رسول کریم ﷺ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں ملنا

"حضرت عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) ایک دن باہر نکلے اور شہداء احد کی نماز اس طرح سے پڑھی جس طرح کہ میت کی

---

[19] مسلم بن الحجاج، ابوالحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1503 حدیث مرفوع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھا کرتے ہیں پھر آپ (ﷺ) منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارے لئے پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور اللہ کی قسم ! میں اب بھی اپنے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں ہیں یا زمین کی چابیاں اور اللہ کی قسم ! مجھے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک بن جاؤ گے بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم لوگ دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے"۔[20]

ایک غلطی کا ازالہ

کچھ لوگوں نے پیارے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: "اللہ کی قسم ! مجھے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک بن جاؤ گے بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم لوگ دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔" سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس امت کے لوگ شرک نہیں کر سکتے یہ نتیجہ محل نظر ہے

[20] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1478۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی بابت عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ کی یہ رائے ہے کہ یہ روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں ہے۔[21] یہی رائے قسطلانی کی معلوم ہوتی ہے[22] اس رائے کی تائید ان روایات سے ہوتی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے مخصوص فضائل میں ہیں۔

اگر یہ بشارت ساری امت کے لیے مانی جائے تو قرآن کریم کی ان ساری آیات کو منسوخ مانا جائے گا جو شرک کی مزمت میں علی الاطلاق آئی ہیں۔ پھر خبر واحد سے اتنی زیادہ آیات کو منسوخ کرنا احناف کے ہاں کیا جائز ہے؟ انہیں عام آیات میں سے ایک آیت یہ ہے {اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

---

[21] (4) هذا للصحابة لما أعطاهم الله من العلم والبصيرة, وإلا الأحاديث الأخرى كحديث «لا تقوم الساعة حتى تضطرب ... إلخ» فيمن بعدهم, فهذا في الصحابة.(عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز: الحلل الابریزیۃ من التعلیقات البازیۃ علی صحیح البخاری، جلد3، صفحہ130، بقلم: إبي محمد عبد الله بن مانع الروقي، الناشر: دار التدمریۃ للنشر والتوزیع، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ: الأولی، 1428ھ - 2007 م، عدد الأجزاء: 4۔)

[22] وقد وقع ما قاله عليه الصلاة والسلام ففتحت على إمته بعده الفتوح الكثيرة وصبت عليهم الدنيا صبًّا وتحاسدوا وتقاتلوا، وقد مرّ هذا الحديث في باب الصلاة على الشهيد من كتاب الجنائز. (إحمد بن محمد بن إبي بكر بن عبد الملك القسطلاني القتيبي المصري، إبو العباس، شهاب الدين (المتوفى: 923ھ): إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، جلد6، صفحہ 52، الناشر: المطبعۃ الکبری الأمیریۃ، مصر، الطبعۃ: السابعۃ، 1323ھ، عدد الأجزاء: 10۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ 82} (جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے۔ ایسوں ہی کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔)[23] واللہ اعلم بالصواب۔ بہت سی احادیث ہیں جن میں شرک کی مذمت آئی ہے اور انہیں کوئی بھی منسوخ نہیں مانتا۔

اس آیت میں جو ظلم مذکور ہے اس سے مراد شرک ہے جیسا کہ درج ذیل روایات سے عیاں ہے:

"(ا) امام احمد بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، دار قطنی نے الافراد میں، ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی آیت {اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} تو لوگوں پر یہ حکم بھاری گزرا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہ کیا ہو آپ نے فرمایا یہ وہ نہیں ہے جو تم مراد لیتے ہو۔ کیا تم نے نہیں سنا نیک بندے نے کیا کہا لفظ آیت { إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ} اس سے مراد شرک ہے۔

[23] حافظ صلاح الدین یوسف: احسن البیان (تفسیر مکہ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے بڑا ظلم شرک ہے

(۷) امام ابن منذر، حاکم اور ابن مردویہ نے ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو اپنے مصحف کو کھول کر پڑھتے ایک دن وہ داخل ہوئے اور سورۃ انعام پڑھی اور اس آیت پر آئے۔ لفظ آیت {اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} آیت کے آخر تک تو جلدی سے پاؤں اٹھایا اپنی چادر کو پکڑا پھر ابی بن کعب کے پاس آئے فرمایا اے ابو المنذر میں اس آیت لفظ آیت {اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ} پر آیا۔ ہم نے دیکھا کہ ہم ظلم کرتے ہیں اور ایسا کرتے ہیں اور ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے امیر المومنین یہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لفظ آیت { إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ } اس سے مراد شرک ہے۔

(۱۱) امام فریابی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، حاکم نے (اور آپ نے اس کو صحیح بھی کیا ہے) اور ابن مردویہ نے علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ لفظ آیت { اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ } یہ آیت ابراہیم اور ان کے اصحاب کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی۔ یہ اس امت کے بارے میں نہیں ہے۔

(۱۲) امام احمد، طبرانی، ابو الشیخ، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں جریر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ فرمایا کہ ہم رسول اللہ (ﷺ) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نکلے۔ جب ہم مدینہ منورہ سے نکلے۔ تو ایک سوار ہماری طرف آرہا تھا۔ وہ ہماری طرف پہنچا اور ہم کو سلام کیا نبی (ﷺ) نے اس سے فرمایا تو کہاں سے آیا ہے۔ اس نے کہا اپنے اہل و عیال سے اپنی اولاد سے اور اپنے کنبہ سے آرہا ہوں اور میں رسول اللہ (ﷺ) کا ارادہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کو پا لیا۔ اس نے کہا مجھ کو بتایئے ایمان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں تو نماز کو قائم کر اور زکوۃ کو ادا کر رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اس نے کہا میں نے اقرار کر لیا پھر اس کے اونٹ کے اگلے پاؤں شکاری کے جال ایک خالی کنویں میں داخل ہوگئے۔ وہ اونٹ گرا تو آدمی اپنی کھوپڑی کے بل نیچے آ گرا اور مر گیا رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے تھوڑا عمل کیا اور کثیر اجر پایا۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لفظ آیت {اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ 82} میں نے حور عین کو دیکھا کہ وہ اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہی ہے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ آدمی بھوکا فوت ہوا۔

ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ ملوث نہ کرنے کی فضیلت

(۱۳) امام حکیم ترمذی اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ تھے اور رات کو چل رہے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچانک ایک دیہاتی آپ کے پاس آگیا اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نکلا اپنے شہر سے اور اپنی اولاد سے تاکہ میں آپ کی ہدایت کے ساتھ ہدایت حاصل کروں آپ کے قول کو مضبوطی سے تھام لوں لہٰذا آپ مجھ پر پیش کیجئے۔ آپ خالی زمین کے سوراخ میں داخل ہوگئے جس سے وہ دیہاتی نیچے آ گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کیا تم نے اس شخص کے بارے میں سنا جس کا عمل تھوڑا ہے اور اس کا اجر بہت زیادہ ہو یہ (آدمی) ان میں سے ہے کیا تم نے سنا ان لوگوں کے بارے میں جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم یعنی شرک کے ساتھ ملوث نہیں کیا یہ (آدمی) ان میں سے ہے۔

(۱۴) امام ابن ابی حاتم نے بکر بن سوادہ (رح) سے روایت کیا کہ دشمن میں سے ایک آدمی نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھایا اور ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے ہتھیار اٹھایا اور دوسرے کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے ہتھیار اٹھایا اور تیسرے کو قتل کر دیا پھر اس نے کہا کیا اس کے بعد اسلام مجھ کو نفع دے گا۔ صحابہ نے کہا ہم نہیں جانتے یہ بات رسول اللہ (ﷺ) سے انہوں نے ذکر کی۔ آپ نے فرمایا ہاں (چنانچہ وہ اسلام لے آیا) (اس کے بعد) اس نے اپنے گھوڑے کو دوڑایا اور مسلمانوں میں داخل ہوگیا پھر اپنے ساتھیوں پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ پھر دوسرے کو قتل کر دیا پھر خود بھی شہید ہوگیا راوی نے کہا صحابہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرام یہ خیال کرتے تھے یہ آیت اس کے بارے میں نازل ہوئی یعنی لفظ آیت: {اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ}

(۱۵) امام عبد بن حمید نے ابراہیم تمیمی (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے نبی (ﷺ) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی آیا اور مسلمان ہوگیا۔ تھوڑی ہی دیر ٹھہرا تھا یہاں تک کہ اس نے قتال کیا۔ اور شہید ہوگیا۔ نبی (ﷺ) نے فرمایا یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم یعنی شرک کے ساتھ ملوث نہیں کیا۔

(۱۶) امام بغوی نے معجم میں، ابن ابی حاتم، ابن قانع، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب میں سنجرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جو شخص کسی امتحان میں مبتلا کیا گیا پھر اس نے صبر کیا۔ جس کو دیا گیا تو اس نے شکر کیا۔ جس پر ظلم کیا تو اس نے معاف کر دیا۔ اور جس نے ظلم کیا اور پھر معافی مانگ لی پھر نبی (ﷺ) خاموش رہے کہا گیا یا رسول اللہ یہ کس کے لیے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا لفظ آیت {اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ} "[24]

اس آیت کی وضاحت میں نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میری امت شرک نہیں کرے گی تم کیوں فکر مند ہوتے ہو؟

بقول حالی

کرے غیر گربت کی پوجا تو کافر جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر

---

[24] جلال الدین سیوطی: تفسیر در منثور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر کو اکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو چاہیں خدا کر دکھائیں اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
وہ دین جس سے توحید پھیلی جہاں میں ہوا جلوہ گر حق زمیں و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں وہ بدلہ گیا آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

(مولانا الطاف حسین حالی رحمت اللہ علیہ)

قبل از نبوت آپ ﷺ کی ذات میں پائی جانے والی نبوت کی چند نشانیاں

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ قَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِذَا رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا إِنَّ هَذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيقِكَ هَذَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ قَالُوا لَا قَالَ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ[25]

---

[25] الترمذی، ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1586۔ [حکم الألبانی]: صحیح لکن ذکر بلال فیہ منکر، حدیث نمبر 3620 (إحمد محمد شاکر (ج- 1، 2) ومحمد فؤاد عبد الباقی (ج- 3) وإبراہیم عطوۃ عوض المدرس فی الأزہر الشریف (ج- 4، 5) تحقیق و تعلیق: سنن الترمذی، جلد 5، صفحہ 590، الناشر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی – مصر، الطبعۃ: الثانیۃ، 1395ھ - 1975م۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حضرت ابو موسی اشعری (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ابوطالب تجارت کے لئے شام کی طرف گئے تو نبی اکرم (ﷺ) بھی ان کے ساتھ چل دیئے۔ قریش کے شیوخ بھی ساتھ تھے۔ جب وہ لوگ راہب کے پاس پہنچے تو ابوطالب اترے، لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کے پاس آیا۔ یہ لوگ ہمیشہ وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ ان لوگوں کے پاس آیا اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہوا۔ حضرت ابو موسی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان گھس گیا اور رسول اللہ (ﷺ) کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے مالک رسول ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجیں گے۔ قریش کے مشائخ کہنے لگے کہ تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا؟ کہنے لگا کہ جب تم لوگ اس ٹیلے پر سے اترے تو کوئی پتھر یا درخت ایسا نہیں رہا جو سجدہ میں نہ گر گیا ہو اور یہ نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔ میں انہیں نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح ثبت ہے۔ پھر واپس گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ (ﷺ) اونٹ چرانے کیلئے گئے ہوئے تھے۔ راہب کہنے لگا کہ کسی کو بھیج کر انہیں بلاؤ۔ چنانچہ آپ (ﷺ) جب تشریف لائے تو بدلی آپ (ﷺ) پر سایہ کئے ہوئے ساتھ چل رہی تھی۔ لوگ درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ (ﷺ) جب بیٹھے تو درخت جھک گیا اور آپ (ﷺ) پر سایہ ہو گیا۔ راہب کہنے لگا دیکھو درخت بھی ان کی طرف جھک گیا ہے اور آپ (ﷺ) پر سایہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ وہیں کھڑا انہیں قسم دے کر کہنے لگا کہ انہیں روم نہ لے جاؤ۔ وہاں کے لوگ انہیں دیکھ کر ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر راہب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سات رومی آئے ہیں اور ان سے پوچھنے لگے کہ کیوں آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ یہ نبی اس مہینے میں (گھر سے) باہر نکلنے والے ہیں۔ لہٰذا ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں جب ہمیں تمہارا پتہ چلا تو ہمیں اس طرف بھیج دیا گیا۔ راہب نے پوچھا کہ کیا تمہارے پیچھے بھی کوئی ہے جو تم سے بہتر ہو۔ کہنے لگے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ (نبی) تمہارے راستے میں ہے۔ راہب کہنے لگا دیکھو اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ کر لیں تو یا کوئی شخص انہیں روک سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ راہب نے کہا کہ پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ان کے ساتھ رہو۔ پھر وہ (راہب) اہل مکہ سے مخاطب ہوا اور قسم دے کر پوچھا کہ ان کا سرپرست کون ہے۔ انہوں نے کہا ابوطالب۔ وہ انہیں قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ (ﷺ) کو واپس بھیج دیا اور ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو آپ (ﷺ) کے ساتھ اس راہب کے پاس بھیجا اور راہب نے آپ (ﷺ) کو زاد راہ کے طور پر زیتون اور روٹیاں دیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔)

حضرت کلیب بن اسد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

اَنْتَ النَّبِیُّ الَّذِیْ کُنَّا نُخَبِّرُہٗ وَبَشَّرَ تْنَا بِہِ الْاَحْبَارُ وَالرُّسُل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِن مَّوۡهُوۡبٍ يَّهۡوِىۡ فِىۡ عَذَافِرِهٖ اَكِيۡدُ اَيَاخَيۡرَ مَن يَّحۡفٰى وَيَنۡتَعِلُ
شَهۡرَيۡنِ اَعۡمَلُهَا نَصِّا عَلٰى وَجَلٍ اَرۡجُوۡ بِذَاكَ ثَوَابَ اللّٰهِ يَارَجُل[26]

(آپ ﷺ ہی وہ نبی ہیں جن کی ہمیں خبر دی جاتی رہی ہے۔احبار ورسل علیہم السلام ہمیں آپ ﷺ ہی کی بشارت سناتے تھے۔۔۔)

پیارے رسول کریم ﷺ کے چند خصائص

پیارے رسول کریم ﷺ کی شجاعت وبہادری

"حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ منورہ والے گھبرا گئے اور جس طرف سے آواز آرہی تھی صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) اس طرف چل پڑے راستے میں آپ (ﷺ) ان لوگوں کو واپس آتے ہوئے ملے اور آپ (ﷺ) اس آواز کی طرف سب سے پہلے تشریف لے گئے اور آپ (ﷺ) حضرت ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) کے گھوڑے پر

---

[26] ابن حجر، العسقلانی: الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد3، صفحہ 306۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوار تھے جو کہ ننگی پیٹھ والا تھا اور آپ کی گردن میں تلوار (لٹکی ہوئی) تھی اور فرما رہے تھے: "کوئی گھبرانے کی بات نہیں کوئی گھبرانے کی بات نہیں" اور آپ (ﷺ) نے فرمایا: "ہم نے اس گھوڑے کو تیز رفتاری میں سمندر کی طرح پایا اور یہ تو دریا ہے۔" اور وہ گھوڑا پہلے سست رفتاری میں مشہور تھا۔ [27]

جہاں پہنچ کے قدم ڈگمگاتے ہیں سب کے
اسی مقام سے اب اپنا راستہ ہو گا
میں آندھیوں کے پاس تلاش صبا میں ہوں

تم مجھ سے پوچھتے ہو مرا حوصلہ ہے کیا

پیارے رسول کریم ﷺ کا خلق عظیم

"حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ (ﷺ) کی دس سال تک خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ کی قسم! آپ (ﷺ) نے مجھے

[27] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1505۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی بھی اف تک نہیں فرمایا اور نہ ہی کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟"[28]

"حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) تمام لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔[29]

تری صورت تری سیرت ترا نقشہ ترا جلوہ

تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی

"حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ (ایسا کبھی نہیں ہوا) کہ رسول اللہ (ﷺ) سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ (ﷺ) نے "نا" فرمایا ہو۔" (یعنی آپ (ﷺ) سے جس چیز کا بھی سوال کیا گیا آپ (ﷺ) نے وہ چیز فوراً عطا فرما دی)۔[30]

---

[28] مسلم بن الحجاج، ابوالحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1510۔

[29] المصدر السابق: حدیث نمبر 1516۔

[30] مسلم بن الحجاج، ابوالحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1517۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" حضرت انس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ (جس کسی نے) اسلام قبول کرنے پر رسول اللہ (ﷺ) سے جو چیز بھی مانگی آپ نے وہ چیز عطا فرما دی۔ راوی کہتے ہیں ایک آدمی آیا آپ (ﷺ) نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں عطا فرما وہ واپس اپنی قوم کی طرف آیا اور اس نے کہا اے قوم! اسلام قبول کر لو کیونکہ محمد (ﷺ) اتنا عطا فرماتے ہیں کہ فاقہ کشی کا خوف ہی نہیں رہتا۔ " [31]

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَاللّٰہِ رَبِّیْ لَا نُفَارِقُ مَاجِدًا عَفَّ الْخَلِیْقَۃِ مَاجِدَ الْأَجْدَادِ

مُتَکَرِّمًا یَّدْعُوْ اِلٰی رَبِّ الْعُلٰی بَذْلَ النَّصِیْحَۃِ رَافِعَ الْأَعْمَادِ

مِثْلَ الْھِلَالِ مُبَارَکًا ذَا رَحْمَۃٍ سَمْحَ الْخَلِیْقَۃِ طَیِّبَ الْأَعْوَادِ

اِنْ تَتْرُکُوْہُ فَاِنَّ رَبِّیْ قَادِرٌ أَمْسٰی یَعُوْدُ بِفَضْلِہِ الْعوادِ

وَاللّٰہِ رَبِّیْ لَا نُفَارِقُ أَمْرَہٗ مَا کَانَ عَیْشٌ یُّرْتَجٰی لِمَعَادٍ

لَا نَبْتَغِیْ رَبًّا سِوَاہُ نَاصِرًا حَتّٰی نُوَافِیَ ضَحْوَۃَ الْمِیْعَادِ

---

[31] المصدر السابق:: حدیث نمبر 1519۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مجھے اپنے پرودگار اللہ تعالیٰ کی قسم ! میں کبھی حضور ﷺ سے جدائی اختیار نہ کروں گا۔ جو کہ معزز، بہترین عادات والے اور تمام سرداروں میں سے سب سے بڑے سردار ہیں۔ آپ ﷺ عزت والے ہیں اور اللہ رب العزت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ آپ ﷺ خیر خواہی کی بات بتانے والے اور آپ ﷺ کا گھر حسب اور نسب اور سخاوت کا منبع ہے۔ آپ ﷺ چاند کی طرح ہیں۔ برکت و رحمت والے ہیں۔ بہترین عادات کے حامل اور عمدہ سب سے بڑے سردار ہیں۔ بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں۔ اگر لوگوں نے انھیں چھوڑ دیا تو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی حفاظت پر پوری طرح قادر ہے۔ اس کی مہربانی سے آپ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کے دوست بن کر رہیں گے۔ اللہ کی قسم ! جب تک میری جان جان میں جان باقی ہے میں آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت نہیں کروں گا اور جب لڑائی ہو تو ہمیں آپ ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی مدد نہیں چاہیے۔)[32]

پیارے رسول اللہ ﷺ معزز بہترین عادات والے، سب سے بڑے سردار ،اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے والے، خیر خواہی کی بات بتانے والے،

---

[32] دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری (ص: 158، 159، مترجم) شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری (ص: 137، 138)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برکت و رحمت والے اور چاند کی طرح منور ہیں۔ آپ ﷺ کا گھر مبارک حسب نسب اور سخاوت کا منبع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کا محافظ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کے دوست بن جاتے ہیں۔

وہ آدم و نوح سے زیادہ۔۔۔ بلند ہمت بلند ارادہ۔۔۔۔۔
وہ زہد عیسیٰ سے کوسوں آگے۔۔ جو سب کی منزل وہ اس کا جادہ۔۔۔
ہر اک پیغمبر نہاں ہے اس میں۔۔ ہجوم پیغمبراں ہے اس میں۔۔۔۔۔۔
میرا پیغمبر عظیم تر ہے

پیارے رسول کریم ﷺ کا معطر جسد اطہر اور پسینہ

حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ (ﷺ) اپنے گھر کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ نکلا تو سامنے سے کچھ بچے آئے تو آپ (ﷺ) نے ان بچوں میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرا حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے آپ (ﷺ) کے ہاتھ مبارک میں ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا کہ عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔ [33]

---

[33] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1551۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے نہ عنبر کو نہ مشک اور نہ ہی کوئی ایسی خوشبو سونگھی جو خوشبو میں نے رسول اللہ (ﷺ) کے جسم اطہر سے محسوس کی اور نہ ہی میں نے رسول اللہ (ﷺ) کے جسم مبارک سے زیادہ کسی دیباج اور ریشم کو نرم پایا۔ [34]

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بن مالک سے روایت ہے کہ نبی (ﷺ) ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ (ﷺ) نے آرام فرمایا آپ (ﷺ) کو پسینہ آیا میری والدہ محترمہ ایک شیشی لائیں اور آپ (ﷺ) کا مبارک پسینہ پونچھ کر اس شیشی میں ڈالنے لگیں تو نبی (ﷺ) بیدار ہوگئے اور آپ (ﷺ) نے فرمایا اے ام سلیم تم یہ کیا کر رہی ہو ام سلیم (رضی اللہ عنھا) کہنے لگی یہ آپ (ﷺ) کا پسینہ مبارک ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے اور تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبو محسوس کریں گے۔ [35]

انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی (ﷺ) ام سلیم (رضی اللہ عنھا) کے گھر تشریف لاتے تو ام سلیم کے بستر پر سو جاتے اور ام سلیم وہاں نہ ہوتیں۔ راوی حضرت انس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ (ﷺ) تشریف لائے تو ام سلیم (رضی اللہ عنہ) کے بستر پر سو گئے ام سلیم آئیں تو ان سے

---

[34] المصدر السابق: حدیث نمبر 1552۔

[35] المصدر السابق: حدیث نمبر 1554۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے کہا نبی (ﷺ) آپ کے گھر میں آپ کے بستر پر سو رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنھا) اندر آئیں تو دیکھا کہ آپ (ﷺ) کو پسینہ آ رہا ہے اور آپ (ﷺ) کا پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو رہا ہے تو ام سلیم (رضی اللہ عنھا) نے ایک ڈبہ کھولا اور آپ (ﷺ) کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں تو نبی (ﷺ) گھبرا گئے اور فرمانے لگے اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہو ام سلیم (رضی اللہ عنھا) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم اپنے بچوں کے لئے اس پسینے سے برکت کی امید رکھتے ہیں آپ (ﷺ) نے فرمایا تو ٹھیک کر رہی ہے۔ [36]

حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنھا) سے روایت ہے کہ نبی (ﷺ) ان کے ہاں تشریف لاتے تھے اور آرام فرماتے تھے ام سلیم (رضی اللہ عنھا) آپ (ﷺ) کے لئے چمڑے کا ایک ٹکڑا بچھا دیتی تھیں اس پر آپ (ﷺ) آرام فرماتے آپ (ﷺ) کو پسینہ بہت زیادہ آتا تھا ام سلیم (رضی اللہ عنھا) آپ (ﷺ) کا پسینہ مبارک اکٹھا کرتی تھیں اور اسے خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتی تھی تو نبی (ﷺ)

[36] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1555۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: اے ام سلیم! (رضی اللہ عنھا) یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگیں: یہ آپ (ﷺ) کا پسنیہ مبارک ہے جس کو میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔ [37]

پیارے رسول کریم ﷺ کے چند مخصوص فضائل

حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنھما) فرماتے ہیں کہ چند صحابہ (رضی اللہ عنھم) نبی اکرم (ﷺ) کے انتظار میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ آپ (ﷺ) تشریف لائے اور جب ان کے قریب پہنچے تو ان کی باتیں سنیں۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو دوست بنالیا۔ دوسرا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام کرنا اس سے بھی تعجب خیز ہے۔ تیسرے نے کہا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) روح اللہ ہیں۔ اور "کن" سے پیدا ہوئے ہیں۔ چوتھا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو چن لیا۔ چنانچہ آپ (ﷺ) آئے اور سلام کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کی باتیں اور تمہارا تعجب کرنا سن لیا ہے۔ کہ ابراہیم (علیہ السلام) اللہ کے دوست ہیں اور وہ اسی طرح ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے چنے ہوئے ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔ عیسیٰ (علیہ السلام) روح اللہ ہیں اور اس کے کلمہ "کن" سے پیدا ہوئے ہیں یہ بھی اسی طرح ہیں۔ آدم (علیہ السلام) کو اللہ نے اختیار کیا ہے وہ بھی اسی طرح ہیں۔ جان لو کہ

---

[37] مسلم بن الحجاج، ابوالحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1556۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اور یہ میں فخر یہ نہیں کہہ رہا۔ میں ہی حمد کے جھنڈے کو قیامت کے دن اٹھاؤں گا۔ یہ فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا، میں ہی سب سے پہلے جنت کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا اور اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولیں گے۔ پھر میں اس میں مومن فقراء کے ساتھ داخل ہوں گا۔ یہ بھی میں بطور فخر نہیں کہہ رہا اور میں گزشتہ اور آنے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہوں۔ یہ بھی میں بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ (بلکہ بتانے کیلئے کہہ رہا ہوں) یہ حدیث غریب ہے۔ [38]

غالب ثناء خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کہ آں ذات پاک مرتبہ دان محمد است ﷺ

پیارے رسول کریم ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ حسین تھے

قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُولُ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» [39]

(حضرت براء (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ میانہ قد کے آدمی تھے آپ (ﷺ) کے دونوں شانوں کا درمیانی حصہ وسیع تھا آپ (ﷺ) گنجان بالوں

---

[38] الترمذی، ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1582۔

[39] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ): صحیح مسلم (المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)، جلد 4، صفحہ 1818۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے تھے جو کہ کانوں کی لو تک آتے تھے، آپ پر ایک سرخ دھاری دار چادر تھی
میں نے آپ (ﷺ) سے زیادہ حسین چیز کبھی نہیں دیکھی۔)

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(اور (اے نبی ﷺ) آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی
دیکھا ہی نہیں۔ اور آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت
نے کبھی جنا ہی نہیں۔ آپ ﷺ ہر عیب سے پاک جنے گئے ہیں۔
گویا کہ آپ ﷺ یقیناً ویسے پیدا کیے گئے جیسے آپ چاہتے تھے۔)

کسی شاعر نے سیدنا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ کے ان اشعار کا ترجمہ شعر میں اس طرح کیا ہے:

تجھ سا حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کبھی تجھ سا جمیل ماؤں نے اب تک نہیں جنا
ہر عیب سے بری تجھے پیدا کیا گیا تو چاہتا تھا جس طرح ویسے ہی بنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: «مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ»[40]

(حضرت براء (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے کسی پٹے والے کو سرخ جوڑے میں رسول اللہ (ﷺ) سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ ﷺ کے بال مبارک آپ ﷺ کے کندھوں تک آرہے تھے آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کا درمیانی حصہ وسیع تھا اور نہ آپ (ﷺ) زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے۔)

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں،

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُولُ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ»[41]

---

[40] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم (المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)، جلد 4: جلد 4، صفحہ 1818۔

[41] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم (المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)، جلد 4، صفحہ 1819۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حضرت براء (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا چہرہ اقدس سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھا اور آپ کے اخلاق سب لوگوں سے زیادہ اچھے تھے اور آپ (ﷺ) نہ زیادہ لمبے قد والے تھے اور نہ ہی چھوٹے قد والے۔)

نہ ایسی زلفیں نہ ایسا چہرہ نہ یوں کسی پہ شباب ہو گا
جواب ہوں گے سبھی کے لیکن نہ مصطفےٰ ﷺ کا جواب ہو گا

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ، أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ» (قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ) قَالَ: قُلْتُ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيعُ الْفَمِ؟ قَالَ: «عَظِيمُ الْفَمِ»، قَالَ قُلْتُ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ؟ قَالَ: «طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ»، قَالَ: قُلْتُ: مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ؟ قَالَ: «قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ»[42]

(حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) فراخ منہ والے تھے آپ (ﷺ) کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے آپ (ﷺ) کی ایڑیوں میں بہت کم گوشت تھا راوی کہتے ہیں کہ میں نے سماک سے پوچھا کہ ضَلِيعَ الْفَمِ کا کیا معنی ہے انہوں نے فرمایا فراخ منہ راوی نے کہا کہ پھر میں نے پوچھا کہ اَشْكَلَ الْعَيْنِ کا کیا معنی انہوں نے فرمایا دراز آنکھوں کے شگاف

[42] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم (المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم)، جلد 4، صفحہ 1820۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی کہتے ہیں کہ میں نے پھر پوچھا کہ نُہُوسَ العُقبِ کے کیا معنی ہیں انہوں نے فرمایا تھوڑے گوشت والی ایڑی۔)

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ، «كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ» قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔[43]

(حضرت جریری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوالطفیل سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ (ﷺ) کو دیکھا ہے؟انہوں نے فرمایا: ہاں آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کا رنگ مبارک سفید ملاحت دار تھا۔امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالطفیل نے 100ھ میں وفات پائی اور رسول اللہ (ﷺ) کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے یہی حضرت ابوالطفیل تھے۔)

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ»[44]

---

[43] المصدر السابق ۔

[44] مسلم بن الحجاج، ابوالحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم (المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)، جلد 4، صفحہ 1822۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) کا رنگ مبارک سفید تھا اور آپ (ﷺ) پر کچھ بڑھاپا آ گیا تھا حضرت حسن بھی آپ (ﷺ) کے مشابہ تھے۔)

عَنْ سِمَاكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُولُ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، فَقَالَ: رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ"[45]

(حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کا اگلا حصہ سفید ہو گیا تھا اور جب آپ (ﷺ) تیل لگاتے تو سفیدی ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ (ﷺ) کے سر مبارک کے بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی اور آپ (ﷺ) کی داڑھی مبارک کے بال بہت گھنے تھے ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ (ﷺ) کا چہرہ اقدس تلوار کی طرح ہے حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) کہنے لگے کہ نہیں بلکہ آپ (ﷺ) کا چہرہ اقدس سورج اور چاند کی طرح گولائی مائل تھا اور میں نے مہر نبوت آپ کے کندھے مبارک کے پاس دیکھی جس طرح کہ کبوتر کا انڈہ اور اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے مشابہ تھا۔)

---

[45] المصدر السابق، جلد 4، صفحہ 1823۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ[46]

(حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) کی پنڈلیاں باریک تھیں۔آپ (ﷺ) ہنستے نہیں تھے بلکہ مسکراتے تھے۔جب میں آپ (ﷺ) کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ (ﷺ) نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلُ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيمُ الْهَامَةِ رَجِلُ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَّقَهَا وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعَرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ أَزْهَرُ اللَّوْنِ وَاسِعُ الْجَبِينِ أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنَيْنِ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثُّ اللِّحْيَةِ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ ضَلِيعُ الْفَمِ مُفْلَجُ الْأَسْنَانِ دَقِيقُ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ

[46] الترمذی،ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1611۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْفِضَّةِ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيضُ الصَّدْرِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ أَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعَرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِي الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ أَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْأَطْرَافِ أَوْ قَالَ شَائِلُ الْأَطْرَافِ خَمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ زَالَ قَلِعًا يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ وَيَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ [47]

(حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے حضور اکرم (ﷺ) کا حلیہ مبارک دریافت کیا اور وہ حضور (ﷺ) کے حلیہ مبارک کو بہت ہی کثرت سے اور وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے۔ مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ ان اوصاف جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی ذکر کریں تاکہ میں ان کے بیان کو اپنے لئے حجت اور سند بناؤں۔۔۔ ماموں جان نے حضور اکرم (ﷺ) کے حلیہ شریف کے متعلق یہ فرمایا کہ آپ (ﷺ) خود اپنی ذات و صفات کے اعتبار سے شاندار تھے۔ اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے رتبہ والے تھے، آپ

[47] شمائل ترمذی: جلد اول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ﷺ) کا چہرہ مبارک ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا۔ آپ (ﷺ) کا قد مبارک بالکل متوسط قد والے آدمی سے کسی قدر طویل تھا۔ لیکن لمبے قد والے سے پست تھا، سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا، بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں اتفاقاً خود مانگ نکل آتی تو مانگ رہنے دیتے، ورنہ آپ (ﷺ) خود مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے (یہ مشہور ترجمہ ہے اس بناء پر یہ اشکال پیش آتا ہے کہ حضور اکرم (ﷺ) کا قصداً مانگ نکالنا روایات سے ثابت ہے۔ اس اشکال کے جواب میں علماء یہ فرماتے ہیں کہ اس کو ابتدائے زمانہ پر حمل کیا جائے کہ اول حضور (ﷺ) کو اہتمام نہیں تھا، لیکن بندہ ناچیز کے نزدیک یہ جواب اس لئے مشکل ہے کہ حضور (ﷺ) کی عادت شریفہ مشرکین کی مخالفت اور اہل کتاب کی موافقت کی وجہ سے مانگ نہ نکالنے کی تھی، اس کے بعد پھر مانگ نکالنی شروع فرمادی، اس لئے اچھا ترجمہ جس کو بعض علماء نے ترجیح دی ہے وہ یہ ہے کہ اگر بسہولت مانگ نکل آتی تو نکال لیتے اور اگر کسی وجہ سے بسہولت نہ نکلتی اور کنگھی وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو اس وقت نہ نکالتے، کسی دوسرے وقت جب کنگھی وغیرہ موجود ہوتی نکال لیتے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ [48]

---

[48] شمائل ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 9۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) ہی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں، کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس (ﷺ) کو دیکھ رہا تھا۔ حضور (ﷺ) اس وقت سرخ جوڑا زیب تن فرما تھے، میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپ (ﷺ) کو، بالآخر میں نے یہ ہی فیصلہ کیا کہ حضور اکرم (ﷺ) چاند سے کہیں زیادہ جمیل و حسین اور منور ہیں۔)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ [49]

(جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) حضور اکرم (ﷺ) کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں، کہ مجھ پر سب انبیاء علیہم الصلوہ والسلام پیش کئے گئے یعنی مجھے دکھائے گئے۔ پس حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو میں نے دیکھا تو وہ ذرا پتلے دبلے بدن کے آدمی تھے گویا کہ قبیلہ شنوئیہ کے لوگوں میں سے ہیں اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو دیکھا تو ان سب لوگوں میں سے جو میری نظر میں ہیں عروہ بن مسعود ان سے زیادہ ملتے جلتے معلوم ہوئے۔ اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے

[49] شمائل ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 12۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں سے میں خود ہی ان کے ساتھ مشابہ ہوں، ایسے ہی جبرائیل (علیہ السلام) کو دیکھا تو ان کے ساتھ زیاہ مشابہ ان لوگوں میں سے جو میری نظر میں ہیں وہ دحیہ کلبی ہیں۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ کے پیارے نام

سورۃ الاحزاب میں رسول ﷺ کے چھے اسماء کا ذکر اور ان کی تفصیل

{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (45) وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (46)}[50]

(اے نبی (ﷺ) ! یقیناہم نے بھیجاہے آپ کو گواہ بنا کر اور بشارت دینے والا اور خبر دار کرنے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا اس کے حکم سے اور ایک روشن چراغ بنا کر)

علامہ قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ اس آیت میں رسول اللہ (ﷺ) کے چھ اسماء ہیں' شاہد' مبشر' نذیر' داعی الی اللہ' سراج اور منیر۔

ان آیات مبارکہ میں پیارے رسول کریم ﷺ کے چھے پیارے نام یعنی شاہد (گواہ)، مبشر (بشارت دینے والا) نذیر (خبر دار کرنے والا)، داعی الی اللہ (اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا) اور سراج منیر (ایک روشن چراغ بنا کر) مذکور ہوئے ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

---

[50] سورۃ الاحزاب: 45،46۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَاہِدًا (پیغمبر ﷺ کے "شاہد" ہونے کا معنی و مطلب)

"۔۔۔ پیغمبر ﷺ کے "شاہد" ہونے کا معنی و مطلب ؟ : سو ارشاد فرمایا گیا "اے پیغمبر ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے"۔ یعنی حق و صداقت کا گواہ بنا کر۔ پس حق اور صدق وہی ہے جس کو آپ (ﷺ) نے حق اور صدق بتایا اور اپنے قول و فعل اور عمل و کردار سے اس کو واضح فرمایا ہے۔ جس میں سب سے بڑا حق اور تمام صداقتوں کی اساس و بنیاد اللہ پاک کی توحید و وحدانیت کی صداقت کبریٰ ہے۔ اور اس کی تعریف و توضیح میں وہی بات معتبر ہے جس کی تعلیم و تلقین آپ (ﷺ) نے فرمائی۔ اور اس کے علاوہ دنیا کی ہر حقیقت اور ہر صداقت کے بارے میں وہی بیان معتبر ہے جو آپ (ﷺ) کے لائے ہوئے قرآن اور آپ (ﷺ) کی چھوڑی ہوئی سنت کے مطابق ہوگا۔ اور حق و صداقت کی گواہی دینے والا آپ ﷺ کی ان تعلیمات مقدسہ کا یہ بے مثال خزانہ جواب تک موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔ حق و صداقت کی گواہی اسی طرح دیتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت کے روز بھی سابقہ امتوں اور ان کے نبیوں کے بارے میں آخری اور معتبر شہادت آپ (ﷺ) ہی کی شہادت ہوگی جیسا کہ صحیح احادیث و روایات میں اس کی پوری تفصیل مروی و منقول اور مصرح و موجود ہے۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ لفظ "شاہد" سے حاضر و ناظر ہونا ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ گواہ کے لئے اور کسی حقیقت کی خبر دینے والے کے لئے موقع پر موجود ہونا اور اپنی آنکھوں سے دیکھنا ضروری نہیں ہوتا۔ ورنہ امت محمدیہ ساری کی ساری کو حاضر و ناظر ماننا پڑے گا کہ یہی لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر ان سب کے لئے بھی استعمال فرمایا گیا ہے - {لِتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} - (البقرۃ: 143)۔ پھر کلمہ شہادت پر ایمان رکھنے والا ہر مومن خدا، رسول، جنت، دوزخ اور آخرت وغیرہ تمام غیبی حقائق پر ایمان رکھتا اور ان کی گواہی دیتا ہے حالانکہ ان کو اس نے بچشم خود نہ دیکھا اور نہ ہی اس دنیا میں ان غیبی حقائق کو کوئی اپنی آنکھوں سے دیکھ ہی سکتا ہے۔ اور دیکھ کر ایمان لانا معتبر بھی نہیں کہ مطلوب و محمود تو وہ ایمان ہے جو کہ ایمان بالغیب ہو نہ کہ ایمان بالشہود والمشاھدۃ۔ اور ہم میں سے کتنے ہی ایسے ہیں جنہوں نے امریکہ، افریقہ اور یورپ وغیرہ کے بے شمار ملکوں کو نہیں دیکھا مگر ہم سب ان ملکوں کو مانتے اور ان کے وجود کی گواہی دیتے ہیں۔ سو ان سب (درج بالا دلائل) سے معلوم ہوا کہ گواہی دینے کے لئے علم یقینی کی ضرورت ہوتی ہے نہ کہ ذاتی معاینہ و مشاہدہ کی۔ اور علم یقینی کے حصول کے طریقے اور ذرائع مختلف ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں۔ جن میں سب سے بڑا اور قطعی ذریعہ وحی خداوندی ہے جو پیغمبر کو عطا فرمائی جاتی ہے۔ پس اس سے پیغمبر کا حاضر و ناظر ہونا لازم نہیں آتا۔ اسی لئے تمام ثقہ علمائے کرام اور جمہور مفسرین عظام "شاہد" کا مفہوم اس طرح بیان کرتے ہیں:

"اَیْ شَاهِدًا لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ اَوْ علی الناس باعمالهم فی القيمة۔

(اللہ تعالی کی وحدانیت کا گواہ یا قیامت میں لوگوں کے اعمال پر ان کا گواہ)

(جامع البیان: ج 2 ص 170) —

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" اَیْ شَاهِدًا علی اُمَّتِكَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاُمَمِ بِاَنَّ انبیاء هم قد بلّغوهم رسالة ربهم " –

(یعنی اپنی امت اور جمیع امتوں پر گاہ کہ انبیاء کرام نے ان کو اپنے اپنے پیغامات پہنچائے ہین)

(صفوۃالتفاسیر : ج2 ص530) –

" شاهداً بان لا اله الّا اللّٰهُ " –

(لاالہ الااللہ کا گواہ)

(روح : ج22 ص45، محاسن التاویل وغیرہ وغیرہ)

سو ان حضرات میں سے کسی نے بھی " شاہد " کے معنیٰ حاضر و ناظر کے نہیں کیے بلکہ حق کی گواہی دینے والا ہی کیے ہیں۔ اور یہی بات پیغمبر ﷺ کے لائق ہے۔"[51]

"{یَاأَیُّهَا النَّبِیُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا}: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبی (ﷺ) کی پانچ صفات بیان فرمائیں۔۔۔ان میں سب سے پہلی صفت " شَاہِدًا" ہے۔ یہ شہادت دو طرح سے ہے، ایک دنیا میں اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور سچا دین صرف اسلام ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِیزُ الْحَكِیمُ (18) إِنَّ الدِّینَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ}

---

[51] مولانا اسحاق مدنی: تفسیر مدنی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[آل عمران: ۱۸، ۱۹] ”

اللہ نے گواہی دی کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی، اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔ بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔“

رسول اللہ (ﷺ) نے پوری دنیا کے سامنے اپنے قول اور عمل کے ساتھ اس بات کی شہادت دی۔ دوسری آخرت کو شہادت، یعنی قیامت کے دن آپ (ﷺ) اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے تمام پیغام امت کو پہنچا دیے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

{فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا (41)} [النساء: ۴۱]

” پھر کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھے ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔“

اور فرمایا:

{وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا } [البقرة: ۱۴۳]

” اور اسی طرح ہم نے تمھیں سب سے بہتر امت بنایا، تاکہ تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو اور رسول تم پر شہادت دینے والا بنے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بعض حضرات نے " شاھداً" کے لفظ کو یہ معنی پہنانے کی کوشش کی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) لوگوں کے تمام اعمال دیکھ رہے ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ ورنہ دیکھے بغیر شہادت کیسے دے سکتے ہیں؟ مگر یہ بات غلط ہے، کیونکہ انبیاء (علیہم السلام) کا کام بندوں کے اعمال پر شہادت دینا نہیں کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں، بلکہ ان کا کام اس بات کی گواہی دینا ہے کہ بندوں تک حق پہنچا دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا:

{ يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ} (109)[المائدۃ: ۱۰۹]

" جس دن اللہ رسولوں کو جمع کرے گا، پھر کہے گا تمھیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ کہیں گے ہمیں کچھ علم نہیں، بے شک تو ہی چھپی باتوں کو بہت خوب جاننے والا ہے۔"

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ (علیہ السلام) سے پوچھیں گے کہ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنا لینا؟ تو وہ عرض کریں گے:

{فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ} (117)[المائدۃ: ۱۱۷]

(اور میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ آیات اس بات کی صریح دلیل ہیں کہ انبیاء لوگوں کے اعمال پر گواہ نہیں ہوں گے، پھر وہ کس چیز کے گواہ ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے خود اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

{وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرۃ: ۱۴۳]

(اور اسی طرح ہم نے تمھیں سب سے بہتر امت بنایا، تاکہ تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو اور رسول تم پر شہادت دینے والا بنے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن رسول اللہ (ﷺ) امت پر شہادت دیں گے اور آپ کی امت لوگوں پر شہادت دے گی۔ اگر یہ شہادت اعمال کی ہو تو شہادت دینے کے لیے پوری امت کا حاضر و ناظر ہونا لازم آتا ہے اور اگر امت کے لوگ صرف اس شہادت کے لیے بلائے جائیں گے کہ خالق کا پیغام اس کی مخلوق تک پہنچ گیا تو یقیناً رسول اللہ (ﷺ) بھی اسی بات کی شہادت دیں گے۔"[52]

(جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ دنیا میں بہت سی ایسی اشیاء موجود ہیں جن کے وجود کو ہم بن دیکھے مانتے ہیں۔ زمین پر ہزاروں مقامات ہیں جو ہم نے نہیں دیکھے لیکن ہم مانتے ہیں اسی طرح اور بہت سی اشیاء ایسی ہیں جن کو ہم بن دیکھے مانتے ہیں۔ اور ان کے وجود کی گواہی دیدتے ہیں۔)

---

[52] حافظ عبد السلام بھٹوی: تفسیر القرآن العظیم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کی شہادت کی تین صورتیں

"نبی ﷺ کی شہادت کی تین صورتیں :۔ وہ گواہی یہ ہے کہ اس کائنات کا خالق و مالک اور معبود برحق صرف ایک اللہ ہے دوسرا کوئی اس الوہیت اور حاکمیت میں شریک نہیں۔ اور نبی ﷺ کی یہ گواہی تین طرح سے ہوتی ہے ایک یہ کہ نظام کائنات کے مطالعہ سے وہ خود اس نتیجہ پر پہنچتا ہے اور بعض انبیاء کو ملکوت السموات والارض دکھائی اور اس کی سیر بھی کرائی جاتی ہے تاکہ جس شہادت کے وہ داعی بننے والے ہیں اس کا انھیں عین الیقین حاصل ہو۔ دوسری گواہی ان کی دعوت پر سب سے پہلے ان کا اپنا عمل ہوتا ہے۔ یعنی ان کی عملی زندگی اس بات پر گواہ ہوتی ہے کہ نبی ﷺ جو شہادت دے رہا ہے وہ درست اور برحق ہے۔ اور تیسری شہادت وہ قیامت کے دن اپنی امت کے حق میں اور منکروں کے خلاف دیں گے۔"[53]

صاحب ضیاء القرآن کا محل نظر موقف اور استدلال

"حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: قیامت کے دن ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ ایک شخص ہوگا' اور ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ دو شخص ہوں گے' اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ زیادہ لوگ ہوں گے' اس سے کہا جائے گا کیا تم نے اپنی قوم کو تبلیغ کی تھی؟

---

[53] مولانا عبدالرحمان کیلانی: تفسیر تیسیر القرآن (حاشیہ نمبر: ۷۲)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ کہے گا ہاں ! پھر اس کی قوم کو بلایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تم کو تبلیغ کی تھی' وہ کہیں گے نہیں ! پھر اس نبی سے کہا جائے گا تمہارے حق میں کون گواہی دے گا ؟ وہ کہیں گے (سیدنا) محمد (ﷺ) کی امت' پھر (سیدنا) محمد (ﷺ) کی امت کو بلایا جائے گا' اور کہا جائے گا : کیا انہوں نے تبلیغ کی تھی ؟ وہ کہیں گے ہاں ! پھر کہا جائے گا تم کو اس کا کیسے علم ہوا ؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے نبی (ﷺ) نے ہمیں یہ خبر دی تھی کہ (سب) رسولوں نے تبلیغ کی ہے۔"[54]

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ گواہ کے لیے عینی مشاہدہ ضروری نہیں بلکہ وحی کے ذریعہ سے حاصل شدہ علم بھی قطعی ہے اور اس کی بنیاد پر دی گئی گواہی بھی یقینا معتبر ہے چنانچہ امت محمدیہ سابقہ امم اور انبیاء پر گواہی دینا اسی قبیل سے ہے۔ اس حدیث مبارکہ کے تناظر میں پیر کرم شاہ الازہری کا درج ذیل بیان کہ "گواہ کے لئے ضروری ہے کہ جس واقعہ کی وہ گواہی دے رہا ہے وہ وہاں موجود بھی ہو اور اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھے بھی۔ ۔ ۔ "[55] محل نظر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

* درج ذیل روایت سے استدلال اس لیے درست نہیں کہ یہ مرسل روایت ہے :

يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شاهِداً على أمتك اخرج ابن المبارك عن سعيد ابن المسيب قال ليس من يوم الا ويعرض على النبى صلى الله

---

[54] سنن کبری للنسائی جلد 6 صفحہ 296، دارالکتب العلمیہ بیروت' ۱۴۱۱ھ۔

[55] پیر کرم شاہ الازہری : تفسیر ضیاء القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عليه وسلم أمته غدوة وعشية فيعرفهم بسيماهم ولذلك يشهد عليهم او شاهدا لامتك مصدقا لهم حين يشهدون للرسل على الأمم

۔۔۔یعنی حضرت عبد اللہ بن مبارک نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ ہر روز صبح شام حضور (ﷺ) کی امت حضور پر پیش کی جاتی ہے اور حضور (ﷺ) ہر فرد کو اس کے چہرے سے پہچانتے ہیں، اسی لئے حضور (ﷺ) ان پر گواہی دیں گے۔*[56]

رسول اللہ (ﷺ) کا دنیا میں امور آخرت پر شاہد ہیں

پیارے نبی کریم ﷺ دنیا میں امور آخرت پر شاہد ہیں آپ ﷺ جنت کے اور دوزخ کے شاہد ہیں اور میزان اور صراط کے شاہد ہیں' آپ ﷺ نے جس کے جنتی ہونے کی شہادت دی اس پر جنت واجب ہو گئی اور جس کے دوزخی ہونے کی شہادت دی اس پر دوزخ واجب ہو گئی' آپ ﷺ نے دس صحابہ کا نام لے کر فرمایا کہ وہ جنت میں ہیں۔اس سلسلہ میں یہ حدیث ہے :

[56]*پیر کرم شاہ الازہری: تفسیر ضیاء القرآن، المظہری، محمد ثناء اللہ: التفسیر المظہری، المحقق: غلام نبی التونسی، مکتبۃ الرشدیۃ—الباکستان، الطبعۃ: 1412ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا: "ابو بکر جنت میں ہیں' عمر جنت میں ہیں' عثمان جنت میں ہیں' سعید بن زید جنت میں ہیں' ابو عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔"[57]

حضرت علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کے منہ سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے: "طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے پڑوس میں ہوں گے۔"[58]

حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا: "طلحہ نے اپنے لیے جنت کو واجب کر لیا۔"[59]

حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو شخص شہید کو زمین پر چلتے پھرتے دیکھنے سے خوش ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔"[60]

---

[57] سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۷۴۷' مسند احمد ج ۱ ص ۱۹۳' مسند ابو یعلی رقم الحدیث: ۸۳۵' صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۰۰۲

[58] سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۷۴۱' المستدرک ج ۳ ص ۳۶۵' کتاب الضعفاء للعقیلی ج ۴ ص ۲۹۴' الکامل لابن عدی ج ۷ ص ۲۴۸۹۔

[59] سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۷۳۸۔ ۱۶۹۲۔

[60] سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۷۳۹' سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۴۵' حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۰۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے ایک طویل حدیث کے آخر میں روایت ہے رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: "میں نے دوزخ میں ایک ڈھال والے شخص کو دیکھا جو اپنی ڈھال سے حجاج کے کپڑے چرایا کرتا تھا اگر کسی کو پتا چل جاتا تو وہ کہتا یہ کپڑا میری ڈھال میں اٹک گیا تھا' اور جب وہ شخص غافل ہوتا تو وہ کپڑا لے جاتا' اور میں نے دوزخ میں ایک عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھ کر رکھا تھا' اس کو کچھ کھانیکو دیا اور نہ اس کو آزاد کیا کہ وہ زمین پر پڑی ہوئی کوئی چیز کھالیتی حتی کہ وہ بلی بھوک سے مر گئی۔" [61]

مُبَشِّر ونَذِیر کا مطلب

مُبَشِّر ونَذِیر (ایمان والوں کو ثواب و جزا کی بشارت دینے والا اور حق کا انکار کرنے والوں کو برے انجام اور ذلت و خواری سے ڈرانے والا)

"وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا: یہ دوسری اور تیسری صفت ہے، یعنی آپ ﷺ ایمان والوں کو یہ بشارت دینے والے ہیں کہ عنقریب ان سے مصائب کے بادل چھٹ جانے والے ہیں اور جلد ہی اللہ تعالیٰ انھیں اپنی فتح و نصرت سے سرفراز فرمائے گا اور مرنے کے بعد انھیں جنت کی ابدی نعمتیں اور اللہ کا دیدار میسر ہونے والا ہے۔ اسی طرح آپ

---

[61] صحیح مسلم رقم الحدیث: بلا تکرار: ۹۰۴' رقم الحدیث المسلسل: ۲۰۶۷' سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۱۷۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حق کا انکار کرنے والوں کو دنیا میں ان کے برے انجام اور ذلت و خواری سے ڈرانے والے ہیں اور آخرت میں جہنم کے دائمی عذاب سے بھی۔

وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ

(وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ) اللہ کی توحید اور اس کے احکام کی اطاعت کی طرف اس کی اجازت سے لوگوں کو دعوت دینے والا

اے پیغمبر اسلام ! آپ (ﷺ) اللہ کی طرف دعوت دینے والے اور ایک چمکتا ہوا سورج ہیں۔

46۔ زیر نظر آیت میں آپ (ﷺ) کی دو خصوصیات اور بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ آپ (ﷺ) دعوت الی اللہ پہنچانے والے ہیں اور دوسری یہ کہ آپ (ﷺ) طلوع آفتاب ہیں اور بلاشبہ یہ دونوں صفات بھی آپ (ﷺ) ہی کا خاصہ ہیں آپ (ﷺ) نے جس سرگرمی سے دعوت الی اللہ کا کام کیا اور پھر جس کامیابی تک اس کو پہنچایا وہ آپ (ﷺ) ہی کا حصہ تھا، اشارات اس طرح ہیں :

1۔۔ نبی اعظم وآخر (ﷺ) کے پہاڑ کے وعظ کو دیکھو جس میں آپ (ﷺ) نے اپنے خاندان والوں کو پکارا اور فرمایا کہ یا ال فھر! یا آل غالب !۔ اور ظاہر ہے کہ یہ آپ (ﷺ) کے اپنے خاندان کے سربراہ تھے جن کی اولاد کثیر اور قبائل مختلف تھے۔

2۔۔ نبی کریم (ﷺ) کے اسی خلوت کدہ کا خیال کرو جہاں مکہ سے دور اور دامان کوہ کے سایہ میں ارقم بن ابوارقم گھر کے اندر خفیہ خفیہ تعلیم دی جاتی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3۔۔ کوہ طائف کا واقعہ یاد کرو جہاں نبی اعظم وآخر (ﷺ) کا خون جسم سے بہہ رہا تھا اور جوتوں میں جم رہا تھا اور زبان پر دعوت الی اللہ کا وعظ جاری تھا۔

4۔۔ عکاظ کے بڑے سالانہ میلے پر نظر دوڑاؤ جہاں نبی کریم (ﷺ) "یایھا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا" کا نعرہ بلند کر رہے تھے اور آپ (ﷺ) کا حقیقی چچا سنگ دل ابولہب آپ (ﷺ) کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا اور آپ (ﷺ) کو دیوانہ بتا رہا تھا۔

5۔۔مکہ سے باہر پہاڑیوں کی گھاٹی عقبہ کا تصور کرو کہ تاریکی چھا گئی ہے، کوئی مسافر اس پر خطر مقام پر ٹھہرنا نہیں چاہتا مگر راستہ کی صعوبت اور خطرات راہ کے تصور نے یثرب کے قافلہ کو اس جگہ ٹھہر جانے پر مجبور کر دیا ہے نبی کریم (ﷺ) اس تاریکی میں یکہ و تنہا اس لیے گام فرسا ہیں کہ شاید کسی ایک نفس ہی کے مکان میں دعوت الی اللہ کی آواز پہنچا سکیں۔

6۔۔ ذرا کوہ تنعیم کے دامن تک نظر کو وسیع کرو کہ چالاک دشمن نے نبی اعظم وآخر (ﷺ) کو بے یار و مددگار اور آرام کرتے ہوئے دیکھ کر آپ (ﷺ) کی تلوار پر قبضہ کر لیا اور آپ (ﷺ) کو گستاخانہ لہجہ اور متکبرانہ انداز میں مخاطب کیا۔ آپ (ﷺ) کی آنکھ کھلتی ہے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دشمن سر باختہ ایک تیغ آختہ کے ساتھ کھڑا ہے اور پوچھ رہا ہے کہ اے محمد! (ﷺ) اب تم کو کون بچائے گا؟ آپ (ﷺ) ایسے وقت میں بھی دعوت الی اللہ کے فرض کو فراموش نہیں کرتے اور بے دھڑک اسے وہی مبارک نام سناتے ہیں جو غافل دل انسانوں کے زنگ آلودہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلوں سے چاہے تو حجاب اٹھا دیتا ہے اور قلوب مردہ کو حیات تازہ عطا کرتا ہے اور جسے " اللہ " کے اسم مبارک سے یاد کرتے ہیں۔

7۔۔ راہ ہجرت کی سیر کرو ، سینکڑوں میل کا سفر درپیش ہے ، خشک پہاڑیوں اور بےآب وگیاہ میدانوں میں سے دو اونٹ گزر رہے ہیں جنہوں نے راہ میں کہیں آرام نہیں کیا۔ آپ (ﷺ) کے ہم رکاب دو مخلص اور ایک وفادار ہے کینہ توڑ دشمن کے تعاقب کا ہر لحہ خطرہ لگا ہوا ہے اور یہی اندیشہ راہواروں اور رہبردوں کو تیزگامی سے لیے جارہا ہے پھر بھی آپ (ﷺ) ہیں کہ دعوت الی اللہ کے دامن کو نہیں بھول گئے۔ امر معبد الخزایہ ، سراقہ بن مالک المدلجی اور بریدہ بن الحصیب اسلمی اور اس کے ساتھی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس خشک بیاباں ہی میں آب حیات پیا اور اسلام کا چشمہ زندگی حاصل کرلیا۔

8۔۔ آٹھ روز کی شب روزی اور تگاپو کے بعد اللہ کا رسول (ﷺ) قبا پہنچ گیا صبر آزما سفر نے بےزبان حیوانوں کو بھی تھکا دیا ہے لیکن نبی کریم (ﷺ) اس دعوت الی اللہ کے شوق کی تعمیل میں دوسرے ہی روز ایک مسجد کے قیام کا اہتمام فرمارہے ہیں جہاں سے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کی صدا ہر صبح وشام پہاڑیوں سے ٹکراتی غافلوں کو جگاتی شائقوں کو بلاتی اور آج تک اس داعی الی اللہ کی دعوت کی یاد تازہ کررہی ہے۔

9۔۔ اب نبی اعظم وآخر (ﷺ) قبا سے مدینہ کو جاتے ہیں اہل مدینہ زن ومرد ، پیروجواں ، یہود ونصاریٰ صابیٔ وترسا بھی اہل ایمان کی طرح ہمہ چشم اور ہمہ تن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شوق بن رہے ہیں، راہ میں نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور اللہ کا رسول اس جگہ دعوت الی اللہ کے لیے رک جاتا ہے بنی سلیم کے قلوب سلیم کو تقویٰ کے رنگ سے رنگین بناتا رضوان الٰہیہ کی نوید سے شاد کام فرماتا ہے۔

10۔۔ مدینہ میں بنو اشہل، بنو غفار، اوس و خزرج کا ہر شخص دل و دیدہ کو نبی اعظم وآخرت (ﷺ) کے فرش راہ بنائے بابی وامی بابی وامی عرض کر رہا ہے مگر رسول مکرم اور نبی معظم (ﷺ) دعوت الی اللہ کے لیے ابن سلول کے پاس جاتے ہیں کوچہ میں صاف زمین پر اس کے قریب جا بیٹھتے ہیں وہ ناک چڑھاتا چہرہ پر تیوری ڈال کر رومال کو منہ پر رکھ لیتا ہے اور زبان سے کہتا ہے محمد تم نے گرد سے اور تمہاری سواری نے اپنی بو سے میرے دماغ کو پریشان کر دیا ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) مسکراتے ہیں اور آیات قرآنیہ کی تلاوت کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کا اتمام فرماتے ہیں۔

11۔۔ نبی اعظم وآخر (ﷺ) ربیع بنت معوذ ایک شب کی دلہن کے پاس سے گزرتے ہیں تو اس کو دعوت الی اللہ فرماتے ہیں اور وہاں انصاری کی چھوٹی چھوٹی بچیاں حربیہ اشعار فخریہ لہجہ میں پڑھ رہی ہیں، آپ (ﷺ) سنتے ہیں تو ان بچیوں کو صحیح عقائد کی تلقین فرماتے ہیں ہاں! گاؤ جو تم گا رہی ہو لیکن اس کو اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہی کہو۔

12۔۔ پھر وہ وقت بھی آتا ہے کہ آپ (ﷺ) سسکتی ہوئی اور جاں توڑتی ہوئی پیاری نواسی زینب کی بیٹی کو گود میں لیتے ہیں اور اس وقت بھی دعوت الی اللہ میں مصروف نظر آتے ہیں اور اس طرح پھر اکلوتے بیٹے ابراہیم کی لاش پر بیٹھتے ہیں تو اس وقت بھی حاضرین کو رضائے الٰہی کا درس دیتے ہیں اور اپنی خداداد استقامت کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

13۔۔ مرض الموت ہے، گیارہ دن کا تپ شدید ہے، درد سر میں ذرا تخفیف ہوئی، ضعف اس قدر ہے کہ پاؤں بل کھڑا نہیں ہوا جاتا مگر دعوت الی اللہ میں وہی سر گرمی ہے سر پر پٹی باندھے ہوئے عباس و علی کے کندھوں پر سہارا لیے ہوئے مسجد میں تشریف لاتے ہیں، منبر پر نہ کھڑا ہوا جاتا اور نہ ہی چڑھا جاتا ہے تاہم اس کے زیریں زینہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور نصیحت بالغہ فرماتے ہوئے دعوت الی اللہ کی تکمیل کرتے ہیں۔

14۔۔ آخری دن ہے سفر آخرت میں صرف پانچ گھنٹے کا وقفہ رہ گیا ہے، مسلمان صبح کی نماز کے لیے مسجد میں جمع ہیں، آپ (ﷺ) کمزوری اور درد سر کی وجہ سے بستر پر جسے کھجوروں کے پٹھوں سے نرم بنایا گیا ہے، لیٹے ہوئے ہیں اور دعوت الی اللہ کا فرض پھر آپ (ﷺ) کے قلب گداز میں تازہ حرارت پیدا کرتا ہے مسجد اور حجرہ مبارک کے درمیان جو پردہ پڑا ہوا ہے اسے ہٹاتے ہیں اور تھوڑی دیر تک تبسم کے ساتھ اس نظارہ کو ملاحظہ فرماتے ہیں جو ایک رب ذوالجلال والاکرام کی عبادت کے لیے ہزاروں مسلمانوں کی حاضری سے پیدا ہو گیا تھا۔ آپ (ﷺ) زمین پر گھسٹتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں اور اس بڑے مجمع کے سامنے پھر آخری دفعہ دعوت الی اللہ کی ایک نورانی مثال قائم فرماتے ہیں۔

15۔۔ آخری گھڑی ہے۔ بیویاں، بیٹی، نواسے اس تنگ حجرہ میں جمع ہیں جو سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے نام نامی سے منسوب تھا۔ یہ وہی مکان ہے جس کے اندر دس آدمیوں سے زیادہ کی گنجائش موجود نہیں ہے اور ایسی حالت میں بھی دعوت الی اللہ ترحم بر عباد اللہ کی تعلیم زبان پر ہے اور ارشاد ہو رہا ہے **الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم** نماز، نماز اور لونڈی غلام کے حقوق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

16۔۔آخری سانس ہے، دیدہ حق بیں کو آسمان کی جانب بلند کیا ہے اور اس پاک نام کا اعلان فرماتے ہوئے جس کی دعوت عمر بھر دیتے رہے اللھم الرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے چشم حق بیں کو ان فانی نظاروں سے بند کر لیتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم کو تاریخ بشر ایسا نمونہ دکھانے سے قاصر ہے جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دعوت الی اللہ ہی میں پورا ہوا ہو اس لیے آپ (ﷺ) کے لیے داعیا الی اللہ باذنہ کا خطاب بلاشبہ خاص معلوم ہو رہا ہے یہی وجہ ہے کہ رب ذوالجلال والاکرام نے آپ کو اس صفت سے موصوف فرمایا ہے۔

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔[62]

سراج منیر (لوگوں کے کفر وشرک کی ظلمتوں سے نکال کر باذن اللہ ایمان کے نور کی طرف لانے والا)

وَسِرَاجًا مُّنِيرًا : قرآن مجید میں دو جگہ سورج کو " سراج" کہا گیا ہے، جیسا کہ آسمانوں کو اوپر تلے پیدا کرنے کے ذکر کے بعد فرمایا: {وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا} (16) [نوح: ۱۶] " اور اس نے ان میں چاند کو

---

[62] تفسیر عروۃ الوثقی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نور بنایا اور سورج کو چراغ بنا دیا۔" اور دوسری جگہ فرمایا: { وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا} (13) [النبا: ۱۳] " اور ہم نے ایک بہت روشن گرم چراغ بنایا۔" یہاں رسول اللہ (ﷺ) کو " سراج منیر" فرمایا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کو لوگوں کے کفر و شرک کی ظلمتوں سے نکال کر ایمان کے نور کی طرف لانے کا ذریعہ بنایا، جس طرح سورج کو رات کی تاریکی ختم کر کے روشنی کا ذریعہ بنایا۔ سراج منیر قرار دینے کی ایک وجہ یہ ہے کہ رات کی تاریکی میں چاند کے نور کے باوجود روشنی کے لیے آگ یا مشعلیں جلانے کی ضرورت باقی رہتی ہے، مگر جب آفتاب عالم تاب طلوع ہوتا ہے تو کسی چراغ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح رسول اللہ (ﷺ) کی آمد کے بعد نہ کسی نبی کی پیروی باقی رہی، نہ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے کسی امام، بزرگ یا پیر کی تقلید کی گنجائش ہے۔"[63]

"اس مادی دنیا یا کائنات میں اللہ تعالیٰ نے سورج کو سراج (چراغ) کا نام دیا (سورۃ نوح: ۱۶) جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ چاند اور ستارے بالواسطہ اسی سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور روحانی دنیا میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر (چمکتا ہوا چراغ) کا لقب عطا فرمایا۔ گویا نبوت کے آفتاب آپ ہیں آپ کے طلوع ہونے کے بعد اب کسی دوسری روشنی کی ضرورت نہیں رہی۔ اب ہر انسان کو اپنے ہر شعبہ زندگی کے لیے ہدایت اسی آفتاب نبوت و ہدایت سے حاصل کرنا ہوگی۔"[64]

---

[63] حافظ عبد السلام بھٹوی: تفسیر القرآن الکریم۔

[64] مولانا عبد الرحمان کیلانی: تیسیر القرآن [۷۴]۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"حضور (ﷺ) کی ذات اقدس کو سراج منیر کے نام سے موسوم کر کے چراغ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جس کے ذریعے تاریکی میں چیزوں پر روشنی پڑتی ہے۔ حضور (ﷺ) کی ذات بابرکات کی بھی یہی حیثیت تھی جب آپ مبعوث ہوئے اس وقت پوری دنیا پر کفر وشرک کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس طرح دنیا میں آپ کی ذات کا ظہور اس چراغ کی طرح تھا جو تاریکی میں ظاہر ہو کر اسے دور کر دیتا ہے۔

آپ کو سراج منیر کے نام سے اس طرح موسوم کیا گیا جس طرح قرآن نور، ہدایت اور روح کے ناموں سے اور حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کو روح کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کیونکہ روح اس چیز کا نام ہے جس کے ذریعے جاندار میں زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ تمام تعبیرات مجاز، استعارہ اور تشبیہ کی صورتیں اختیار کی ہوئی ہیں۔"[65]

زیر نظر آیت میں آپ (ﷺ) کا دوسرا وصف سراجاً منیراً بتایا گیا ہے۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ یعنی سورۃ فرقان کی آیت 61 اور سورۃ نوح کی آیت 16 میں آفتاب کو سراجاً کہا گیا ہے اور اسی طرح سورۃ النباء میں سراجاً وھاجاً بھی فرمایا گیا ہے لیکن سراجاً منیراً ایک ایسا خطاب ہے جو آپ (ﷺ) ہی کی ذات پاک کے لیے مختص رکھا گیا تھا اس لیے اور کسی کو اس خطاب سے نہیں نوازا گیا گویا یہ فیصلہ ازل تھا کہ صرف آپ (ﷺ) کو اس خطاب سے نوازا جائے۔ نظام شمسی میں آفتاب کا جو

---

[65] الجصاص، ابو احمد بن علی الرازی: احکام القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درجہ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کیونکہ اس نظام کے جملہ سیاروں کا وہ قبلہ اعظم ہے جس کا طواف ان سیاروں پر گویا لازم ہے اور یہی آفتاب ہی نیر اکبر ہے۔

عالم کون ومکاں میں بھی آفتاب کی بہت بڑی ضرورت ہے، اس کی حرارت اور اس کا نور ہر ایک شے کے وجود اور قیام پر گہرا اثر رکھتا ہے ہاں! غور کرلو کہ عالم مادی کا آفتاب ایسا ہی ہے یا نہیں؟ بالکل ایسا ہے اب اللہ تعالیٰ عالم روحانی کے نیر اعظم کو اپنے مخلوق کردہ نور میں دکھانے کے لیے نبی وآخر (ﷺ) کو سراجاً منیراً کے خطاب سے روشناس کرارہا ہے بلاشبہ جملہ سیاہ گان سماء نبوت کا مدار اعظم بھی ہیں اور عالم شریعت کی بقائے دوام کی علت اولیٰ بھی (ﷺ)۔آفتاب رات کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور سراج منیر نے ظلمت کفروشرک کو محو کردیا۔آفتاب کی روشنی سب ستاروں پر چھا جاتی ہے تو انہیں چھپالیتی ہے سراج منیر کی شریعت بھی تمام شریعتوں کی مہیمن ثابت ہوتی ہے۔آفتاب کی روشنی بہت سے جرائم کا ارتکاب روک دیتی ہے اور سراج منیر کے نور نے بھی بلاشبہ معاصی کو بند کردیا ہے۔

کرہ ارضی کا آفتاب ایک وقت میں کرہ ارضی کے صرف ایک ہی پہلو کو روشن کرسکتا ہے لیکن اس سراج منیر نے وقت واحد میں جاہلیت کی ظلمت وجہالت کی تاریکی، کفر وشرک کی سیاہی، رسومات جاہلیت کے اندھیرے، رواج کی گھٹائیں، تقلید کی تیرگی کو اپنی نورانی شعاروں سے اٹھاکر دلوں کو نور ایمان سے، دماغوں کو عقائد صحیح کے لمعات سے، آنکھوں کو کتاب مبین کے مطالعہ سے، خلا کو نورانی تعلیم سے، دھندلے تذبذب کو دلائل وبراہین ساطعہ سے، تاریک ظنون کو براہین مبینہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روشن فرمادیا اور بلاشبہ اس روشنی میں ہر ایک نے حقیقت اشیاء کو دیکھا اور ہر ایک کی نگاہ خود اپنے آپ کو بھی دیکھ سکنے کے قابل ہوئی۔ وہ جو انسانیت کی حقیقت کو فراموش کر بیٹھے تھے اب خود:" اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم "ثابت ہوئے۔ وہ جو راہنمارہ گم کردہ تھے اب وہ خضر راہ بن گئے۔ ہاں ! بلاشبہ شپرہ چشم آفتاب کی روشنی میں چندھیا جاتے ہیں اور بعض بوم طبع رات کی تاریکی ہی میں پر و بال کھولتے ہیں اور یہی حال ان تیرہ درونوں کا ہے جو انوار محمدی (ﷺ) کی تاب نہیں لاسکتے اور ضوء رسالت سے مستنیر نہیں ہوتے سچے مومنین و مسلمین کو تو اس سراج ربانی پر پروانہ وار نثار ہونا ضروری ہے اور بلاشبہ وہ نثار ہو رہے ہیں اور رہتی دنیا تک ہوتے رہیں گے۔

اللھم بارك علی محمد واعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ابراھیم انك حمید مجید۔ "[66]

تورات میں نبی اکرم (ﷺ) کی صفات

"عطا بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ حضور (ﷺ) کی صفتیں تورات میں کیا ہیں؟ فرمایا جو صفتیں آپ کی قرآن میں ہیں انہی میں بعض اوصاف آپ کے تورات میں بھی ہیں۔ تورات میں ہے اے نبی ہم نے تجھے گواہ اور خوشی سنانے والا، ڈرانے والا امتیوں کو بچانے والا بنا کر

---

[66] تفسیر عروۃ الوثقی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھیجا ہے۔ تو میرا بندہ اور رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے تو بد گو اور فحش کلام نہیں ہے، نہ بازاروں میں شور مچانے والا۔ وہ برائی کے بدلے برائی نہیں کرتا بلکہ در گزر کرتا ہے۔ اور معاف فرماتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ قبض نہیں کرے گا۔ جب تک لوگوں کو ٹیڑھا کر دیئے ہوئے دین کو اس کی ذات سے بالکل سیدھا نہ کر دے اور وہ لا الہ الا اللہ کے قائل نہ ہو جائیں۔ جس سے اندھی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ اور بہرے کان سننے والے بن جائیں۔ اور پردوں والے دلوں کے زنگ چھوٹ جائیں (بخاری) ابن ابی حاتم میں ہے حضرت وہیب بن منبہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل کے ایک نبی حضرت شعیا (علیہ السلام) پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اپنی قوم بنی اسرائیل میں کھڑے ہو جاؤ، میں تمھاری زبان سے اپنی باتیں کہلواؤں گا۔ میں امیوں میں سے ایک نبی امی ﷺ کو بھیجنے والا ہوں جو نہ بد خلق ہے نہ بد گو۔ نہ بازاروں میں شور و غل کرنے والا۔ اس قدر سکون و امن کا حامل ہے کہ اگر چراغ کے پاس سے بھی گزر جائے تو وہ نہ بجھے اور اگر بانسوں پر بھی چلے تو پیر کی چاپ نہ معلوم ہو۔ میں اسے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجوں گا۔ جو حق گو ہو گا اور میں اس کی وجہ سے اندھی آنکھوں کو کھول دوں گا اور بہرے کانوں کو سننے والا کروں گا اور زنگ آلود دلوں کو صاف کر دوں گا۔ ہر بھلائی کی طرف اس کی ضمیر ہو گی۔ حکمت اس کی گویائی ہو گی۔ صدق و وفا اس کی عادت ہو گی۔ عفو و در گزر اس کا خلق ہو گا۔ حق اس کی شریعت ہو گی۔ عدل اس کی سیرت ہو گی۔ ہدایت اس کی امام ہو گی۔ اسلام اس کا دین ہو گا۔ احمد اس کا نام ہو گا۔ گمراہوں کو میں اس کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہدایت دوں گا۔ جاہلوں کو اس کی بدولت علماء بنادوں گا۔ تنزل والوں کو ترقی پر پہنچادوں گا۔ انجانوں کو مشہور و معروف کر دوں گا۔ مختلف اور متضاد دلوں کو متفق اور متحد کر دوں گا۔ جداگانہ خواہشوں کو یکسو کر دوں گا۔ دنیا کو اس کی وجہ سے ہلاکت سے بچالوں گا۔ تمام امتوں سے اس کی امت کو اعلیٰ اور افضل بنادوں گا۔ وہ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے دنیا میں پیدا کئے جائیں گے۔ ہر ایک کو نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے روکیں گے۔ وہ موحد ہوں گے، مومن ہوں گے، اخلاص والے ہوں گے، رسولوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے سب کو سچ ماننے والے ہوں گے۔ وہ اپنی مسجدوں مجلسوں اور بستروں پر چلتے پھرتے بیٹھے اٹھتے میری تسبیح حمد و ثنا بزرگی اور بڑائی بیان کرتے رہیں گے۔ کھڑے اور بیٹھے نمازیں ادا کرتے رہیں گے۔ دشمنان اللہ سے صفیں باندھ کر حملہ کر کے جہاد کریں گے۔ ان میں سے ہزار ہا لوگ میری رضامندی کی جستجو میں اپنا گھر بار چھوڑ کر نکل کھڑے ہوں گے۔ منہ ہاتھ وضو میں دھویا کریں گے۔ تہہ آدھی پنڈلی تک باندھیں گے۔ میری راہ میں قربانیاں دیں گے۔ میری کتاب ان کے سینوں میں ہوگی۔ راتوں کو عابد اور دنوں کو مجاہد ہوں گے۔ میں اس نبی کی اہل بیت اور اولاد میں سبقت کرنے والے صدیق شہید اور صالح لوگ پیدا کر دوں گا۔ اس کی امت اس کے بعد دنیا کو حق کی ہدایت کرے گی، اور حق کے ساتھ عدل و انصاف کرے گی۔ ان کی امداد کرنے والوں کو میں عزت والا کروں گا۔ اور ان کو بلانے والوں کی مدد کروں گا۔ ان کے مخالفین اور ان کے باغی اور ان کے بدخواہوں پر میں برے دن لاؤں گا۔ میں انہیں ان کے نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے وارث کردوں گا۔ جو اپنے رب کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے۔ نیکیوں کی باتیں بتائیں گے، برائیوں سے روکیں گے، نماز ادا کریں گے، زکوۃ دیں گے، وعدے پورے کریں گے، اس خیر کو میں ان کے ہاتھوں پوری کروں گا جو ان سے شروع ہوئی تھی۔ یہ ہے میرا فضل جسے چاہوں دوں۔ اور میں بہت بڑے فضل و کرم کا مالک ہوں،۔۔۔۔۔۔[67]

محمد، احمد، ماحی، حاشر، عاقب پیارے نبی ﷺ کے پانچ پیارے نام

عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ "[68]

(حضرت محمد بن جبیر (رضی اللہ عنہ) بن مطعم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد بھی ہوں اور میں ماحی بھی ہوں یعنی اللہ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں (قیامت کے دن) سب لوگوں کو میرے پاؤں پر جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے کہ

---

[67] عماد الدین، ابو الفداء، ابن کثیر: تفسیر ابن کثیر ۔

[68] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1604۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کے بعد کوئی اور نبی نہیں (یعنی میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، اس وجہ سے میرا ایک عاقب بھی ہے)

رؤف اور رحیم نبی ﷺ[69]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رَءُوفًا رَحِيمًا"[70]

حضرت محمد بن جبیر (رضی اللہ عنہ) بن مطعم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں اور میں حاشر ہوں (حاشر کا معنی یہ کہ قیامت کے دن) اللہ سب لوگوں کو میرے پاؤں پر جمع فرمائے گا اور میں عاقب ہوں (عاقب کا معنی یہ ہے کہ) جس کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالے آپ (ﷺ) کا نام رؤف اور رحیم رکھا ہے۔)

---

[69] لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (128)

[70] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1605۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُقَفّی اور حاشر، نبی التوبہ اور نبی الرحمت ﷺ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ"[71]

(حضرت ابو موسی اشعری (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ہم سے اپنے کئی نام بیان فرمائے ہیں آپ (ﷺ) نے فرمایا میں محمد اور احمد اور مُقَفّی اور حاشر، نبی التوبہ اور نبی الرحمت ﷺ ہوں۔)

اللہ تعالی کو سب سے زیادہ جاننے والا اور اللہ تعالی سے سب سے زیادہ ڈرنے والا نبی ﷺ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً"[72]

---

[71] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1607۔

[72] المصدر السابق: حدیث نمبر 1608۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنھا) سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ایک کام کیا اور اس میں رخصت رکھی تو یہ بات آپ (ﷺ) کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) میں سے کچھ لوگوں تک پہنچی تو ان لوگوں نے اسے ناپسند سمجھا اور اس سے پرہیز کیا آپ (ﷺ) کو اس بات کا پتہ چلا تو پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ جن کو یہ بات پہنچی ہے کہ میں نے ایک کام کرنے کی اجازت دے دی ہے اور وہ اسے ناپسند سمجھ رہے ہیں اور اس سے پرہیز کر رہے ہیں اللہ کی قسم میں ہی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور میں ہی اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔)

"عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً"[73]

(سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنھا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے کسی کام کے کرنے کے بارے میں اجازت عطا فرمائی تو لوگوں میں سے کچھ لوگ اس سے بچنے لگے جب یہ بات نبی (ﷺ) تک پہنچی تو آپ (ﷺ) غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ آپ (ﷺ) کے چہرہ اقدس پر غصہ کے اثرات نمایاں ہوگئے پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جس کام کے کرنے کی میں اجازت

[73] المصدر السابق: حدیث نمبر 1610۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی ہے اور وہ لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں اللہ کی قسم میں سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور میں ہی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔)

پیارے رسول کریم ﷺ کے سڑسٹھ (٦٧) اسماء پیارے نام

القاضی محمد بن عبد اللہ ابو بکر بن العربی المعافری الاشبیلی المالکی (المتوفی: 543ھ-) نے احکام القرآن میں الاحزاب : ۱۳ کی تفسیر میں پیارے رسول کریم ﷺ کے سڑسٹھ (٦٧) اسماء (پیارے نام)ذکر کیے ہیں اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما)سے روایت ہے کہ سیدنا محمد (ﷺ) کے ایک سوا سی اسماء ہیں۔[74]

پیارے رسول کریم ﷺ کے سڑسٹھ (٦٧) اسماء (پیارے نام) درج ذیل ہیں:

الرَّسُولُ، الْمُرْسَلُ، النَّبِيُّ، الْأُمِّيُّ، الشَّهِيدُ، الْمُصَدِّقُ، النُّورُ، الْمُسْلِمُ، الْبَشِيرُ، الْمُبَشِّرُ، النَّذِيرُ، الْمُنْذِرُ، الْمُبَيِّنُ، الْعَبْدُ، الدَّاعِي، السِّرَاجُ، الْمُنِيرُ، الْإِمَامُ، الذِّكْرُ الْمُذَكِّرُ، الْهَادِي، الْمُهَاجِرُ، الْعَامِلُ، الْمُبَارَكُ، الرَّحْمَةُ، الْآمِرُ، النَّاهِي، الطَّيِّبُ، الْكَرِيمُ، الْمُحَلِّلُ،

---

[74] القاضی محمد بن عبد اللہ ابو بکر بن العربی المعافری الاشبیلی المالکی (المتوفی: 543ھ-): احکام القرآن، راجع اصولہ وخرج احادیثہ وعلّق علیہ: محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ، بیروت – لبنان، الطبعۃ: الثالثۃ، 1424ھ - 2003 م، عدد الأجزاء: 4، جلد 4، صفحہ 580۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُحَرِّمُ، الْوَاضِعُ، الرَّافِعُ، الْمُخْبِرُ، خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، ثَانِي اثْنَيْنِ، مَنْصُورٌ، أُذُنُ خَيْرٍ، مُصْطَفًى، أَمِينٌ، مَأْمُونٌ، قَاسِمٌ، نَقِيبٌ، مُزَّمِّلٌ، مُدَّثِّرٌ، الْعَلِيُّ، الْحَكِيمُ، الْمُؤْمِنُ، الرَّءُوفُ، الرَّحِيمُ، الصَّاحِبُ، الشَّفِيعُ، الْمُشَفَّعُ، الْمُتَوَكِّلُ، مُحَمَّدٌ، أَحْمَدُ، الْمَاحِي، الْحَاشِرُ، الْمُقَفِّي، الْعَاقِبُ، نَبِيُّ التَّوْبَةِ، نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، نَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ، عَبْدُ اللّٰهِ، نَبِيُّ الْحَرَمَيْنِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کا پیارے رسول کریم ﷺ پر فضل عظیم

اللہ تعالی کی پیارے رسول کریم ﷺ پر بے پایاں مہربانی، بے حد وحساب عنایت اور فضل عظیم ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم ﷺ کی خصوصی طور پر حفاظت و نگرانی کا اہتمام فرمایا ہے، یعنی وہ حفاظت و نگرانی جس کا اہتمام اللہ تعالی نے انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے فرمایا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام پر یہ اللہ کے فضل خاص اور رحمت خاصہ کا مظہر ہے کہ اللہ تعالی انہیں نبوت ورسالت کے وہبی منصب پر سرفراز فرما کر خود ان کا محافظ ونگران بن جاتا ہے ۔چنانچہ اللہ تعالی نے اپنی ان دو قسم کی رحمتوں (آپ ﷺ کو نبوت ورسالت کے وہبی منصب پر سرفراز فرمانا اور آپ ﷺ کی حفاظت و نگرانی کی ذمہ داری لینا) کا ذکر درج ذیل آیت مبارکہ میں کیا ہے:

{وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (113)}

(اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" یہ اللہ تعالیٰ کی اس خاص حفاظت و نگرانی کا ذکر ہے جس کا اہتمام انبیاء علیہم السلام کے لئے فرمایا ہے جو انبیاء پر اللہ کے فضل خاص اور اس کی رحمت خاصہ کا مظہر ہے طائفہ (جماعت) سے مراد وہ لوگ ہیں جو بنو ابیرق کی حمایت میں رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں ان کی صفائی پیش کر رہے تھے جس سے یہ اندیشہ پیدا ہو چلا تھا کہ نبی (ﷺ) اس شخص کو چوری کے الزام سے بری کر دیں گے، جو فی الواقع چور تھا۔

۔۔۔ یہ دوسرے فضل واحسان کا تذکرہ ہے جو آپ (ﷺ) پر کتاب وحکمت (سنت) نازل فرما کر اور ضروری باتوں کا حکم دے کر فرمایا گیا جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا (وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ) 042:052 (اور اسی طرح بھیجا ہم نے تیری طرف (قرآن لے کر) ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے؟)" (وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ) 028:086"(اور تجھے یہ توقع نہیں تھی کہ تجھ پر کتاب اتاری جائے گی، مگر تیرے رب کی رحمت سے (یہ کتاب اتاری گئی)۔) ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ نے آپ (ﷺ) پر فضل واحسان فرمایا اور کتاب وحکمت بھی عطا فرمائی ان کے علاوہ دیگر بہت سی باتوں کا آپ ﷺ کو علم دیا گیا جن سے آپ بے خبر تھے یہ بھی گویا آپ کے عالم الغیب ہونے کی نفی ہے کیونکہ جو خود عالم الغیب ہو اسے تو کسی اور سے علم حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اور جسے دوسرے سے معلومات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوں وحی کے ذریعے سے یا کسی اور طریقے سے وہ عالم الغیب نہیں ہوتا۔"[75]

پیارے نبی کریم ﷺ کی راہنمائی، تحفظ اور ہر قسم کے فریب و دھوکہ سے آپ ﷺ کا تحفظ و بچاؤ، اللہ رب العزت کی ذمہ داری ہے اس لیے آپ ﷺ رحمتِ الٰہی کی بدولت معصوم ہیں چنانچہ ڈاکٹر رفعت اعجاز صاحبہ رقم طراز ہیں:

"اس آیت میں پچھلی آیات کا واقعہ اس صورت سے دہرایا جارہا ہے کہ طعمہ اور اس کے حامی بیشک منصف، یعنی آپ (ﷺ) کو بہکانے میں کافی حد تک کامیاب ہوگئے تھے۔ مسئلہ یہی ہے کہ غلط گواہی اور جھوٹ کا سہارا لے کر منصف کو تو غلط فیصلہ پر مجبور کیا جا سکتا ہے تو اس میں منصف سے زیادہ جھوٹے گواہوں کی پکڑ ہو سکتی ہے لیکن آپ (ﷺ) کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ ہیں آپ (ﷺ) کی راہنمائی اور فریب سے بچاؤ اللہ رب العزت کی ذمہ داری ہے۔ اس نے آپ (ﷺ) کو قرآن و حکمت کے ذریعے سے حقیقت حال سے آگاہ کر دیا اور یوں آپ (ﷺ) غلط فیصلہ کرنے سے بچ گئے اور یہ اللہ رب العزت کی طرف سے آپ (ﷺ) پر بہت بڑی مہربانی اور فضل و کرم ہے اور یہ اس لیے کہ آپ (ﷺ) عام لوگوں میں سب سے زیادہ محترم و مکرم ہیں۔*

---

[75] مولانا احسن اصلاحی: تفسیر احسن البیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: "میں لوگوں میں سب سے پہلا ہوں گا جو جنت میں شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیرو ہوں گے۔"[76]

بقول شاعر:

جہاں میں یوں تو آنے کو ہزاروں انبیا آئے
مگر اپنے نبی ﷺ کی شان سب سے اوج پر نکلی

حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی ذات پر انوار کی بابت یوں مدح سرائی کرتے ہیں:

إِنَّنِي بِالنَّبِيِّ مُوقِنَةٌ نَفْسِي وَإِنْ لَّمْ أَرَ النَّبِيَّ عَيَانًا
سَيِّدُ الْعَالَمِينَ طُرًّا وَّأَدْنَا هُمْ إِلَى اللهِ حِينَ بَانَ مَكَانًا[77]

(میرا نفس نبی کریم ﷺ پر یقین رکھتا ہے (کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں) اگرچہ میں نبی کریم ﷺ کو ظاہری طور پر نہیں دیکھتا۔ آپ ﷺ عالم کے سردار ہیں اور ان میں رتبے کے لحاظ سے آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں۔)

سیدنا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہا:

---

[76] ڈاکٹر رفعت اعجاز صاحبہ: تفسیر مفہوم القرآن۔

[77] إسماعیل بن کثیر: السیرۃ النبویۃ، جلد 4، صفحہ 140۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَصَرْنَا بِهَا خَيْرَ الْبَرِيَّه كُلِّهَا اِمَامًا وَّوَقَّرْنَا الْكِتَابَ الْمُنَزَّلَا

نَصَرْنَا وَآوَيْنَا وَقَوَّمَ نَصَرْنَا وَآوَيْنَا وَقَوَّمَ لَه بِالسُّيُوْفِ مَيْلَ مَنْ كَانَ أَمْيَلَا

(ہم نے دنیا کے بہترین انسان حضرت محمد ﷺ کی مدد کا اعزاز حاصل کیا جو کہ انسانیت کے امام ہیں۔ ہم نے قرآن مجید کی تعظیم کی اور اس پر ایمان لائے۔ ہم نے ان کی نصرت کی۔ انھیں اپنے پاس ٹھہرایا اور ہماری تلواروں نے ان کو قوت بخشی۔)[78]

---

[78] البر قوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، صفحہ: 411، دار الاندلس، للطباعہ والنشر، بیروت، 1386ھ۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، صفحہ: 457، مترجم۔ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ اشعار کا موقع محل: اساسی طور پر ان اشعار میں اور ان کے علاوہ دوسرے اشعار میں جو سیدنا حسان نے بحر طویل میں کہے ہیں انصار کی بہادری سرزمین مدینہ کی نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کے لیے سازگاری اور انصار مدینہ کی نبی کریم ﷺ کی نصرت و یاوری بیان کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اس رکوع[79] کے مضمون کا تعلق بھی گزشتہ رکوع کے مضمون سے ہے۔ بلکہ کہنا چاہیے ایک ہی واقعہ ہے دونوں رکوعوں میں جس کے حوالے سے ہدایات دی جا رہی ہیں۔ جس شخص نے چوری کی تھی اس کے قبیلے اور اس کے حمایتیوں نے آنحضرت (ﷺ) کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی پوری کوشش کی۔ وہ بار بار اس بات پر زور دیتے کہ جس شخص پر چوری کا الزام لگایا جا رہا ہے وہ مسلمان ہے' اس کا قبیلہ مسلمان ہے' اس کا کہنا یہ ہے کہ یہ چوری میں نے نہیں کی بلکہ یہودی نے کی ہے اور یہودی کے گھر سے مسروقہ سامان بھی برآمد ہو چکا ہے سامان کا برآمد ہونا بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہودی ہی اس جرم کا مرتکب ہے اور مزید یہ بات کہ اگر وہ جرم سے انکار کرتا ہے تو انکار تو یہ شخص بھی کر رہا ہے جس پر الزام لگایا جا رہا ہے تو دو انکار کرنے والوں میں ایک یہودی ہے اور ایک مسلمان۔ دونوں میں اعتبار کس کا ہونا چاہیے؟ مسلمان کا یا یہودی کا؟ یہ وہ منطق تھی جس کی بنیاد پر وہ

---

[79] {وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (113)۔۔۔ مکمل رکوع}

(اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے۔۔۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنا کیس آنحضرت (ﷺ) کے سامنے پیش کر رہے تھے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی دلائل سے جس طرح دوسرے مسلمان متاثر ہوگئے تھے اسی طرح آنحضرت (ﷺ) نے بھی سوچنا شروع کر دیا تھا' لیکن اللہ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے رسول کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونے دیتا اور اگر اس کا امکان پیدا ہو جائے تو وہ خود مداخلت کرتا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی پروردگار نے مداخلت فرمائی اور جو اصل واقعہ تھا اس سے آنحضرت (ﷺ) کو مطلع فرمایا۔ یہی وہ بات ہے جس کا یہاں ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ اگر اللہ کا فضل آپ (ﷺ) پر نہ ہوتا اور وہ فضل یہ ہے کہ اللہ اپنے پیغمبر کی غلطیوں سے حفاظت کرتا ہے۔ تو کچھ لوگوں نے تو آپ کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا سارا سامان کر دیا تھا۔ اور وہ ہر ممکن طریقے سے آپ سے غلط فیصلہ کروانا چاہتے تھے۔ لیکن اللہ کے فضل کی موجودگی میں وہ اس میں کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے۔ چنانچہ اللہ نے انھیں ناکام کر دیا اور صحیح صورتحال اپنے پیغمبر پر واضح کر دی۔ مزید فرمایا کہ اگر بفرض محال وہ آپ سے غلط فیصلہ کروا بھی لیتے تو اس سے آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچتا' کیونکہ ایک قاضی اور منصف کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ وہ معاملے کو امکانی حد تک سمجھنے کی کوشش کرے اور پھر اگر مدعی کے پاس گواہ ہوں تو گواہوں کے مطابق فیصلہ کرے۔ اور اگر گواہ نہ ہوں تو پھر مدعا علیہ سے قسم لے اور اس کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر مدعی جھوٹے گواہوں کے ذریعے اپنے حق میں فیصلہ کروالے یا مدعا علیہ جھوٹی قسم اٹھا کر فیصلہ اپنے حق میں کرادے تو اس میں الزام اور گناہ جھوٹ بولنے والے اور غلط فیصلے کے لیے کوشش کرنے والوں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے گا قاضی پر نہیں۔ یہ لوگ بھی جھوٹ بول کر آنحضرت (ﷺ) سے غلط فیصلہ لے لیتے ہیں تو اس کا گناہ اور نقصان ان کے ذمے ہے حضور کا وہ کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ یا پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں نے تو اے پیغمبر آپ کو ہر طرح سے غلط فہمی میں مبتلا کر کے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی' لیکن آپ پر چونکہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اس لیے وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے اور آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ البتہ اپنی ان ناجائز کوششوں سے انھوں نے اپنی آخرت ضرور تباہ کر لی۔ آپ کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے لیکن خود اپنا سب کچھ بگاڑ لیا۔ کیونکہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے جب اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوتے اور جادۂ حق پر استوار رہنے والوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ ضرور ہوتا ہے کہ خود ان کی اپنی گمراہی اور اپنی بد قسمتی اس قدر مستحکم ہو جاتی ہے کہ اب اس سے نکلنا ان کے لیے ممکن نہیں رہتا۔ اس کے بعد اللہ نے اپنے اس احسان کا ذکر فرمایا ہے جو نبی کریم (ﷺ) کی ذات گرامی پر فرمایا گیا اور آپ کے واسطے سے ساری دنیا کو اس کا فیض پہنچا۔ وہ احسان یہ ہے کہ اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے۔ کتاب سے مراد تو قرآن کریم ہے۔ لیکن حکمت سے مراد قرآن کریم نہیں بلکہ قرآن کریم کے علاوہ کوئی اور چیز ہے جس کو "واؤ" کے عطف کے ساتھ لایا گیا اور ہم جانتے ہیں کہ معطوف اور معطوف علیہ میں مغائرت ہوتی ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حکمت کتاب سے ایک زائد چیز ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ زائد ہونے کے باوجود قرآن کریم سے الگ یا بیگانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں' بلکہ قرآن کریم سے ہی ماخوذ اور مستنبط ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں گہری نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکمت کا اطلاق اس گہری بصیرت پر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو عطا فرماتے ہیں' جس کے نتیجے میں پیغمبر اللہ کی شریعت کے اصولی احکام کو جزئیات کی تفصیل دیتا ہے اور اس کو ٹھیک ٹھیک اسی طرح نافذ کرتا اور عملی شکل دیتا ہے جس طرح اللہ کو منظور ہوتا ہے۔ اگرچہ اس بصیرت کا راہنما وہ علم ہوتا ہے جو بغیر الفاظ کے اس کے دل پر اترتا ہے' لیکن اس سے ایک پورا نظام اور ایک عمل کی ہیئت کو مستنبط کرنا اللہ کے رسول کی بصیرت اور حکمت کا کمال ہوتا ہے۔

اسی طرح حکمت کا لفظ اس قوت و صلاحیت پر بھی بولا جاتا ہے جس قوت و صلاحیت سے انسان معاملات کا فیصلہ حق کے مطابق کرتا ہے۔ حضرت دائود (علیہ السلام) کے بارے میں پروردگار نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: {وَ اٰتَیْنَاہُ الْحِکْمَۃَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ} (ہم نے اس کو حکمت عطا کی اور فیصلہٴ معاملات کی صلاحیت بھی بخشی) یہ "فَصْلُ الْخِطَاب" حکمت کا بیان معلوم ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ اپنے پیغمبر کو اخلاق کی ایسی پاکیزگی اور تہذیب کی ایسی شائستگی عطا فرماتا ہے جس کا پوری دنیا میں کہیں نشان تک نہیں ہوتا۔ یہ بھی اسی حکمت کا ثمرہ ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ نے جس طرح قرآن کریم کی شکل میں علم' قانون اور تہذیب کا ایک خزانہ آنحضرت (ﷺ) کو عطا فرمایا ہے اسی طرح آپ کو حکمت کی صورت میں گہری بصیرت' بلند اخلاق اور فیصلہٴ معاملات کی صلاحیت بھی بخشی ہے۔ اور یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ چیز ہے جسے علماء نے حدیث اور سنت قرار دیا ہے۔ اور آپ کو وہ کچھ سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کے رسول کا علم جیسا اور جتنا بھی ہو وہ اللہ کی عطا ہوتا ہے ذاتی نہیں ہوتا' اسی لیے قرآن کریم میں پروردگار نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم کے خزانے عطا فرمائے لیکن نبوت سے پہلے آپ کا حال یہ تھا کہ : {ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان} (آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے) نبوت سے پہلے کی بے خبری کا یہ عالم تھا اور نبوت کے بعد رفتہ رفتہ اللہ کی طرف سے علم نازل ہوتا گیا اور اب آپ (ﷺ) کا حال یہ ہے کہ خود پروردگار آپ (ﷺ) پر اپنے اس فضل کا ذکر فرماتے ہیں اور اسے اپنی رحمت قرار دیتے ہیں۔"[80]

سیف اللہ خالد ان آیات کے تناظر میں اللہ تعالی کی پیارے رسول کریم ﷺ پر بے پایاں مہربانی، بے حدوحساب عنایت اور فضل عظیم کے مضمون کو اپنے اسلوب خاص میں یوں بیان کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت یہ تھی کہ اس نے رسول اللہ (ﷺ) کو اصل صورت حال سے بذریعہ وحی مطلع فرما دیا، ورنہ اس کے نتائج صرف یہی نہ تھے کہ مجرم بچ جاتا اور ایک بے قصور مجرم قرار پاتا، بلکہ اس کے نتائج بڑے دور رس تھے جو عوام الناس کی نظروں میں مسلمانوں کی ساکھ اور ان کے کردار کو مجروح بنا سکتے

---

[80] ڈاکٹر اسلم صدیقی : تفسیر روح القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ایسے لوگ جو آپ کو بہکا کر اپنے حق میں فیصلہ کرانا چاہتے تھے اپنی ہی عاقبت خراب کر رہے تھے۔ اس سے آپ (ﷺ) کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا اور اللہ کے ہاں مجرم وہ تھے نہ کہ آپ (ﷺ)۔

وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ: یعنی یہ منافقین آپ کو گمراہ نہیں کر سکتے، بلکہ یہ اپنے آپ کو گمراہی میں ڈال رہے ہیں، ارشاد فرمایا: (يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ) [البقرة: ۹] "اللہ سے دھوکا بازی کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو ایمان لائے، حالانکہ وہ اپنی جانوں کے سوا کسی کو دھوکا نہیں دے رہے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔"

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ: یعنی ان کے نازل ہونے سے پہلے جانتے نہیں تھے، جیسا کہ ارشاد فرمایا: (وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ) [الشوریٰ: ۵۲] "اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک روح کی وحی کی، تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے۔" اور فرمایا: (وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ) [القصص: ۸۶] "اور تو امید نہ رکھتا تھا کہ تیری طرف کتاب نازل کی جائے گی مگر تیرے رب کی طرف سے رحمت کی وجہ سے (یہ نازل ہوئی)۔"

{وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا: ارشاد فرمایا: (وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا (86) إِلَّا رَحْمَةً مِّن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا} (87))[بنی إسرائیل: ۸۶، ۸۷] " اور یقیناً اگر ہم چاہیں تو ضرور ہی وہ وحی (واپس) لے جائیں جو ہم نے تیری طرف بھیجی ہے، پھر تو اپنے لیے اس کے متعلق ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی نہیں پائے گا۔ مگر تیرے رب کی رحمت سے۔ یقیناً اس کا فضل ہمیشہ سے تجھ پر بہت بڑا ہے۔"[81]

"وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ : یعنی آپ کو وحی کے ذریعے سے وہ کچھ سکھایا جو آپ جانتے نہ تھے، بلکہ جس کی آپ امید بھی نہ رکھتے تھے۔ دیکھیے سورۃ عنکبوت (۴۸، ۴۹)، سورۃ قصص (۸۶)، سورۃ شوریٰ (۵۲) اور سورۃ ہود (۴۹) یہ ہے اللہ کا آپ پر فضل عظیم۔ بعض لوگ اس سے رسول اللہ (ﷺ) کے عالم الغیب ہونے کی دلیل پکڑتے ہیں حالانکہ یہی الفاظ اللہ نے ہر انسان کے متعلق ارشاد فرمائے ہیں (عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) [العلق: ۵] " پھر ہر انسان کا عالم الغیب ہونا بھی ثابت ہو جائے گا۔"[82]

"رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ مجھے چھ باتوں میں دوسرے پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے۔ یعنی ایسا کلام جس میں الفاظ کم اور معانی بہت ہوں دوسرے دشمن پر رعب سے میری مدد کی گئی تیسرے مجھ پر غنیمتیں

---

[81] سیف اللہ خالد: تفسیر دعوۃ القرآن۔

[82] حافظ عبد السلام بھٹوی: تفسیر القرآن الکریم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلال کی گئیں۔ چوتھے میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ بنائی گئی۔ پانچویں میں تمام لوگوں (جنوں اور انسانوں) کی طرف بھیجا گیا ہوں اور چھٹے مجھ پر نبوت ختم کی گئی۔ (مسلم کتاب المساجد۔ باب المساجد و مواضع الصلٰوۃ)"[83]

[83] مولانا عبدالرحمان کیلانی: تفسیر تیسیر القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی پیارے نبی کریم ﷺ کا خود محافظ و نگہبان ہے۔

"تمام رسولوں کی چار اہم ذمہ داریوں کا ذکر قرآن کریم میں متعدد بار آیا ہے۔ ان میں سب سے پہلی اور اہم ذمہ داری تبلیغ رسالت ہے۔ اور آپ ﷺ نے سب سے زیادہ توجہ اس طرف دی ہے۔"[84] چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

{یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ (المائدہ: 67)}

(اے رسول ﷺ! جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے۔ اور اگر آپ ﷺ نے ایسا نہ کیا تو اللہ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا نہ کیا۔ اور اللہ تعالی آپ ﷺ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ یقینا کافروں کی رہنمائی نہیں کرتا)

"حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم (ﷺ) نے فرمایا کہ جب مجھے تبلیغ و رسالت کے احکام ملے تو میرے دل میں اس کی بڑی ہیبت تھی، کہ

---

[84] مولانا عبدالرحمان کیلانی: تفسیر تیسیر القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر طرف سے لوگ میری تکذیب اور مخالفت کریں گے، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو سکون واطمینان حاصل ہو گیا۔ (تفسیر کبیر) "[85]

"واضح ہو کہ نبی (ﷺ) کو کفار سے جو جسمانی تکلیفیں پہنچیں ہیں وہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے پہنچی ہیں اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کوئی شخص آپ ﷺ کو تکلیف نہیں پہنچا سکا۔ جامع ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی (ﷺ) کے اصحاب رات کو آپ ﷺ کی پاسبانی اور نگہبانی کیا کرتے تھے جب آیت: {وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ} نازل ہوئی تو رسول اللہ (ﷺ) نے قبہ سے اپنا سر نکال کر ان سے فرمایا کہ اب تم میرے پاس سے چلے جاؤ اللہ میرا نگہبان ہے۔

حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ترمذی وغیرہ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام رات کے وقت آپ ﷺ کی پاسبانی کیا کرتے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی آپ ﷺ اسی وقت بالاخانہ سے باہر تشریف لائے اور صحابہ رضی اللہ عنھم سے فرمایا کہ تم لوگ واپس چلے جاؤ اللہ نے مجھ سے حفاظت کا وعدہ فرمالیا ہے اب کسی کی پاسبانی کی ضرورت نہیں اور حاکم نے مستدرک میں اس روایت کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔"[86]

---

[85] مفتی محمد شفیع عثمانی: معارف القرآن۔

[86] کاندھلوی: معارف القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت مبارکہ کو اس کے سیاق و سباق کے حوالہ سے دیکھا جائے تو اس وقت کے حالات اس بات کے متقاضی تھے کہ آپ ﷺ کے اطمینان و سکون کے لیے اللہ تعالی خود آپ ﷺ کا محافظ و نگہبان ہو چنانچہ اس ضمن میں مولانا عبدالحق حقانی لکھتے ہیں :

" یہود و نصاریٰ کی خرابیاں بیان فرما کر آنحضرت (ﷺ) کو تبلیغ وحی میں بلغ کے ساتھ تاکید فرمائی جاتی ہے کہ اگر آپ کسی کے خوف واندیشہ سے تبلیغ دین میں کچھ کوتاہی کریں گے تو عہد رسالت کے ذمہ دار ہوں گے۔ چونکہ عرب کی مشرک قوموں سے تو مکہ ہی سے بسبب توحید ظاہر کرنے کے مخالفت سخت ہو گئی تھی وہ شب و روز نبی (ﷺ) اور آنحضرت (ﷺ) کی جماعت کی ایذا اور تکلیف دہی میں سر گرم تھے۔ اس لئے جب ان کے ظلموں کی برداشت نہ ہو سکی مکہ چھوڑ کر مدینہ میں رہنا اختیار کیا۔ یہاں یہود و نصاریٰ کے گروہ زور آور اور سر کش تھے۔ یہ بھی امر حق کے ظاہر کرنے سے جو ان کی طبائع کے خلاف اور رسمی مذہب کے برخلاف تھا سخت دشمن ہوگئے۔ رہے بیچارے انصار اور چند غریب اور مفلس مہاجرین سو وہ بظاہر تمام قبائلِ عرب اور یہود و نصاریٰ کے دفع ظلم و ستم پر پورے قادر نہ تھے۔ ایسی صورت میں انسانی طبیعت کا مقتضٰی ہے کہ ذرا لب بند کرے مگر چونکہ آپ اس کے رسول برحق اور نبی موعود تھے جن کے آنے پر تمام قوموں کی بھلائی اور نجات منحصر رکھی گئی تھی اسی لئے خدا نے تاکید سے بلغ ما انزل فرمایا اور لوگوں کے خوف اور دہشت کی بابت آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت (ﷺ) کی حفاظت کا ذمہ لیا کہ {واللہ یعصمك من الناس} اور ایسی حالت میں جس کا عشر عشیر حضرت مسیح (علیہ السلام) اور زکریا (علیہ السلام) پر نہ تھی تب بھی وہ کفار کی گزند سے محفوظ نہ رہے۔ آنحضرت (ﷺ) کا محفوظ رہنا خصوصاً ایسے ملک میں کہ جہاں کوئی حاکم بھی ظالموں کے لئے دارو گیر کرنے والا نہیں ایک بڑی دلیل منجانب اللہ ہونے کی ہے مگر کافروں کی آنکھوں پر ازلی پردہ ہے اور اس سے دیکھ نہیں سکتے۔ {ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین} کے یہی معنی ہیں۔ اس کے بعد: {مانزل الیك من ربك} کی قسم خاص کو جو اس وقت ضروری التبلیغ تھی یہود و نصاریٰ کے گمان فاسد کو ایسے طور پر غلط کرنے کے لئے کہ جس کو وہ بھی تسلیم کرلیں یہ ارشاد ہوا قل یا اھل الکتاب الخ کہ جب تم توریت و انجیل اور خدا کے تمام نوشتوں پر نہ چلو گے فلاح و سعادت کا منہ نہ دیکھو گے۔ یہ مقدمہ مسلم ہے۔ رہا ان کتابوں پر چلنا سو وہ ان کی تحریفات و تخریبات کی وجہ سے بجز قرآن مجید کے کہ جو ان کتابوں کا محافظ و مہیمن ہے یعنی سچا خلاصہ مع ترمیم الٰہی ممکن نہیں سو بغیر قرآن و نبی (علیہ السلام) راہ ہدایت ملنی ممکن نہیں مگر یہود و نصاریٰ اس بات کو کب ماننے والے تھے بلکہ سرکشی اور عناد کرنے والے "وَلَيَزِيدَنَ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الخ اس لئے آپ ﷺ کو تسلی دیتا ہے کہ پھر تم بھی کچھ ان کی اس حالت پر رنج و افسوس نہ کرو۔ "فَلَاتَاسَ "الخ۔[87]

"جب موسیٰ کو حکم دیا کہ فرعون کو تبلیغ کریں تو طبعی طور پر ان کو خوف دامن گیر ہوا، {إِنَّنَا نَخَافُ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغَى} تو اللہ نے صاف طور پر فرمادیا، {لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَى} آیت۔*اور موسیٰ کو اطمینان دلایا اور اسی طرح اس آیت میں نبی اکرم (ﷺ) کو تبلیغ کا حکم دیتے ہیں اور حفاظت کا اطمینان دلاتے ہیں۔

*پوری آیات یہ ہیں: {اذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى (43) فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى (44) قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغَى (45) قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَى (46)} بولے اے رب ہمارے ہم ڈرتے ہیں کہ بھبک پڑے ہم پر یا جوش میں آ جائے فرمایا نہ ڈرو میں ساتھ ہوں تمہارے سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں.

پیارے نبی کریم ﷺ پر قاتلانہ حملے اور دفاع الٰہی

آپ ﷺ کا زمانہ نبوت ۲۳ سال ہے۔ ابتدائی تین سال تو انتہائی خفیہ تبلیغ کے ہیں۔ باقی بیس سال کے عرصہ میں آپ پر سترہ بار قاتلانہ حملے یا آپ کو قتل کر دینے کی سازشیں تیار ہوئیں۔ ان میں سے ۹ حملے تو قریش مکہ کی طرف سے ہوئے، تین یہود

[87] مولانا عبدالحق حقانی: تفسیر حقانی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے، تین بدوی قبائل سے ایک منافقین سے اور ایک شاہ ایران خسرو پرویز سے اور غالباً اس دنیا میں کسی بھی دوسرے شخص پر اتنی بار قاتلانہ حملے نہیں ہوئے اور ہر بار اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی مطلع کر کے یا مدد کر کے آپ کو دشمنوں سے بچا کر اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اب ہم ان قاتلانہ حملوں کے واقعات کو زمانی ترتیب کے ساتھ مختصراً ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

ا۔ آپ کی جان بچانے والے کی شہادت: کوہ صفا پر اپنے اقربین کو دعوت دینے کے بعد جب آیت (فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (94)) 15-الحجر: 94) نازل ہوئی تو آپ نے حرم کعبہ میں جا کر توحید کا اعلان فرمایا۔ آپ کا یہ اعلان مشرکین مکہ کی سب سے بڑی توہین کے مترادف تھا۔ چنانچہ دفعتاً ایک ہنگامہ بپا ہو گیا اور ہر طرف سے لوگ آپ پر پل پڑے۔ آپ کے ربیب (سیدہ خدیجہ کے پہلے خاوند سے بیٹے) حارث بن ابی ہالہ گھر میں موجود تھے انہیں خبر ہوئی تو دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو بچانا چاہا۔ اب ہر طرف سے ان پر تلواریں پڑنے لگیں اور وہ شہید ہو گئے۔ اسلام کی راہ میں یہ پہلا خون تھا جو بہایا گیا (الاصابہ فی تمییز الصحابہ ذکر حارث بن ابی ہالہ بحوالہ سیرت النبی, ج ا, ص ۳۱۴)

۲۔ ابو جہل کا ارادہ قتل: ایک دن ابو جہل نے اپنے ساتھیوں سے کہا 'میں نے اللہ سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ کسی وقت جب محمد (ﷺ) سجدہ میں جائیں تو بھاری پتھر سے ان کا سر کچل دوں تاکہ یہ روز روز کا جھگڑا ختم ہو۔ اس کے بعد چاہے تو تم لوگ مجھے بالکل بے یار و مددگار چھوڑ دو کہ بنو عبد مناف مجھ سے جیسا چاہے سلوک کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور چاہے تو میری حفاظت کرو۔ ' اس کے ساتھیوں نے کہا 'واللہ ! تمہیں بے یارومددگار نہ چھوڑیں گے۔ لہٰذا تمہارا جو جی چاہے کر گزرو۔'

اس تجویز کے مطابق ابو جہل ایک بھاری پتھر لے کر کعبہ میں پہنچا اور مناسب موقع کا انتظار کرنے لگا۔ چنانچہ جب آپ سجدہ میں گئے تو ابو جہل پتھر لے کر آپ کے قریب پہنچا مگر یکدم خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹنے لگا اس کا رنگ اڑا ہوا تھا اور پتھر کو بھی مشکل سے نیچے رکھ سکا۔ اس کے ساتھی بڑے متعجب تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا 'ابو الحکم ! یہ کیا ماجرا ہے؟' وہ کہنے لگا 'میں محمد (ﷺ) کی طرف بڑھ رہا تھا تو ایک مہیب شکل کا اونٹ مجھے نظر آیا۔ بخدا میں نے کسی اونٹ کی ایسی ڈراؤنی کھوپڑی، گردن اور ایسے ڈراؤنے دانت کبھی نہیں دیکھے۔ وہ اونٹ مجھے کھا جانا چاہتا تھا اور میں نے مشکل سے پیچھے ہٹ کر اپنی جان بچائی تھی۔' (ابن ہشام ا : ۲۹۸-۲۹۹ بحوالہ الرحیق المختوم ص ۱۵۱)

۳۔ عقبہ بن ابی معیط کا ارادہ قتل : عقبہ ہر وقت اس تاک میں رہتا تھا کہ آپ کا گلا گھونٹ کر آپ کا کام تمام کر دے۔ اور ایسا موقع مشرکین کو اس وقت میسر آتا تھا جب آپ کعبہ میں نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ چنانچہ سیدنا عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ 'مشرکین مکہ نے جو رسول اللہ کو سب سے سخت ایذا پہنچائی وہ کیا تھی؟' تو انہوں نے اپنا چشم دید واقعہ یوں بیان کیا کہ 'آپ کعبہ میں نماز ادا کر رہے تھے۔ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال کر اسے اس قدر بل دیئے کہ آپ کا گلا گھٹنا شروع ہو گیا۔ آنکھیں باہر نکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئیں اور قریب تھا کہ آپ کا کام تمام ہو جاتا۔ اتنے میں سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) آن پہنچے۔ انہوں نے زور سے عقبہ کو پرے دھکیل کر آپ کو چھڑایا اور فرمایا 'کیا تم اس شخص کو صرف اس لیے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف واضح نشانیاں بھی لے کر آیا ہے؟'(۴۰: ۲۸) (بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب فضل ابی بکر بعد النبی کتاب التفسیر سورۃ مومن)

اور سیدہ اسماء کی روایت میں مزید تفصیل یہ ہے کہ جب عقبہ نے آپ کی گردن میں چادر ڈال کر زور سے گھونٹا تو آپ کی چیخ نکل گئی کہ 'اپنے ساتھی کو بچاؤ' آپ کی یہ چیخ سن کر ہی سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) آپ کی مدد کے لیے آئے تھے اور جب سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے عقبہ کو دھکیل کر پرے ہٹا دیا تو مشرکین سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) پر حملہ آور ہوئے اور جب وہ واپس لوٹے تو ان کی اپنی یہ کیفیت تھی کہ ہم ان کی چوٹی کا جو بال بھی چھوتے تھے وہ ہماری چٹکی کے ساتھ چلا آتا تھا۔' (مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۳ بحوالہ الرحیق المختوم ۸ ص ۱۵۳)

۴۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانے سے قبل آپ کو قتل کرنے کا ارادہ: ایک دفعہ مشرکین مکہ کعبہ میں بیٹھ کر پیغمبر اسلام کی لائی ہوئی افتاد سے نجات حاصل کرنے کے سلسلہ میں غور و فکر کر رہے تھے۔ سیدنا عمر جوش میں آ کر کہنے لگے کہ میں ابھی جا کر یہ جھنجھٹ ختم کیے دیتا ہوں اور ننگی تلوار لے کر اس ارادہ سے نکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوئے راہ میں ایک مسلمان نعیم بن عبداللہ ملے اور پوچھا 'عمر! آج کیا ارادے ہیں؟' کہنے لگے 'تمہارے پیغمبر کا کام تمام کرنے جارہا ہوں' نعیم کہنے لگے 'پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں۔' سیدنا عمر نے اسی غصہ کی حالت میں ان کے گھر کا رخ کیا۔ دروازہ بند تھا۔ اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آ رہی تھی اور خباب بن الارت رضی اللہ عنہ انہیں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے۔ سیدنا عمر نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو سیدنا عمر نے اپنے بہنوئی کو بے تحاشہ پیٹنا شروع کر دیا۔ ان کی بہن فاطمہ آڑے آئیں تو انہیں بھی لہولہان کر دیا۔ فاطمہ کہنے لگیں 'عمر! تم ہمیں مار بھی ڈالو تب بھی ہم اسلام کو چھوڑ نہیں سکتے۔ بہن کی اس بات پر آپ کا دل پسیج گیا۔ کہنے لگے اچھا مجھے بھی یہ کلام سناؤ۔ قرآن نے مزید دل کو متاثر کیا اور آپ کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ وہاں سے اٹھے اور سیدھے دارارقم کی طرف ہو لیے۔ تلوار اسی طرح ہاتھ میں تھی مگر اب ارادہ یکسر بدل چکا تھا۔ دارارقم پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ مسلمانوں نے دراڑ سے دیکھا کہ عمر ننگی تلوار لیے دروازہ پر کھڑے ہیں۔ مسلمان سہم سے گئے۔ سیدنا حمزہ بھی وہاں موجود تھے کہنے لگے، دروازہ کھول دو۔ اگر عمر کسی برے ارادہ سے آیا ہے تو اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دوں گا۔ دروازہ کھولا گیا تو رسول اللہ خود آگے بڑھے اور عمر کا دامن کھینچ کر پوچھا 'عمر کس ارادہ سے آئے ہو؟' سیدنا عمر نے بڑے ادب سے کہا 'اسلام لانے کے لیے حاضر ہوا ہوں' چنانچہ سب کے سامنے آپ نے کلمہ شہادت پڑھا جس پر سب مسلمانوں نے نعرہ تکبیر بلند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ گویا سیدنا عمر کا ارادہ قتل ہی آپ کے اسلام لانے کا سبب بن گیا۔ (سیرۃ النبی شبلی نعمانی ج ا ص ۲۲۸ بحوالہ طبقات ابن سعد وابن عساکر و کامل لابن الاثیر)

۵۔ قتل کے ارادہ سے ابو طالب سے سودا بازی: جب قریشی سرداروں کو یقین ہو گیا کہ ابو طالب اپنے بھتیجے کی حمایت سے کسی صورت بھی دستبردار ہونے کو تیار نہیں تو انہوں نے ایک نہایت گھناؤنی سازش سے ابو طالب کو فریب دے کر رسول اللہ کے قتل کی سکیم تیار کی۔ چند قریشی سردار مکہ کے رئیس اعظم ولید بن مغیرہ کے بیٹے عمارہ کو ہمراہ لے کر ابو طالب کے پاس آئے اور کہا 'یہ قریش کا سب سے بانکا اور خوبصورت نوجوان ہے آپ اسے اپنی کفالت میں لے لیں اور اپنا متبنّیٰ بنا لیں۔ اس کی دیت اور نصرت کے آپ حقدار ہوں گے اور اس کے عوض آپ اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالہ کر دیں جو ہمارے آباؤاجداد کے دین کا مخالف ہے اور انہیں احمق قرار دیتا ہے اور قوم کا شیرازہ منتشر کر رہا ہے ہم اسے قتل کرنا چاہتے ہیں اور یہ ایک آدمی کے بدلے ایک آدمی کا حساب ہے۔'

ابو طالب کہنے لگے۔ واللہ ! یہ کتنا برا سودا ہے جس کی تم مجھے ترغیب دینے آئے ہو۔ تم چاہتے ہو کہ میں تو تمہارے بیٹے کو کھلاؤں پلاؤں اور پالوں پوسوں اور اس کے عوض تم میرا بیٹا مجھ سے لے کر اسے قتل کر دو۔ واللہ ! یہ ناممکن ہے۔'

اس پر مطعم بن عدی ابو طالب سے کہنے لگا 'بخدا! تم سے تمہاری قوم نے انصاف کی بات کہی ہے۔ مگر تم تو کسی بات کو قبول ہی نہیں کرتے۔'

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو طالب کہنے لگے 'بخدا! یہ انصاف کی بات نہیں ہے بلکہ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی میرا ساتھ چھوڑ کر مخالفوں سے مل گئے ہو۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو ٹھیک ہے جو چاہو کرو۔ ' (ابن ہشام ۱ : ۲۶۶، ۲۶۷ بحوالہ الرحیق المختوم ص ۱۴۵)

ابو طالب کے اس جواب سے مایوس ہو کر قریش کا یہ مجمع منتشر ہو کر چلا گیا۔

۶۔ وہ مشورہ قتل جو آپ کی ہجرت کا سبب بنا: یہ واقعہ سورۃ انفال کی آیت نمبر ۳۰ میں مذکور ہے اور حاشیہ میں اس کی پوری تفصیل آ گئی ہے وہاں سے ملاحظہ کر لیا جائے۔ مختصراً یہ کہ اس مجلس مشاورت میں ابلیس خود بھی شامل ہوا تھا اور بالآخر طے یہ پایا تھا کہ مختلف قبائل کے گیارہ آدمی فلاں رات کو آپ کے گھر کا محاصرہ کیے رہیں اور جب آپ علی الصبح گھر سے نکلیں تو سب آدمی یکبارگی حملہ کر کے آپ کا کام تمام کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ کو مشرکوں کی اس سازش کی اطلاع بھی دے دی۔ اور ہجرت کی اجازت بھی دے دی۔ چنانچہ نہایت خفیہ طور پر ہجرت کر کے آپ ان مشرکین و کفار کے شر سے بال بال بچ گئے۔ اور کافروں کا یہ منصوبہ بھی بری طرح ناکام ہو گیا۔

۷۔ ہجرت کے بعد آپ کی گرفتاری یا قتل پر سو اونٹ انعام کی پیش کش: اس بھاری انعام کے لالچ میں لوگ فرداً فرداً بھی اور ٹولیاں بن کر بھی آپ کی تلاش اور تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور ایک گروہ تو نقوش پا کا سراغ لگاتے لگاتے غار ثور کے دھانہ تک پہنچ بھی گیا۔ یہ لوگ غار کے منہ کے اس قدر قریب ہو گئے تھے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ اپنے پاؤں کی طرف دیکھتے تو آپ ﷺ اور سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) پر نظر پڑ سکتی تھی۔ اس موقعہ پر بھی صبر و استقامت کے اس پیکر اعظم میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔ اور سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا 'غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔' (۹ : ۴۰) یہ واقعہ بھی سورۃ توبہ آیت نمبر ۴۰ میں مذکور ہے وہاں حاشیہ دیکھ لیا جائے۔

انفرادی تعاقب کرنے والوں میں سراقہ بن مالک کا واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے جو فی الواقع آپ کے سر پر جا پہنچا تھا مگر اس کے گھوڑے نے یک لخت ٹھوکر کھائی تو وہ گر پڑا۔ پھر سوار ہوا تو پھر گھوڑے نے دوسری بار ٹھوکر کھائی۔ پھر گرا۔ پھر سوار ہوا تو گھوڑے نے تیسری بار ٹھوکر کھائی۔ اب وہ سمجھ گیا کہ اس کی خیر اسی میں ہے کہ وہ ان کے قریب تک نہ جائے۔ رسول اللہ نے مڑ کر جو سراقہ کو دیکھا تو دعا کی 'اے اللہ اسے گرا دے' چنانچہ اس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ (بخاری۔ کتاب الانبیاء۔ باب ہجرۃ النبی واصحابہ الی المدینہ) مزید تفصیل سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۴۰ کے حاشیہ یعنی واقعہ ہجرت میں آئے گی۔

۸۔ عمیر بن وہب جمحی کا ارادہ قتل ۲ھ : عمیر بھی آپ کے صف اول کے دشمنوں میں سے تھا۔ جنگ بدر میں اس کا بیٹا گرفتار ہو کر مسلمانوں کی قید میں چلا گیا تو یہ شخص غصہ سے بے تاب ہو گیا اور انتقام لینے کا تہیہ کر لیا۔ ایک دن عمیر نے حطیم میں بیٹھ کر صفوان بن امیہ کے سامنے بدر کے کنوئیں میں پھینکے جانے والے مقتولین کا ذکر کیا تو صفوان کہنے لگا 'واللہ ! اب تو جینے کا کچھ مزا نہیں۔' عمیر کہنے لگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'اگر میرے سر پر قرض نہ ہوتا اور میرے اہل و عیال نہ ہوتے تو محمد (ﷺ) کے پاس جا کر اسے قتل کر ڈالتا۔'

صفوان کہنے لگا 'تمہارے قرض کی ادائیگی میرے ذمہ رہی اور بال بچوں کی نگہداشت بھی۔ اگر میرے پاس کچھ کھانے کو ہو گا تو انہیں بھی ضرور ملے گا۔'

عمیر نے کہا 'ٹھیک ہے مگر اب اس بات کو اپنی ذات تک محدود رکھنا۔' اور صفوان نے اس بات کا اقرار کر لیا۔

اب عمیر نے اپنی تلوار کو زہر آلود کرایا اور مدینہ جا کر مسجد نبوی میں پہنچ گیا۔ سیدنا عمر نے آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ آپ ﷺ کا دشمن عمیر بن وہب گلے میں تلوار حمائل کیے آیا ہے اور آپ ﷺ سے ملاقات کی اجازت چاہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا 'اسے آنے دو' تاہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ازراہ احتیاط اس کی تلوار کا پرتلا لپیٹ کر پکڑ لیا۔ آپ ﷺ نے سیدنا عمر سے کہا 'اس کی تلوار کو چھوڑ دو' پھر عمیر سے پوچھا 'بتاؤ کیسے آنا ہوا؟'

عمیر کہنے لگا 'میرا بیٹا آپ کی قید میں ہے آپ احسان فرما دیجئے۔'

آپ ﷺ نے فرمایا 'اگر یہی بات ہے تو پھر تلوار کیوں حمائل کر رکھی ہے۔'

کہنے لگا 'یہ تلواریں بھلا پہلے کس کام آئیں؟'

آپ نے فرمایا 'ٹھیک ٹھیک بات بتاؤ۔ ادھر ادھر کی مت ہانکو۔'

اور جب عمیر نے پھر وہی پہلی بات دہرا دی تو آپ ﷺ نے فرمایا 'بات یوں نہیں۔ بلکہ تم مجھے قتل کرنے کے ارادہ سے آئے ہو۔ تم نے اور صفوان بن امیہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حطیم میں بیٹھ کر یہ مشورہ کیا۔ صفوان نے تمہارے قرض اور بال بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داری قبول کی اور تم مجھے قتل کرنے یہاں آ گئے۔ لیکن یاد رکھو اللہ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے۔'

عمیر نے خیال کیا کہ یہ معاملہ ایسا تھا جس کا صفوان کے علاوہ کسی کو بھی علم نہ تھا اسے کس نے بتایا؟ یقینا یہ نبی ہی ہو سکتا ہے اور ہم ہی غلطی پر ہیں۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے آپ ﷺ کے سامنے کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور مسلمان ہو گیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: اپنے بھائی کو دین سمجھاؤ، قرآن پڑھاؤ اور اس کے بیٹے کو آزاد کر دو۔ '

ادھر صفوان نے مکہ میں مشہور کر رکھا تھا کہ میں عنقریب تم لوگوں کو ایک خوشخبری سناؤں گا مگر اس کے بجائے جب اسے عمیر کے مسلمان ہو جانے کی اطلاع ملی تو غصہ سے جل بھن گیا اور اس نے قسم کھالی کہ آئندہ عمیر سے بات تک نہ کروں گا اور نہ ہی اسے کسی قسم کا نفع پہنچاؤں گا۔ عمیر اسلام سیکھ کر چند دن بعد مکہ آیا۔ اور یہاں آ کر دعوت کا کام شروع کر دیا اور اس کے ذریعہ بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ (ابن ہشام ۱ : ۶۶۱ تا ۶۶۳ بحوالہ الرحیق المختوم ص ۳۷۲)

(۹) یہود کا منصوبہ قتل ۴ھ بئر معونہ کے واقعہ نے ایک دفعہ پھر غزوہ احد کے چرکہ کی یاد تازہ کر دی۔ ستر قاریوں میں سے صرف عمرو بن امیہ ضمری بچے جنہیں کافروں نے گرفتار کر لیا۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ غزوۃ الرجیع و بئر معونہ) مگر آپ ان کی قید سے نکل بھاگے اور مدینہ پہنچ کر اس دردناک واقعہ کی آپ ﷺ کو اطلاع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی۔ راستہ میں عمرو بن امیہ نے غلطی سے دو آدمیوں کو دشمن سمجھ کر ان کا صفایا کر دیا حالانکہ وہ معاہد تھے۔ جب آپ ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ کو بہت دکھ ہوا اور فرمایا کہ 'اب ہمیں ان دو آدمیوں کی دیت ادا کرنا ہو گی۔' چنانچہ اس رقم کی فراہمی میں مشغول ہو گئے۔

میثاق مدینہ کی رو سے یہود بھی اس طرح کی دیت میں برابر کے شریک قرار دیئے گئے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ چند صحابہ کو ساتھ لے کر بنو نضیر کے ہاں تشریف لے گئے۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ کو ایک مکان کے صحن میں بٹھایا آپ ﷺ ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور یہود وہاں سے اس بہانہ سے اٹھ کر چلے آئے کہ ہم جا کر رقم اکٹھی کرتے ہیں۔ وہاں سے باہر آ کر آپ کو قتل کے مشورے ہونے لگے۔ ایک یہودی کہنے لگا 'کون ہے جو مکان کی چھت پر جا کر اوپر سے چکی کا پاٹ گرا کر محمد (ﷺ) پر گرا کر اسے کچل ڈالے؟' ایک دوسرا بدبخت فوراً اس کام کے لیے تیار ہو گیا۔ ان لوگوں کے اس ارادہ کی آپ ﷺ کو بذریعہ وحی خبر ہو گئی۔ آپ فوراً وہاں سے اٹھے اور مسجد کی طرف روانہ ہو گئے۔ صحابہ کو بھی آپ ﷺ نے راہ ہی میں یہود کے اس مذموم ارادہ سے مطلع فرمایا۔ یہود کی یہی غداری غزوہ بنو نضیر کا فوری سبب بن گئی اور بالآخر انہیں جلاوطن ہونا پڑا۔ (الرحیق المختوم ص ۴۶۲)

(۱۰) ثمامہ بن اثال کا ارادہ قتل ۶ ھ : سنہ ۶ ہجری میں مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا لشکر محمد بن مسلمہ کی سرکردگی میں یمنی قبیلوں کی سیاسی صورت حال کا جائزہ لینے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے بھیجا گیا۔ یہ لشکر قبیلہ بنو حنیفہ کے سردار ثمامہ بن اثال حنفی کو گرفتار کر کے مدینہ آپ کے پاس لے آیا۔ ثمامہ مسیلمہ کذاب کے حکم سے بھیس بدل کر نبی ﷺ کو قتل کرنے کے ارادہ سے نکلا تھا کہ مسلمانوں کے اس لشکر کے ہتھے چڑھ گیا اور مسلمانوں نے اسے گرفتار کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دینے کا حکم دیا اور پوچھا 'ثمامہ! کیا صورت حال ہے؟'

ثمامہ کہنے لگا 'اگر مجھے قتل کر دو گے تو میرا قصاص لیا جائے گا اور اگر معاف کر دو گے تو ایک قدر دان کو معاف کرو گے اور مال چاہتے ہو تو جتنا چاہو مل جائے گا۔'

آپ ثمامہ کا یہ جواب سن کر واپس چلے گئے اور کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن آپ ﷺ پھر تشریف لائے اور وہی پہلا سا سوال کیا۔ جواب میں ثمامہ نے بھی وہی پہلی باتیں دہرا دیں۔ آپ ﷺ واپس چلے آئے اور کوئی جواب نہ دیا۔ تیسرے دن پھر ایسا ہی سوال و جواب ہوا۔ آپ ﷺ نے ثمامہ کا وہی پہلا جواب سن کر صحابہ سے فرمایا کہ 'اسے رہا کر دو۔'

رہائی کے بعد ثمامہ نے ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر آپ ﷺ کے پاس واپس آ کر اسلام قبول کر لیا۔ اور کہنے لگا 'واللہ! آج سے پہلے مجھے آپ کا چہرہ سب سے زیادہ ناپسند تھا مگر آج سب سے زیادہ محبوب ہے اور آپ کا دین سب ادیان سے زیادہ ناپسند تھا مگر آج یہی دین سب سے زیادہ محبوب ہے میں عمرہ کا ارادہ کر رہا تھا کہ آپ کے ساتھیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ آپ نے اسے بشارت دی اور عمرہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ جب ثمامہ عمرہ کرنے کی غرض سے مکہ آئے تو مشرکین مکہ کہنے لگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

'ثمامہ بے دین ہو گیا ہے' ثمامہ نے کہا 'نہیں بلکہ میں تو مسلمان ہوا ہوں اور دیکھو! آئندہ تمہیں یمن سے گندم کا ایک دانہ بھی نہ پہنچے گا تا آنکہ رسول اللہ مجھے اس بات کا حکم نہ دیں۔ چنانچہ بعد میں واقعتاً بھی یہی کچھ ہوا۔

ثمامہ بن اثال کا واقعہ صحیحین میں کئی مقامات پر مذکور ہے مگر ان میں یہ صراحت نہیں کہ ثمامہ جب گرفتار ہوئے تو اس مسیلمہ کذاب کے حکم کے مطابق آپ کو قتل کے ارادہ سے نکلے تھے اس بات کی وضاحت سیرۃ طیبہ میں موجود ہے (سیرۃ طیبہ ۲ : ۲۹۷ بحوالہ الرحیق المختوم ص ۵۰۶)

۱۱۔ زہر آلود بکری کے گوشت سے آپ کے قتل کی یہودی سازش ۷ھ : خیبر کے فتح ہونے اور یہود سے مزارعت کا معاملہ طے ہو جانے کے بعد آپ نے چند دن خیبر میں قیام فرمایا۔ غدار اور مکار شکست خوردہ یہود نے ان ایام میں آپ کو ہلاک کرنے کی ایک سازش تیار کی۔ سلام بن مشکم کی بیوی کو، جو یہودی سردار مرحب کی بیٹی تھی اس کام کے لیے آلہ کار کے طور پر استعمال کیا گیا۔ زینب نے آپ کو دعوت کا پیغام بھیجا جسے آپ نے ازراہ کرم قبول کر لیا۔ آپ سے پوچھ لیا گیا کہ آپ کونسا گوشت کھانا پسند فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا 'دستی کا' اس دعوت میں آپ چند صحابہ سمیت وقت معینہ پر پہنچ گئے۔ آپ نے کھانا شروع کیا تو پہلا نوالہ منہ میں ڈالتے ہی آپ کو زہر کا اثر محسوس ہونے لگا۔ آپ نے فوراً کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ لیکن سیدنا بشر بن براء نے چند ایک لقمے کھا لیے تھے لہٰذا وہ اس زہر کے اثر سے ایک دو دن بعد شہید ہو گئے۔ آپ نے زینب کو بلا کر پوچھا تو اس نے اعتراف جرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرلیا اور یہ بھی بتا دیا کہ اس سازش میں پوری یہودی قوم شریک تھی۔ آپ نے یہودیوں سے پوچھا کہ 'تم نے یہ کام کیوں کیا؟' وہ کہنے لگے کہ 'ہمارا خیال تھا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو آپ پر زہر اثر نہیں کرے گا اور اگر جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔' (بخاری کتاب الطب۔ باب مایذکر فی سم النبی۔۔)

آپ نے اپنی طرف سے تو زینب اور یہود کو معاف فرما دیا لیکن سیدنا بشر کے قصاص میں زینب کے قتل کا حکم دے دیا (ابن ہشام ۲ : ۲۳۵ تا ۲۳۷ بحوالہ الرحیق المختوم ص ۵۹۸)

آپ نے اپنی مرض الموت میں سیدہ عائشہ (رضی اللہ عنھا) سے فرمایا ' عائشہ (رضی اللہ عنھا) ! اب مجھے معلوم ہوا کہ جو لقمہ میں نے خیبر میں کھایا تھا اس کے زہر کے اثر سے میری رگ جان کٹ گئی (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب مرض النبی۔۔)

۱۲۔ خسرو پرویز شاہ ایران کا ارادہ قتل ۷ ھ : صلح حدیبیہ کے بعد آپ نے شاہان عجم کے نام دعوت نامے بھیجے۔ شاہ ایران کو جب یہ دعوت نامہ پہنچا تو غصہ سے خط پھاڑ دیا اور کہنے لگا : میرا غلام ہو کر ایسا خط لکھتا ہے؟' آپ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے دعا فرمائی کہ 'اے اللہ ان لوگوں کو بھی ہلاک کر دے (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب کتاب النبی الی کسریٰ و قیصر) پھر اس نے حاکم یمن باذان کو حکم بھیجا کہ وہ کسی آدمی کو بھیج کر اس مدعی نبوت کو گرفتار کر کے ہمارے حضور پیش کرے۔ باذان نے دو آدمی اس غرض سے مدینہ بھیجے۔ انہوں نے مدینہ پہنچ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض کی کہ شہنشاہ عالم کسریٰ نے تم کو بلایا ہے اگر اس کے حکم کی تعمیل نہ کرو گے تو وہ تمہیں اور تمہارے ملک کو تباہ و برباد کر دے گا۔' آپ نے ان سے کہا 'اچھا تم کل آنا۔' دوسرے دن جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا 'تمہارے شہنشاہ عالم کو آج رات اس کے بیٹے نے قتل کر ڈالا ہے۔ تم واپس چلے جاؤ اور اسے کہہ دینا کہ اسلام کی حکومت ایران کے پایہ تخت تک پہنچے گی۔'

وہ آدمی جب یمن واپس آئے تو خسرو کے قتل کی خبر وہاں پہنچ چکی تھی۔ یہ ماجرا دیکھ کر وہ لوگ مسلمان ہوگئے۔ (سیرۃ النبی۔ شبلی نعمانی ج ا ص ۴۸۲)

۱۳۔ جادو کے ذریعہ آپ کو ہلاک کرنے کی یہودی سازش : زہر آلود بکری کے گوشت کے واقعہ کے بعد یہود نے آپ کو ہلاک کرنے کا ایک نیا منصوبہ بنایا۔ اپنے حلیف لبید بن اعصم سے جو بڑا ماہر جادو گر تھا۔ آپ پر ایسا خطرناک جادو کرنے کی درخواست کی جو آپ کو جلد از جلد ہلاک کر ڈالے۔ لبید نے اس سلسلہ میں اپنی دو لڑکیوں کو ذریعہ بنایا جنہوں نے کسی نہ کسی طرح آپ کے سر کے کچھ بال حاصل کر لیے۔ ان بالوں پر منتر پڑھے گئے پھر ان میں گانٹھیں دے کر پھونکیں ماری گئیں۔ پھر انہیں کھجوروں کے خوشوں کے غلاف میں چھپا کر ذروان نامی کنوئیں کی تہہ میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا گیا۔ یہ جادو اتنا تیز اور سخت تھا کہ اس کے اثر سے اس کنوئیں کے پانی کا رنگ اتنا سرخ اور خونیں ہو گیا جیسے اس میں مہندی ڈال دی گئی ہو اور اس کنوئیں پر واقع درختوں کے خوشے یوں لگتے تھے جیسے سانپوں کے پھن ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں فرشتے بھیج کر اس کی حقیقت بتلا دی اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح اللہ نے آپ کو اس شر سے بھی محفوظ کر لیا۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے بخاری۔ کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس و جنودہ۔ نیز کتاب الادب۔ باب (اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُ بالعَدْلِ وَالاِحْسَانِ 90) 16-النحل: 90) اور سورۃ فلق کا حاشیہ نمبر ۵

۱۴۔ دشمن قبیلہ کے ایک بدوی کا ارادہ قتل: غزوہ ذات الرقاع سے واپسی پر اسلامی لشکر نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) الگ الگ درختوں کے نیچے آرام کرنے لگے۔ آپ بھی ایک درخت کے نیچے جا بیٹھے تلوار درخت سے لٹکائی اور لیٹتے ہی نیند غالب آ گئی۔ اتنے میں دشمن قبیلہ کا ایک بدو وہاں پہنچ گیا۔ اس نے آپ کو قتل کرنے کے لیے اس موقعہ کو نہایت غنیمت سمجھا اور بڑھ کر تلوار درخت سے اتارنے لگا۔ وہ تلوار کو اتار ہی رہا تھا کہ آپ کو جاگ آ گئی۔ بدو تلوار ہاتھ میں پکڑ کر کہنے لگا۔ 'اب بتلاؤ! تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے نہایت اطمینان سے جواب دیا 'میرا اللہ' یہ الفاظ آپ نے اس قدر بے باکی سے کہے کہ بدو سخت مرعوب ہو گیا اور کانپنے لگا۔ تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ نے اپنی تلوار سنبھال لی۔ پھر جب آپ نے اس پر قابو پا لیا تو صحابہ کو بلا کر اس ماجرا سے آگاہ کیا۔ بعد میں آپ نے اس بدو کو معاف کر دیا (بخاری۔ کتاب الجہاد، باب من علق سیفہ بالشجرۃ فی السفر عند القائلۃ) واضح رہے کہ یہ بدوی اسی قبیلہ سے تھا جس کی سرکوبی کے لیے آپ نکلے ہوئے تھے۔

۱۵۔ فضالہ بن عمیر کا ارادہ قتل ۸ھ: یہ فضالہ اسی عمیر بن وہب کا بیٹا تھا جو صفوان بن امیہ سے مشورہ کے بعد آپ کو قتل کرنے کے لیے مدینہ پہنچا تھا اور نتیجتاً اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا کر واپس مکہ جا کر مقیم ہو گیا تھا۔ اس کا بیٹا فضالہ ابھی تک مشرک ہی تھا۔ فتح مکہ کے بعد آپ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے کہ فضالہ کو بھی آپ کے قتل کی سوجھی۔ جب وہ اس ارادہ سے آپ کے قریب آیا تو آپ نے خود اسے اس کے ارادہ سے مطلع کر دیا۔ جس پر وہ اپنے باپ کی طرح مسلمان ہو گیا (الرحیق المختوم ص ۶۴۸)

۱۶۔ منافقوں کی آپ کو قتل کرنے کی سازش ۹ھ : غزوہ تبوک سے واپسی پر تقریباً چودہ یا پندرہ منافقوں نے یہ سازش تیار کی کہ آپ کی کھلے راستہ کے بجائے گھاٹی والے راستہ کی طرف رہنمائی کی جائے اور جب آپ وہاں پہنچ جائیں تو آپ کو سواری سے اٹھا کر نیچے گھاٹی میں پھینک کر ہلاک کر دیا جائے اسی سازش کے تحت آپ کی سواری کو اس راہ پر ڈال دیا گیا۔ حذیفہ بن یمان آپ کے ہمراہ تھے۔ جب گھاٹی قریب آنے کو تھی تو چند منافق منہ پر ڈھاٹے باندھے رات کی تاریکی میں آپ کی طرف بڑھنے لگے۔ دریں اثنا آپ کو وحی کے ذریعہ منافقوں کے اس مذموم ارادہ کی اطلاع مل گئی تھی۔ آپ نے حذیفہ بن یمان کو حکم دیا کہ ان منافقوں کی سواریوں کے چہروں پر مار مار کر انہیں تتر بتر کر دیں۔ اس کام سے منافقوں کو بھی شبہ ہو گیا کہ رسول اللہ ان کے مذموم ارادہ سے مطلع ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اب انہیں اپنی جانیں بچانے کی فکر دامن گیر ہوئی اور انہوں نے راہ فرار اختیار کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے منافقوں کا یہ منصوبہ قتل بھی ناکام بنا دیا۔ (الرحیق المختوم ص ۶۸۶)

آپ نے سیدنا حذیفہ بن یمان کو ان منافقوں کے نام معہ ولدیت بتلا دیئے تھے اور سیدنا حذیفہ ان کو پہنچانتے بھی تھے۔ تاہم رسول اللہ نے انہیں یہ ہدایت کر دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ عام مسلمانوں میں انہیں مشہور نہ کیا جائے۔ یہ سازشی منافق بعد میں اہل عقبہ کے نام سے مشہور ہوئے اور ان کا ذکر مسلم، کتاب صفۃ المنافقین میں بھی مجملاً مذکور ہے۔ نیز دیکھئے (سورہ حجرات کا حاشیہ نمبر ۳۴)

۱۷۔ عامر بن طفیل اور اربد کی سازش قتل ۱۰ھ : ۱۰ھ میں مدینہ میں جو وفود آئے ان میں سے ایک وفد عامر بن صعصعہ کا بھی تھا۔ یہ وفد رشد و ہدایت کی غرض سے نہیں بلکہ آپ کے قتل کے ناپاک ارادہ سے آیا تھا۔ ایک وفد میں ایک تو عامر بن طفیل تھا اور یہ وہی شخص ہے جس نے فریب کاری سے بئر معونہ کے ستر قاریوں کو شہید کر دیا تھا۔ دوسرا اربد بن قیس۔ تیسرا خالد بن جعفر اور چوتھا جبار بن اسلم تھا۔ یہ سب کے سب قوم کے سردار اور شیطان صفت انسان تھے۔

عامر اور اربد نے راستہ ہی میں یہ سازش تیار کی کہ دھوکہ دے کر محمد کو قتل کر دیں گے چنانچہ جب یہ وفد مدینہ پہنچا تو عامر نے گفتگو کا آغاز کیا تاکہ آپ کو دھیان لگائے رکھے۔ اتنے میں اربد گھوم کر آپ کے پیچھے پہنچ گیا۔ وہ میان سے تلوار نکال ہی رہا تھا کہ اللہ نے اس کے ہاتھ کی حرکت بند کر دی اور وہ اسے بے نیام بھی نہ کر سکا اور ان کی یہ سازش دھری کی دھری رہ گئی اور ان کے عزائم طشت از بام ہو گئے۔ آپ نے ان دونوں پر بد دعا کی۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔ چنانچہ واپسی پر اربد اور اس کے اونٹ پر بجلی گری جس سے وہ جل کر مر گیا۔ رہا عامر تو واپسی کے سفر کے دوران اس کی گردن پر ایک ایسی گلٹی نکلی جس نے اسے موت سے دوچار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا۔ مرتے وقت اس کی زبان پر یہ الفاظ تھے 'آہ: اونٹ کی گلٹی جیسی گلٹی اور ایک فلاں خاندان کی عورت کے گھر میں موت۔

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق عامر نے اپنی گفتگو کا جو آغاز کیا وہ یوں تھا 'میں آپ کو تین باتوں کا اختیار دیتا ہوں۔

(۱) دیہاتی آبادی کے حاکم آپ ہوں اور شہری آبادی کا حاکم میں ہوں گا۔ (۲) یا آپ کے بعد آپ کا خلیفہ میں بنوں گا اور (۳) اگر یہ دونوں باتیں نامنظور ہوں تو میں غطفان کے ایک ہزار گھوڑوں اور ایک ہزار گھوڑیوں کو آپ پر چڑھا لاؤں گا (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب غزوۃ الرجیع و رعل و ذکوان)

اس واقعہ کے بعد وہ ایک عورت کے گھر میں طاعون کا شکار ہو گیا اور مرتے وقت اس کی زبان پر یہ الفاظ تھے 'اونٹ کی گلٹی جیسی گلٹی اور وہ بھی بنی فلاں کی ایک عورت کے گھر میں۔ میرے پاس میرا گھوڑا لاؤ۔' چنانچہ وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور اسی حالت میں اسے موت نے آ لیا۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب غزوۃ الرجیع و رعل و ذکوان)

سو یہ ہے ان قاتلانہ حملوں اور سازشوں کی مختصر داستان جن میں بالخصوص اس محسن اعظم کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے منصوبے تیار کیے گئے تھے اس محسن انسانیت کے لیے جو دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح و فلاح کا یکساں درد رکھتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ نے ایسی تمام سازشوں اور حملوں کو ناکام بنا کر (وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ 67 ﴾5-المآئدہ: 67) کا وعدہ پورا کر دیا۔[88]

ابولہب کی بیوی کے شر سے حفاظت:

سورۃ اللہب کی اس آیت: وَّامۡرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ میں اسی ابولہب کی بیوی کی طرف اشارہ ہے۔اس عورت کا نام اروٰی تھا اور ام جمیل اس کی کنیت تھی۔ یہ ابوسفیان کی بہن تھی اور رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ عداوت میں اپنے شوہر ابولہب سے کسی طرح کم نہ تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنھا کا بیان ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی اور ام جمیل نے اس کو سنا تو وہ بپھری ہوئی رسول اللہ (ﷺ) کی تلاش میں نکلی۔ اس کے ہاتھ میں مٹھی بھر پتھر تھے اور وہ حضور کی ہجو میں اپنے ہی کچھ اشعار پڑھتی جاتی تھی۔ حرم میں پہنچی تو وہاں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور ﷺ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، یہ آ رہی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ ﷺ کو دیکھ کر یہ کوئی بیہودگی کرے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ مجھ کو نہیں دیکھ سکے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کے موجود ہونے کے باوجود وہ آپ کو نہیں دیکھ سکی اور اس نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ میں نے سنا ہے تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس گھر کے رب کی قسم انہوں نے تو تمہاری

---

[88] مولانا عبد الرحمان کیلانی: تفسیر تیسیر القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی ہجو نہیں کی۔ اس پر وہ واپس چلی گئی (ابن ابی حاتم۔ سیرۃ ابن ہشام۔ بزار نے حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی اسی سے ملتا جلتا واقعہ نقل کیا ہے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس جواب کا مطلب یہ تھا کہ ہجو تو اللہ تعالیٰ نے کی ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے نہیں کی۔[89]

ابولہب کی عورت ام جمیل باوجود مالدار ہونے کے سخت بخل اور خست کی بناء پر خود جنگل سے لکڑیاں چن کر لاتی، اور کانٹے حضرت کی راہ میں ڈال دیتی تاکہ حضور (ﷺ) کو اور آنے والوں کو تکلیف پہنچے۔ فرماتے ہیں کہ وہ جس طرح یہاں حق کی دشمنی اور پیغمبر خدا کی ایذاء رسانی میں اپنے شوہر کی مددگار ہے۔ دوزخ میں بھی اسی ہئیت سے اس کے ہمراہ رہے گی۔ شاید وہاں زقوم اور صریع کی (جو جہنم کے خاردار درخت ہیں) لکڑیاں اٹھائے پھرے۔[90]

نبی کریم (ﷺ) کا عفریت کو پکڑنا

جب نبی کریم (ﷺ) نے عفریت کو پکڑا جس نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ کی نماز کو قطع کرے' اللہ تعالیٰ نے اس عفریت پر آپ کو قدرت بھی دے دی تو حضرت (ﷺ) نے اسے باندھنے کا ارادہ کیا پھر اپنے بھائی حضرت سلیمان (علیہ السلام) کا قول یاد آ گیا: رب اغفرلی وھب ملکا لاینبی لا حد من بعدی (1) تو حضور (ﷺ)

---

[89] مولانا مودودی: تفہیم القرآن۔

[90] شبیر احمد عثمانی: تفسیر عثمانی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اسے چھوڑ دیا۔ اگر حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے بعد بھی کسی کو یہ حکومت عطا کی جاتی تو خصوصیت ختم ہو جاتی گویا حضرت (ﷺ) نے اس خصوصیات میں مزاحمت کو ناپسند کیا اس کے بعد کہ آپ نے اس چیز کو جان لیا تھا کہ یہی وجہ ہے جو آپ کی خصوصیت ہے کہ شیاطین کو آپ کے لئے مسخر کر دیا گیا ہے اور آپ کی یہ دعا قبول ہو گئی ہے کہ آپ کے بعد کسی کے لئے ایسی حکومت نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ [91]

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضور (ﷺ) نے ایک مرتبہ فرمایا ایک سرکش جن نے گزشتہ شب مجھ پر زیادتی کی اور میری نماز بگاڑ دینا چاہی لیکن اللہ نے مجھے اس پر قابو دے دیا اور میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے اس ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح تم سب اسے دیکھو لیکن اسی وقت مجھے میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا یاد آ گئی۔ راوی حدیث حضرت روح فرماتے ہیں پھر حضور (ﷺ) نے اسے ذلیل و خوار کر کے چھوڑ دیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور (ﷺ) نماز میں کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا کہ آپ نے فرمایا: "اعوذ باللہ منک" پھر آپ نے تین بار فرمایا: "العنک بلعنتہ اللہ" پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس طرح بڑھایا کہ گویا آپ کسی چیز کو لینا چاہتے ہیں۔ جب فارغ ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ سے ان دونوں باتوں کی وجہ پوچھی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس آگ لے کر میرے منہ میں

---

[91] تفسیر القرطبیؒ اس آیت کے تحت: { رب اغفرلی و هب ملکا لا ینبغی لا حد من بعدی }۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈالنے کے لئے آیا تو میں نے تین مرتبہ اعوذ پڑھی پھر تین مرتبہ اس پر لعنت بھیجی لیکن وہ پھر بھی نہ ہٹا پھر میں نے چاہا کہ اسے پکڑ کر باندھ دوں تاکہ مدینے کے لڑکے اس سے کھیلیں اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو میں یہی کرتا۔[92]

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کی اور انصار کی پیارے نبی کریم ﷺ کے لیے فداکاری

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

أَتَانَا رَسُوْلُ اللهِ لَمَّا تَجَهَّمَتْ لَهُ الْأَرْضُ يَرْمِيهِ بِهَا كُلُّ مُوْرِقِ

تُطِرِدُهُ أَفْنَاءُ قَيْسٍ وَّخِنْدِفٌ كَتَائِبُ أَنْ لَّا تَغْدُ لِلرَّوْعِ تَطْرَقُ

فَكُنَّا لَهُ مِنْ سَاءِرِ النَّاسِ مَعْقِلاً أَشَمَّ مَنِيْعًا ذَا شَمَارِيْخَ شُهَّقِ

مُكَلَّلَةً بِالْمَشْرِفِيِّ وَبِالْقَنَا بِهَا كُلُّ أَظْمٰى ذِيْ غَرَارِيْنَ أَزْرَقَ

---

[92] تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، اس آیت کے تحت: رب اغفر لی وھب ملکا لاینبغی لاحد من بعدی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے علاقے والوں نے ہجرت پر مجبور کر دیا تو آپ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے، قیس اور خندف کے منتشر لوگوں نے آپ ﷺ کو بہت ستایا اور یہ ایسے بزدل لوگ ہیں۔ کہ جب انھیں جنگ یا لڑائی کے علاوہ کسی کام کے لیے بلایا جائے تو دوڑتے آتے ہیں۔ لیکن لڑائی میں شریک ہونے کی ان میں جرات نہیں ہے۔ جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کو ستایا اور تکالیف پہنچائیں تو ہم نے رسول ﷺ کو اپنے پاس ٹھہرایا اور آپ ﷺ کی مدد کی۔ ہم آپ ﷺ کی حمایت کے لیے ایسے بہادر لوگ ثابت ہوئے جنھوں نے تلواروں اور مضبوط نیزوں کا تاج پہن رکھا تھا۔(23))[93]

درج بالا اشعار ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے انصار کی مدح سرائی میں کہے ہیں۔ ان کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں، جو انھوں نے اس سلسلہ میں کہے ہیں۔ ان کی تعداد 13 ہے۔ ان میں علی الاطلاق انھوں نے اوصاف انصار بیان کیے ہیں۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

---

[93] البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، صفحہ: 344، 345)
مولانا محمد اویس سرور: دایون حضرت حسان بن ثابت انصاری، صفحہ: 367۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفِينَا إِذَا شَبَّتِ الْحَرْبُ سَادَةٌ كُهُولٌ وَّفِتْيَانٌ طِوَالُ الْحَمَائِلِ

نَصَرْنَا وَآوَيْنَا النَّبِيَّ وَصَدَّقَتْ أَوَائِلُنَا بِالْحَقِّ أَوَّلَ قَائِلِ

وَكُنَّا مَتٰى يَغْزُ النَّبِيُّ قَبِيلَةً نَصِلْ حَافَتَيْهِ بِالْقَنَا وَالْقَنَابِلِ

وَيَوْمَ قُرَيْشٍ إِذَا أَتَوْنَا بِجَمْعِهِمْ وَطِئْنَا الْعَدُوَّ وَطْأَةَ الْمُتَثَاقِلِ

وَفِي أُحُدٍ يَوْمٌ لَّهُمْ كَانَ مُخْزِيًا نُطَاعِنُهُمْ بِالسَّمْهَرِيِّ الذَّوَابِلِ

وَيَوْمَ ثَقِيفٍ إِذْ أَتَيْنَا دِيَارَهُمْ كَتَائِبَ نَمْشِي حَوْلَهَا بِالْمَنَاصِلِ

فَفَرُّوا وَشَدَّ اللّٰهُ رُكْنَ نَبِيِّهِ بِكُلِّ فَتًى حَامِي الْحَقِيقَةِ بَاسِلِ

(جب جنگ اپنا زور پکڑتی ہے تو ہم میں ایسے باعمر اور نوجوان لوگ ہوتے ہیں جن کی تلواروں کے پرتلے لمبے ہیں۔ یعنی وہ جنگ کے لیے پوری طرح تیار ہوتے ہیں۔ ہم نے پیارے نبی کریم ﷺ کی نصرت کی اور انھیں اپنے پاس ٹھہرایا۔ ہمارے پہلے لوگوں نے حق کے قائل جناب محمد ﷺ کی تصدیق کی۔ جب حضور ﷺ کسی قبیلہ کے ساتھ جنگ کرتے تھے تو ہم اپنی تلواروں اور نیزوں کو لے کر آپ ﷺ کے شانہ بشانہ لڑتے تھے۔ قریش کے دن یعنی غزوہ بدر میں جب ہم نے دشمن کے لشکر پر حملہ کیا تو ان کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈالا۔ احد کا دن بھی ان کی رسوائی کا سبب تھا۔ جب ہم انھیں تیز اور مضبوط نیزوں سے ہلاک کر رہے تھے۔ ثقیف کے دن ہم نے ان کے علاقے پر حملہ کیا تو اس وقت ہم عظیم لشکر کی صورت میں تھے۔ اور ہاتھ میں تلواریں لے کر ان کے علاقے کے ارد گرد چکر لگا رہے تھے۔ دشمن اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے بہادر اور جرات مند جوانوں کے ذریعے اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کو قوت عطا فرمائی۔)[94]

ثناء خوانِ رسول ﷺ جناب حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے غزوہ حنین میں انصار کی تعریف بیان کرتے ہوئے ذات رسول ﷺ کے لیے ان کی فداکاری کا ذکر کیا ہے:

نَصَرُوْا نَبِیَّھُمْ وَشَدُّوْا اِزْرَہٗ بِحُنَیْنٍ یَّوْمَ تَوَاکَلَ الْأَبْطَالُ

[94] مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، صفحہ: 398 تا 401، مترجم۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، صفحہ: 371، 372۔ درج بالا اشعار سے قبل سیدنا حسان کے وہ اشعار ہیں، جن میں انھوں نے اولاً محبوبہ اور ثانیاً مناقب انصار بیان کیے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(غزوہ حنین میں انصار نے اپنے نبی جناب محمد ﷺ کی مدد کی اور ان کو بھرپور سہارا دیا جبکہ اس دن بڑے بڑے شہ سوار اور بہادر بھی کمزوری کا شکار ہو گئے تھے۔)[95]

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

لِلّٰہِ دَرُّ عِصَابَۃٍ لَّاقَیْتَھُمْ یَا ابْنَ الْحُقَیْقِ وَاَنْتَ یَا ابْنَ الْاَشْرَفِ

یَسْرُوْنَ بِاللَّیْضِ الرِّقَاقِ اِلَیْکُمْ مَرَحًا کَاُسْدٍ فِیْ عَرِیْنٍ مُّغْرِفِ

حَتّٰی اَتَوْکُمْ فِیْ مَحَلِّ بِلَادِکُمْ مَرَحًا کَاُسْدٍ فِیْ عَرِیْنٍ مُّغْرِفِ

مُسْتَبْصِرِیْنَ لِنَصْرِ دِیْنِ نَبِیِّھِمْ مُسْتَصْغِرِیْنَ بِکُلِّ اَمْرٍ مُّجْحِفِ

(اے ابن حقیق اور ابن اشرف! اس جماعت کے کیا کہنے جس کا تم سے مقابلہ ہوا تھا۔ وہ تیز دھار سفید تلواروں کو لے کر رات کے وقت میں بہت نشاط کے ساتھ چلے تھے۔ اس وقت وہ لمبے بالوں والے شیر کی طرح محسوس ہوتے تھے جو اپنی کچھار میں بیٹھا ہو۔ وہ تمھارے علاقوں میں آئے

---

[95] مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، صفحہ: 425، مترجم۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، صفحہ: 390۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انھوں نے چمکتی تلواروں کے ذریعہ تمھیں موت کا جام پلایا۔ ان کا مقصد اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے دین کی مدد کرنا اور ہر نقصان دہ چیز کا خاتمہ کرنا تھا۔)[96]

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

وَفَوْا يَوْمَ بَدْرٍ لِلرَّسُوْلِ وَفَوْقَهُمْ ظِلَالُ الْمَنَايَا وَالسُّيُوْفُ اللَّوَامِعُ

دَعَا فَأَجَابُوْهُ بِحَقٍّ وَّكُلُّهُمْ مُطِيْعٌ لَّهٗ فِيْ كُلِّ أَمْرٍ وَّسَامِعٌ

فَمَا بَدَّلُوْا حَتّٰى تَوَافَوْا جَمَاعَةً وَّلَا يَقْطَعُ الْأَجَالَ إِلَّا الْمَصَارِعُ

لِأَنَّهُمْ يَرْجُوْنَ مِنْهُ شَفَاعَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ شَافِعٌ

وَذَالِكَ يَا خَيْرَ الْعِبَادِ بَلَاءُنَا وَمَشْهَدُنَا فِي اللّٰهِ وَالْمَوْتُ نَافِعٌ

---

[96] البر قوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، صفحہ: 328، 329۔
مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، صفحہ: 355، 356، مترجم۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، صفحہ: 329) دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، صفحہ: 355، مترجم) پر درج ہے کہ درج بالا اشعار میں سیدنا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے قبیلہ طی کے ابوالحقیق اور کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَنَا الْقَدَمُ الْاُوْلٰی اِلَیْكَ وَخَلْفَنَا لِاَوَّلِنَا فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَابِعٌ

وَنَعْلَمُ اَنَّ الْمُلْكَ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَاَنَّ قَضَاءَ اللّٰهِ لَابُدَّ وَاقِعٌ

(جب ان (میرے دوستوں نفع، نافع بن معلیٰ انصاری اور سعد وغیرہ جو جنگِ بدر میں شہید ہوئے) کے اوپر موت کے سنائے منڈلا رہے تھے اور چمکتی تلواریں چل رہی تھیں اس وقت بھی انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا ہوا عہد وفا کیا۔ انھوں نے آقا ﷺ کی پکار پر لبیک کہا اور وہ سب کے سب حضور ﷺ کے حکم کو سننے والے اور اطاعت کرنے والے تھے۔ انھوں نے بالکل وعدہ خلافی نہیں کی۔ یہاں تک کہ دشمن کی جماعت کے خلاف برسرپیکار ہوگئے۔، کیونکہ وہ رسول ﷺ سے قیامت کے دن شفاعت کی امید کرتے ہیں۔ کہ اس دن انبیاء کے علاوہ کسی کی سفارش کام نہ آئے گی۔ اے لوگوں میں سے سب سے بہترین ذات والے پیغمبر! ﷺ ہماری محنت اور جہاد صرف اور صرف اللہ کے راستے میں ہے۔ اگر اللہ کے لیے نہ لڑیں موت نے تو پھر بھی آنا ہے۔ اللہ نے ہمیں اپنے فضل سے آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سب سے مقدم لکھا اور ہمارے بعد آنے والے اللہ تعالیٰ کی اطاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے آنے والوں تابع ہونگے۔ ہم دل سے اس بات کو مانتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کے فیصلوں نے نافذ ہو کر رہنا ہے۔)[97]

درج بالا اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنھم نے اپنی جانوں کے نذرانے دے کر آپ ﷺ سے کیے ہوئے معاہدوں کو پورا کیا۔ یہ آپ ﷺ کی حقانیت و صداقت کی دلیل ہے۔ قیامت والے دن آپ ﷺ ہی کی سفارش کام آئے گی۔ آپ ﷺ سب سے بہترین ہیں۔ سیدنا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ کے بقول اللہ تعالیٰ کا ان پر یہ فضل ہے کہ اس نے آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سے انھیں سب سے مقدم رکھا۔

نماز اچھی، زکوۃ اچھی، کلمہ اچھا اور حج بھی اچھا
مگر باوجود ان سب کے میں مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں رسول اللہ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے، کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا۔

---

[97] مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، صفحہ: 335، 336، مترجم۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حضرت حسان بن ثابت الانصاری، صفحہ: 310۔ درج بالا اشعار کے علاوہ تین اشعار مزید انھوں نے کہے، جن میں تقدیر کا ہو کر رہنا اور شہدائے بدر پر اظہار غم کیا ہے۔ یہ اشعار بنیادی طور پر انھوں نے شہدائے بدر کے متعلق ہی کہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ کی اطاعت و اتباع کی اہمیت

پیارے رسول کریم ﷺ کے اقوال وحی ہیں

پیارے رسول کریم ﷺ کے اقوال وحی اور واجب الاتباع ہیں کیونکہ آپ ﷺ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے تھے بلکہ آپ ﷺ کا کلام تو صرف وحی الٰہی ہوتا تھا۔ دوسرے الفاظ میں آپ ﷺ کی بات درحقیقت اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اللہ تعالیٰ ہی کی بات ہوتا تھا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى (1) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى (2) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى (3) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (4) عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى (5) ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى (6) (3)}[98]

(قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے (ا) کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے اور نہ ٹیڑھی راہ پر ہے (2) اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ (3) وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔ (4) اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا۔ (5) جو زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔ (6))

خلاصہ تفسیر

"قسم ہے ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے (یعنی کوئی بھی ستارہ ہو اور اس قسم میں مضمون جواب قسم: { مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى} کے ساتھ ایک خاص مناسبت ہے، یعنی جس طرح ستارہ طلوع سے غروب تک اس تمام تر مسافت میں اپنی باقاعدہ رفتار سے ادھر ادھر نہیں ہوا اسی طرح آپ اپنی عمر بھر ضلال و غوایت سے محفوظ ہیں اور نیز اشارہ ہے اس طرف کہ جیسے نجم سے ہدایت ہوتی ہے، اسی طرح آپ سے بھی بوجہ عدم ضلال و عدم غوایت کے ہدایت ہوتی ہے اور چونکہ ستاروں کے وسط سماء میں ہونے کے وقت کسی سمت کا اندازہ نہیں ہوتا، اس لئے اس

---

[98] سورۃ النجم 53 : 1تا6۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت ستارے سے راستہ کا پتہ نہیں لگتا، اس لئے اس میں قید لگائی غروب کے وقت کی اور گو قُرب مِنَ الاُفُق طلوع کے وقت بھی ہوتا ہے لیکن غروب میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس وقت طالبان اہتداء اس کو غنیمت سمجھتے ہیں اس خیال سے کہ اگر استدلال میں ذرا توقف کیا پھر غائب ہو جاوے گا، بخلاف طلوع کے کہ اس میں بے فکری رہتی ہے پس اس میں اس طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ حضور (ﷺ) سے ہدایت حاصل کر لینے کو غنیمت سمجھو اور شوق سے دوڑو، آگے جواب قسم ہے کہ) یہ تمہارے (ہمہ وقت) ساتھ کے (اور سامنے) رہنے والے (پیغمبر جن کے عام احوال و افعال تم کو معلوم ہیں جن سے بشرط انصاف ان کی راستی اور حقانیت پر استدلال کر سکتے ہو یہ پیغمبر) نہ راہ (حق) سے بھٹکے اور نہ غلط راستے ہو لئے (ضلال یہ کہ بالکل راستہ بھول کر کھڑا رہ جاوے اور غوایت یہ کہ غیر راہ کو راہ سمجھ کر غلط سمت میں چلتا رہے کَذَافِی الْخَازن، یعنی تم جو ان کو دعوائے نبوت و دعوت اِلَی الاِسلام میں بے راہ سمجھتے ہو یہ بات نہیں ہے، بلکہ آپ نبی برحق ہیں) اور نہ آپ اپنی نفسیانی خواہش سے باتیں بناتے ہیں (جیسا تم لوگ کہتے ہو اِفْتَرَاہُ بلکہ) ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے (خواہ الفاظ کی بھی وحی ہو جو قرآن کہلاتا ہے خواہ صرف معانی کی ہو جو سنت کہلاتی ہے اور خواہ وحی جزئی ہو یا کسی قاعدہ کلیہ کی وحی ہو، جس سے اجتہاد فرماتے ہوں، پس اس سے نفی اجتہاد کی نہیں ہوتی اور اصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقصود مقام نفی ہے کفار کے اس خیال کی کہ آپ خدا کی طرف غلط بات کی نسبت فرماتے ہیں، آ گے وحی آنے کا واسطہ بتلاتے ہیں کہ) ان کو ایک فرشتہ (اس وحی کی منجانب اللہ) تعلیم کرتا ہے جو بڑا طاقتور ہے (اور وہ اپنی کوشش و محنت سے طاقتور نہیں ہوا بلکہ) پیدائشی طاقتور ہے (جیسا کہ ایک روایت میں خود جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) نے اپنی طاقت کا بیان فرمایا کہ میں نے قوم لوط کی بستیوں کو جڑ سے اکھاڑ کر آسمان کے قریب اس کو لے جا کر چھوڑ دیا (رَوَاہُ فِیْ تَفْسِیْرِ سُوْرَۃِ التَّکْوِیر مِنَ الدُّرِّ الْمَنْثُوْر) مطلب یہ کہ یہ کلام کسی شیطان کے ذریعہ سے آپ تک نہیں پہنچا کہ کاہن ہونے کا احتمال ہو بلکہ فرشتہ کے ذریعہ سے آیا اور شاید شَدِیْدُ الْقُوٰی کا ذکر فرمانے میں یہ مقصود ہو کہ اس کا احتمال بھی نہ کیا جاوے کہ شاید اصل میں فرشتہ ہی لے کر چلا ہو مگر درمیان میں کوئی شیطانی تصرف ہو گیا ہو اس میں اشارہ ہو گیا جواب کی طرف کہ وہ نہایت شَدِیْدُ الْقُویٰ ہیں شیطان کی مجال نہیں کہ ان کے پاس پھٹک سکے۔" [99]

الفاظ واسالیب کی تحقیق اور آیت کی وضاحت

" {وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى } حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اور مجاہد رَحِمَہُ اللہُ نے کہا: {وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى} سے مراد ہے ثریا جب فجر کے

---

[99] عثمانی، مفتی محمد شفیع: معارف القرآن، جلد8، صفحہ 189۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ غروب ہو جائے۔ عرب ثریا کو نجم کہتے ہیں اگرچہ تعداد میں یہ نُجُوْمْ ہیں۔ ایک قول یہ بیان کیا گیا ہے : یہ سات ستارے ہیں ان میں سے چھ ظاہر ہیں اور ایک مخفی ہے جس کے ساتھ لوگ اپنی نظروں کا امتحان کرتے ہیں۔ ۔ ۔ مجاہد رَحِمَہُ اللہُ سے یہ بھی مروی ہے : معنی ہے قسم ہے قرآن کی جب وہ نازل ہوا کیونکہ وہ آیات در آیات نازل ہوتا تھا، یہ فراء کا قول ہے۔ ان سے یہ بھی مروی ہے : مراد تمام ستارے ہیں جب وہ غروب ہوں، یہ حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللہ کا قول ہے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے ستاروں کی قسم اٹھائی جب وہ غائب ہوں۔ لفظ واحد کے ساتھ تعبیر کرنا ممتنع نہیں اس کا معنی جمع کا ہے۔ ۔ ۔ حضرت حسن بصری رَحِمَہُ اللہ نے کہا : نجم سے مراد ستارے ہیں جب قیامت کے روز وہ گریں گے۔ سدی نے کہا : یہاں نجم سے مراد زہرہ ہے کیونکہ عربوں میں سے کچھ لوگ اس کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ایک قول یہ بیان کیا گیا ہے : اس سے مراد وہ ستارے ہیں جن کے ساتھ شیاطین کو رجم کیا جاتا ہے اس کا سبب ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کی ولادت سے قبل ستارے ٹوٹ کر گرے اس وجہ سے بہت سے عرب ڈر گئے وہ اپنے کاہن کے پاس گئے جو نابینا تھے وہ انہیں حادثات کی خبر دیتا تھا لوگوں نے اس سے ستاروں کے ٹوٹنے کے بارے میں پوچھا : اس نے کہا، بارہ برجوں کی طرف دیکھو اگر ان میں سے کوئی ایک ٹوٹ گرے تو یہ دنیا کی تباہی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامت ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ٹوٹے تو دنیا میں کوئی عظیم حادثہ رونما ہوگا اس کا علم حاصل کرو۔ جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی یہی وہ عظیم امر تھا جس کا انہیں احساس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے {وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى} کو نازل فرمایا وہ ستارہ جو گرا وہ اس نبوت کی وجہ سے تھا جو اس وقت رونما ہونے والی تھی۔

ایک قول یہ بیان کیا گیا ہے: مراد اس سے ایسی نباتات ہیں جن کا تنا نہ ہو۔ "ھویٰ" یعنی وہ زمین پر گر گئی۔ جعفر بن محمد علی بن حسین نے کہا: "النجم" سے مراد حضرت محمد ﷺ کی ذات ہے۔ "اِذَا ھَوَی" جب معراج کی رات آپ آسمان سے اترے۔۔۔۔۔۔۔ نجم کا اصل معنی طلوع ہونا ہے یہ جملہ کہا جاتا ہے: "نَجَمَ السِّنُّ" دانت نکل آیا۔ نَجَمَ فُلَانٌ بِبِلَادِ كَذَا "فلاں نے فلاں علاقہ میں بادشاہ کے خلاف بغاوت کی۔" "اَلْھَوی" کا معنی نازل ہونا اور گرنا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے: "ھَوَی یَھْوِیْ ھویا" جس طرح "مَضَی یَمْضِیْ مَضِیًّا" ہے۔۔۔ اصمعی نے کہا: "ہَوَی یَھْوِیْ ھویا" جب بلندی سے پستی کی طرف گرے اسی طرح "اِنْھَوَی فِی السَّیْرِ" ہے جب وہ گزر جائے۔ ھوی اور انھوی دو لغتیں ہیں جن کا معنی ایک ہے۔۔۔ محبت میں کہا جاتا ہے، ھَوَی یَھْوِیْ ھوی جب وہ محبت کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى} یہ جواب قسم ہے، معنی ہے حضرت محمد ﷺ حق سے گمراہ نہ ہوئے اور نہ اس سے پھرے۔ "وَمَا غَوَى"۔ غَیّ رشد کی ضد ہے معنی ہے گمراہ نہ ہوئے۔ ایک قول یہ بیان کیا گیا ہے : آپ نے باطل گفتگو نہ کی۔ ایک قول یہ بیان کیا گیا : جو طلب کیا اس میں خائب و خاسر مراد ہے۔ غوی کا معنی خسارہ ہے۔ مراد ہے جو اپنی طلب میں ناکام رہتا ہے لوگ اس کو ملامت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ {وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى} قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: آپ قرآن اپنی خواہش سے بیان نہیں کرتے۔ یہ تو وحی ہے جو آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے۔

" ایک قول یہ بیان کیا گیا : عَنِ الْهَوى، بِالْهَوَى کے معنی میں ہے،۔۔۔ جو علماء امور میں رسول اللہ ﷺ سے اجتہاد کو جائز نہیں سمجھتے وہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں اس آیت میں یہ دلالت بھی موجود ہے کہ سنت عمل میں نازل شدہ وحی کی طرح ہے۔۔۔ { عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى} حضرت حسن بصری کے علاوہ تمام مفسرین کی رائے یہ ہے کہ " شَدِيدُ الْقُوىٰ " سے مراد حضرت جبریل امین ہیں کیونکہ ان کی رائے ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ "[100]

---

[100] القرطبی، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفی: 671ھ-): الجامع لأحکام القرآن الشہیر بتفسیر القرطبی، جلد 17، صفحہ 82تا85۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان آیات مبارکہ میں اَرکانِ قسم

1- مُقْسِم : اَللہ سُبْحَانَہ وَتَعَالَی ہے۔

2- مُقْسَم بِہ : گرنے والا ستارہ ہے۔

3- مُقْسَم عَلَیْہِ : تمہارے ساتھی (رسولِ کریم ﷺ) نے نہ راہ گم کی ہے اور نہ ٹیڑھی راہ پر ہیں، نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ بلکہ ان کا کلام تو صرف اور صرف وہ وحی ہے جو ان پر ان کے رب کی طرف سے اتاری جاتی ہے۔

4- اَدَاۃِ قَسَم : یہاں واو بطورِ اداۃِ قسم استعمال ہوا ہے۔

(عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ الْكِنْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ﷺ) أَلاَ إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ) [101]

" مقدام بن معدیکرب (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا خبردار بے شک مجھے کتاب اور اس جیسی اور چیز عطا کی گئی ہے۔ خبردار مجھے قرآن اور اس جیسی ایک اور چیز عطا کی گئی ہے۔"

" عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی (ﷺ) سے عرض کی اے اللہ کے رسول (ﷺ) ! جو کچھ میں آپ سے سنتا ہوں لکھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں ! میں نے کہا اے اللہ کے نبی ! آپ کبھی خوش

[101] مسند احمد : باب حدیث المقدام بن معدیکرب، حکمہ صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اور کبھی ناراضگی کی حالت میں۔ آپ نے فرمایا لکھ لیا کرو! کیونکہ میں حق کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا۔" [102]

اللہ نے سورۃ النساء آیت (۱۱۳) میں فرمایا ہے: (وانزل الله عليك الكتاب والحكمة) " اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا ہے" صاحب "فتح البیان" لکھتے ہیں یہ آیت دلیل ہے کہ نبی کریم (ﷺ) کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔[103]

ان آیات کی تفسیر میں مولانا عبد الرحمان کیلانی فرماتے ہیں:

[۳] رسول اللہ (ﷺ) کے اقوال کی شرعی حیثیت اور منکرین حدیث:۔ ان آیات کے اولین مخاطب تو کفار مکہ ہیں۔ مگر یہ آیتیں چونکہ آپ کے اقوال کو وحی اور واجب الاتباع قرار دیتی ہیں لہٰذا منکرین حدیث ان کو مقید بھی کرتے ہیں اور ان کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ مثلاً ایک صاحب نے یوں کہا کہ اگر رسول اللہ (ﷺ) اپنے گھر جاکر اپنی کسی زوجہ سے یہ کہتے کہ ''میرا جوتا لاؤ'' تو کیا یہ بھی وحی ہوتی تھی؟ اور اکثر منکرین اس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کی طرف جو کچھ وحی کی جاتی رہی وہ سب قرآن میں آگئی ہے۔ اسی پر کفار کو اعتراض اور اسی پر آپ (ﷺ) سے ان کا تکرار اور جھگڑا رہتا تھا۔ اور آپ کی قرآن کے علاوہ دوسری

---

[102] رواہ ابو بکر فی مسند البزار: باب ہَذَا مَا حَدَّثَ بِہِ عَبْدُ اللہِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِیِّ (ﷺ) قال البانی اسنادہ حسنٌ)

[103] محمد لقمان سلفی: تیسیر الرحمان لبیان القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتیں جو بحیثیت انسان کے ہیں وہ قابل اتباع نہیں ہیں'' اس طرح یہ حضرات چونکہ تمام ذخیرہ حدیث کو اور آپ (ﷺ) کی سنت کو دین سے خارج اور نا قابل اتباع بلکہ واضح الفاظ میں بے کار ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس پر ذرا تفصیل سے بات کریں گے۔ ان لوگوں کی بنیادی غلطی یہ ہے کہ انہوں نے آپ (ﷺ) کی زندگی کے اقوال کو صرف دو حصوں تقسیم میں کر دیا۔ حالانکہ آپ (ﷺ) اللہ کا رسول ہونے کی حیثیت سے کتاب اللہ کے معلم، مفسر اور شارح بھی تھے اور آپ (ﷺ) نے قرآن کو جو تعلیم، تفسیر اور تشریح فرمائی وہ بھی دین ہی سے متعلق تھی۔ اس طرح آپ (ﷺ) کے اقوال دو کے بجائے تین حصوں میں تقسیم ہوئے۔ پھر آپ (ﷺ) صرف بولتے ہی نہ تھے، کچھ کرتے بھی تھے اور آپ (ﷺ) کے افعال بھی اسی طرح واجب الاتباع تھے جیسے اقوال۔ اس طرح تین کے بجائے اور بھی زیادہ حصے ہوگئے۔ مختصراً آپ (ﷺ) کی زندگی کے درج ذیل پہلو ہمارے سامنے آتے ہیں جن سے معلوم ہو جائے گا کہ دین میں سنت کی کیا ضرورت اور کیا مقام ہے:

ا۔ تشریعی امور: قرآن میں نماز کا حکم تو تقریباً سات سو بار آیا ہے مگر اس کی تفصیل کہیں بھی نہیں کہ اسے کیسے ادا کیا جائے۔ کتنی نمازیں ہوں۔ ان کے صحیح اوقات کیا ہیں۔ ہر نماز میں رکعات کی تعداد کتنی ہے اور اس کی ترکیب کیا ہے؟ اسی طرح حج کیسے ادا کیا جائے، زکوۃ کتنی وصول کی جائے؟ قضایا کا فیصلہ کیونکر کیا جائے۔ ہر قضیہ کے لیے شہادتوں کا نصاب اور طریق کار کیا ہے۔ یا نکاح میں عورت کی رضامندی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حق اور اس کی اہمیت، خلع کا حق، صلح و جنگ کے قواعد کی تفصیلات وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام امور ایسے ہیں کہ انسان سنت یا آپ کے اقوال و افعال سے بے نیاز ہو کر انہیں بجالا ہی نہیں سکتا۔ گویا قرآن کو ماننے اور جاننے کا واحد ذریعہ آپ (ﷺ) کی سنت ہے۔ پھر یہ تمام مندرجہ امور ایسے ہیں جن میں آپ (ﷺ) نے صحابہ سے کبھی مشورہ نہیں کیا حالانکہ آپ (ﷺ) کو مشورہ کا تاکیدی حکم تھا کیونکہ یہ امور انسانی بصیرت سے تعلق نہیں رکھتے۔ عام انسان تو کیا ایک نبی بھی ایسے امور کا فیصلہ کرنے کا مجاز نہیں ہوتا۔ ایسے تمام امور آپ (ﷺ) کو بذریعہ وحی بتائے اور سکھائے جاتے تھے خواہ یہ وحی بذریعہ القاء ہو یا جبرئیل کے بصورت انسان سامنے آکر بتانے کی شکل میں ہو۔ گویا ایسے تمام امور بھی بذریعہ وحی طے پاتے تھے جسے عرف عام میں وحی خفی کہا جاتا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ ایسی تمام تفصیلات قرآن میں مذکور نہیں۔

۲۔ تدبیری امور: ایسے امور میں آپ کو صحابہ سے مشورہ لینے کا حکم دیا گیا تھا۔ مثلاً جنگ کے لیے کون سا مقام مناسب رہے گا، قیدیوں سے کیا سلوک کیا جائے؟ نظام حکومت کو کیسے چلایا جائے گویا ایسے امور ہیں جن کا تعلق انسانی بصیرت سے بھی ہے اور تجربہ سے بھی۔ ایسے امور میں وحی کی ضرورت نہیں ہوتی الا یہ کہ مشورہ کے بعد فیصلہ میں کوئی غلطی رہ جائے۔ ایسی صورت میں اس فیصلہ کی اصلاح بذریعہ وحی کر دی جاتی تھی۔ جیسے جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق مشورہ کے بعد فیصلہ کے متعلق وحی قرآن میں نازل ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اجتہادی امور: سے مراد ایسے دینی امور ہیں جن میں کسی پیش آمدہ مسئلہ کا حل سابقہ وحی کی روشنی میں تلاش کیا جائے۔ گویہ معاملہ ہر ماہر علوم دین کی ذاتی بصیرت سے یکساں تعلق رکھتا ہے تاہم آپ اس کے سب سے زیادہ حقدار تھے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک عورت نے آپ (ﷺ) کے پاس آکر مسئلہ پوچھا کہ میرے باپ پر حج فرض تھا اور مر گیا ہے۔ کیا میں اب اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''بھلا دیکھو! اگر اس کے ذمہ قرض ہوتا تو تم اسے ادا نہ کرتیں؟'' اس عورت نے کہا: ''ضرور کرتی'' تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''تو پھر اللہ اس ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے'' آپ کے ایسے اجتہادات اور استنباطات کی فہرست بھی طویل ہے تاہم اس سلسلہ میں بھی جب کبھی کوئی لغزش ہوئی تو اس کی بذریعہ وحی جلی یا خفی اصلاح کر دی گئی۔

اس کی مثال وہ حدیث ہے جسے سیدنا ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے یوں روایت کیا کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ! بتایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں۔ درآنحالیکہ میں صبر کرنے والا، ثواب کی نیت رکھنے والا، آگے بڑھنے والا، پیٹھ نہ پھیرنے والا ہوں۔ تو کیا اللہ میرے سب گناہ معاف کر دے گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا ''ہاں'' وہ شخص چلا گیا تو آپ (ﷺ) نے اسے پھر آواز دے کر بلایا اور فرمایا ''مگر قرضہ معاف نہ ہوگا۔ جبریل نے ابھی مجھے اس طرح بتایا ہے۔ (مسلم، کتاب الامارۃ، باب ماوعدہ اللہ تعالیٰ للمجاہد فی الجنتہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی سائل کے سوال پر رسول اللہ (ﷺ) نے تو جنت کی بشارت دے دی۔ کیونکہ شہادت ایسا افضل عمل ہے کہ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی شہید جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی وقت وحی بھیج کر اس میں ترمیم فرمادی۔

۴۔ طبعی امور : جس میں انسان کی روز مرہ کی بول چال، خوراک، پوشاک اور دوسرے معاملات آجاتے ہیں اور ان امور کا تعلق تمام لوگوں سے یکساں ہے۔ ایسے امور میں انسان اور ایسے ہی آپ (ﷺ) بھی نسبتاً وحی سے آزاد تھے۔ لیکن وہ کون سا پہلو ہے جس میں وحی نے ایسے معاملات پر پابندی نہ لگائی ہو۔ مثلاً انسان اس بات میں تو آزاد ہے کہ وہ چاہے تو گوشت کھائے چاہے تو سبزی کھائے اور چاہے تو دال کھائے لیکن وہ صرف حلال اور پاکیزہ چیزیں ہی کھا سکتا ہے۔ پھر اسے یہ بھی ہدایت ہے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھے، اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے، اپنے آگے سے کھائے، برتن کو صاف کرے اور بعد میں دعا پڑھے۔ اسی طرح وہ اپنے لباس کے انتخاب کی حد تک تو آزاد ہے لیکن لباس کا ساتر ہونا اور ستر ڈھانکنا ضروری ہے اور عورتوں کے لیے پردہ بھی۔ عورت مردوں جیسا لباس نہ پہنے، نہ مرد عورتوں جیسا لباس پہنیں۔ وہ اپنے اہل خانہ سے گفتگو میں آزاد ہے لیکن اپنی بیوی سے حسن سلوک اور حسن معاشرت کا وہ پابند ہے وہ اپنا کاروبار اختیار کرنے میں آزاد ہے لیکن حرام کاروبار نہیں کر سکتا نہ جائز کاروبار میں ناجائز طریقوں سے مال کما سکتا ہے۔ ناپ تول میں کمی بیشی نہیں کر سکتا۔ کسی دوسرے سے فریب سے مال نہیں بٹور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا۔ نہ ہی سود اور اس کے مختلف طریقوں سے مال اکٹھا کر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ آخر وہ کون سا پہلو ہے جس میں وہ وحی سے بے نیاز ہے۔

ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ تشریعی امور کا انحصار کلیتًا وحی پر ہے اور قرآن میں احکام چونکہ مجملًا مذکور ہوئے ہیں اور ان کا تعلق انسانی بصیرت سے بھی نہیں لہٰذا یہ احکام سنت کے بغیر انجام پا ہی نہیں سکتے۔ باقی تینوں قسم کے امور میں انسان نسبتًا آزاد ہے مگر ان تینوں پہلوؤں پر بھی وحی نے پابندیاں لگائی ہیں اور ہدایات بھی دی ہیں جن میں اکثر کا ذکر قرآن میں نہیں تو پھر آخر سنت نبوی سے انکار کیسے ممکن ہے اور کیسے کہا جاسکتا ہے کہ (وَمَا يَنْطِقُ) کا تعلق صرف قرآن ہی سے ہے؟ اور اس نظریہ کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو شخص سنت کا منکر ہو وہ قرآن کا بھی منکر ہوتا ہے۔[104]

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ مُصْطَبِرٌ كَرِيْمٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ يَنْطِقُ إِذْ يَقُوْلُ

(اللہ کے رسول ﷺ صبر کرنے والے کریم ہیں۔ جب بھی بولتے ہیں اللہ کے حکم کے ساتھ بولتے ہیں۔)[105]

---

[104] مولانا عبد الرحمان کیلانی: تفسیر تیسیر القرآن۔

[105] ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، جلد 3، صفحہ 171۔ القرطبی، محمد بن احمد الأنصاری، الجامع لأحکام القرآن، جلد 4، صفحہ 188۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ کی معاونت الٰہی کی بدولت سربستہ رازوں سے آگاہی

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے کہا:

مُحَمَّدٌ وَّالْعَزِیْزُ اللّٰہِ یُخْبِرُہٗ بِمَا تُکِنُّ سَرِیْرَاتُ الْاَقَاوِیْلُ

(اللہ تعالیٰ جناب محمد ﷺ کو ان چیزوں کے خبر دی دیتا ہے جو
تمھارے دلوں میں سربستہ رازوں کی صورت میں ہے۔)

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو خفیہ رازوں پر بذریعہ وحی مطلع کر دیتا تھا آپ ﷺ کی حیاۃ طیبہ ایسے واقعات سے لبریز ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَفِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ نَتْلُوْ کِتَابَہٗ اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ
یَبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبَہٗ فِرَاشَہٗ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِکِیْنَ الْمَضَاجِعُ
أَتٰی بِالْھُدٰی بَعْدَ الْعَمٰی فَقُلُوْبُنَا بِہٖ مُوْقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ

(اور ہم میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں اور ہم اس کی کتاب تلاوت کرتے ہیں، جب فجر طلوع ہوتی ہے، آپ ﷺ اپنے پہلو کو فراش (بستر) سے علاحدہ رکھتے ہوئے رات گزارتے ہیں جبکہ مشرکین گہری نیند ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہالت کے بعد ہدایت لے کر آئے ہیں۔ پس ہمارے دل اس پر یقین رکھتے ہیں کہ جو بات آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ واقع ہو کر رہتی ہے۔)[106]

ایمان کی بنیادی شرط ظاہراً و باطناً رسول ﷺ کی اطاعت ہے

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو ادہر حکم محمد ہو ادہر گردن جھکائی ہو

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (1)}[107]

(سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نا پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔)

"جو مسلمان آپ کے ارشاد، حکم یا فیصلہ کو بدل و جان قبول کر لینے اور اس کے آگے سر تسلیم خم کر دینے پر آمادہ نہیں ہوتا وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔"[108]

---

[106] ابن کثیر: السیرۃ النبویۃ، جلد 3، صفحہ 488۔

[107] سورۃ النساء 4: 65۔

[108] مولانا عبد الرحمان کیلانی: تفسیر تیسیر القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"علامہ جصاص لکھتے ہیں " یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص اللہ یا اس کے رسول ﷺ کے کسی حکم کو رد کر دے وہ اسلام سے خارج ہے خواہ اس نے شک کی بناپر اس حکم کو رد کیا ہو یا ماننے اور قبول کرنے ہی سے اسے انکار ہو " (احکام القرآن، ج ۲، ص ۲۶۰)[109]

" (سورۃالنساء کی) اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی کریم (ﷺ) کے فیصلہ کو نہ ماننے والا مومن نہیں ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان ایک فیصلہ کو بہ ظاہر مان لیتا ہے' لیکن دل سے قبول نہیں کرتا اس لیے فرمایا کہ وہ آپ کے کیے ہوئے فیصلہ کے خلاف دل میں بھی تنگی نہ پائیں' بعض اوقات ایک عدالت سے فیصلہ کے بعد اس سے اوپر کی عدالت میں اس فیصلہ کے خلاف رٹ کرنے کا اختیار ہوتا ہے جیسے ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں رٹ کی جاسکتی ہے لیکن نبی کریم (ﷺ) کے فیصلہ کرنے کے بعد پھر کسی عدالت میں اس فیصلہ کے خلاف رٹ نہیں کی جاسکتی' اس لیے بعد میں فرمایا اس فیصلہ کو خوشی سے مان لو' اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم (ﷺ) جو فیصلہ کریں وہ خطا سے مامون اور محفوظ بلکہ معصوم ہوتا ہے یہ حکم قیامت تک کے لیے ہے اگر کوئی شخص کتنا ہی عبادت گزار ہو لیکن اس کے دل میں یہ خیال آئے کہ اگر حضور ایسا نہ کرتے اور ایسا کر لیتے تو وہ مومن نہیں رہے گا۔"[110]

---

[109] شمس پیرزادہ: تفسیر دعوت القرآن۔

[110] مولانا غلام رسول سعیدی : تفسیر تبیان القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ایمان کی بنیادی شرط رسول کی اطاعت ظاہراً و باطناً: اس کے بعد اَللہ تَعَالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ اپنے درمیان پیدا ہونے والی تمام نزاعات میں تمہی کو حکم نہ مانیں اور پھر ساتھ ہی ان کے اندر یہ ذہنی تبدیلی نہ واقع ہو جائے کہ وہ تمہارے فیصلے کو بے چون وچرا پورے اطمینانِ قلب کے ساتھ مانیں اور اپنے آپ کو بلا کسی استثنا و تحفظ کے تمہارے حوالے کر دیں۔ رسول کی اطاعت خود خدا کی اطاعت کے ہم معنی ہے اس وجہ سے اس کا حق صرف ظاہری اطاعت سے ادا نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے دل کی اطاعت بھی شرط ہے۔ یہاں "فلا وربک" کی قسم کا موقع و محل بھی ملحوظ رہے۔ اس سے صرف رسول کی ظاہری و باطنی اطاعت کی تاکید ہی مقصود نہیں ہے بلکہ یہ منافقین کی جھوٹی قسم کی، جو آیت : 62 میں مذکور ہے، سچی قسم کے ساتھ تردید بھی ہے۔ پھر وَرَبِّک کے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی ﷺ کے لیے اِلتفات خاص کی جو دل نوازی ہے اس کی بلاغتوں کا اندازہ تو صرف اہل ذوق ہی کر سکتے ہیں، قلم ان کی تعبیر سے قاصر ہے۔"[111]

احکام شرعیہ کے بارے میں دل میں تنگی محسوس ہونا علامت کفر ہے

اسی واسطے حق تعالیٰ نے صرف" یحکموک" (یہ لوگ اپنے جھگڑے کا آپ سے تصفیہ کرائیں) پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اس کے ساتھ ایک تو یہ فرمایا : {ثم لا

[111] اصلاحی، مولانا امین احسن: تدبر قرآن، جلد 2، صفحہ 329۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت} یعنی حضور (ﷺ) کے فیصلے کے بعد اپنے دلوں میں آپ کے فیصلہ سے کوئی تنگی نہ پائیں اور پھر عدم وجدان حرج کا بڑا دعوی بھی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ دوسری بات : " ویسلموا تسلیما " اور پورے طور پر تسلیم کرلیں) بھی فرمائی یعنی علامت تنگی قلب نہ ہونے کی یہ ہے کہ اس پر عمل بھی نہایت مضبوطی سے شروع کردیں ورنہ نرے دعوے سے تو کوئی شخص بھی عاجز نہیں ہے اس لئے اس کی یہ علامت بیان فرمائی یہ حاصل ہے آیت شریفہ کا، اس آیت نے اس کا فیصلہ کردیا کہ ایمان اس وقت تک میسر نہیں ہوتا جب تک کہ احکام شرعیہ کو دل سے نہ مانے اور کسی قسم کی دل میں تنگی نہ ہو اور اس طرح دل سے ماننے کی علامت یہ ہے کہ عمل شروع کردے اور اگر دل میں تنگی ہوئی یا تسلیم نہ کیا تو مومن نہیں (شرط الایمان)۔[112]

پیارے رسول کریم ﷺ کا اصلی مرتبہ

"رسول کا اصلی مرتبہ : اب یہ رسول ﷺ کا صحیح مرتبہ واضح فرمایا کہ رسول صرف مان لینے کے لیے نہیں ہوتا بلکہ وہ اس لیے آتا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ وہ صرف عقیدت ہی کا مرکز نہیں بلکہ اطاعت کا مرکز بھی ہوتا ہے اس کی حیثیت صرف ایک واعظ و ناصح ہی کی نہیں بلکہ ایک اجب الاطاعت ہادی کی بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اذن کے تحت اس کو اس لیے مامور فرماتا ہے کہ لوگ جملہ معاملات

[112] مولانا اشرف علی تھانوی: اشرف التفاسیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس کے احکام کی اطاعت کریں۔ اس لیے کہ اس کی اطاعت ہی بالواسطہ خدا کی اطاعت ہے۔ جو لوگ رسول کو ماننے کا دعوی کرتے ہیں لیکن اس کے سیاسی اقتدار کو تسلیم نہیں کرتے یا اس سے اپنے آپ کو آزاد رکھنا چاہتے ہیں، ان کا دعوائے ایمان جھوٹا ہے۔

یہاں "باذن اللہ" کی قید اس حقیقت کو ظاہر کر رہی ہے کہ اصل حاکمیت اللہ ہی کی ہے لیکن اپنے اذن سے اپنے رسول کو یہ منصب بخشا ہے کہ وہ لوگوں کو اس کے امر و نہی سے آگاہ فرمائے اور اس مقصد کے لیے وہ اس کو غلطی اور خطا سے محفوظ فرماتا ہے اس وجہ سے رسول، خدا کی قانونی و تشریعی حاکمیت کا مظہر ہوتا ہے اور اس پر ایمان اور ساتھ ہی اس کی بے چون و چرا اطاعت، خدا پر ایمان اور خدا کی اطاعت کے ہم معنی بن جاتی ہے۔

رسول، خدا کی تشریعی حاکمیت کا مظہر ہے: ظاہر ہے کہ جب رسول، خدا کی حاکمیتِ قانونی و تشریعی کا مظہر ہے تو اس امر کی کوئی گنجائش کسی صاحبِ ایمان کے لیے باقی نہیں رہ جاتی کہ وہ رسول کی عدالت کو چھوڑ کر اپنے کسی معاملے کو فیصلہ کے لیے طاغوت کی عدالت میں لے جائے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ اپنی جان پر بہت بڑا ظلم ڈھاتا ہے اس لیے کہ فی الحقیقت یہ چیز خدا کی حاکمیت کا انکار اور بالواسطہ شرک اور کفر کا ارتکاب ہے۔ چنانچہ ان منافقین سے متعلق، جو اپنے معاملات یہود کی عدالتوں میں لے جاتے تھے، فرمایا کہ جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا ان کے لیے اس کی اصلاح اور اس کے عواقب سے نجات کی واحد شکل یہ تھی کہ وہ رسول کی خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کرتے، خدا سے مغفرت کے طالب ہوتے اور رسول بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کے ذریعہ سے ان کی سفارش کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا اور ان پر رحم فرماتا۔ اس کے سوا اس کی تلافی کی کوئی اور شکل نہیں۔"[113]

"{فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً} أَقْسَمَ سُبْحَانَهُ بِنَفْسِهِ الْمُقَدَّسَةِ قَسَمًا مُؤَكَّدًا بِالنَّفْيِ قَبْلَهُ عَلَى عَدَمِ إِيمَانِ الْخَلْقِ حَتَّى يُحَكِّمُوا رَسُولَهُ فِي كُلِّ مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ مِّنَ الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ وَأَحْكَامِ الشَّرْعِ وَأَحْكَامِ الْمَعَادِ وَسَائِرِ الصِّفَاتِ وَغَيْرِهَا وَلَمْ يُثْبِتْ لَهُمُ الْإِيمَانَ بِمُجَرَّدِ هَذَا التَّحْكِيمِ حَتَّى يَنْتَفِيَ عَنْهُمُ الْحَرَجُ وَهُوَ ضِيقُ الصَّدْرِ وَتَنْشَرِحَ صُدُورُهُمْ لِحُكْمِهِ كُلَّ الْانْشِرَاحِ وَتَنْفَسِحَ لَهُ كُلَّ الْانْفِسَاحِ وَتَقْبَلَهُ كُلَّ الْقَبُولِ وَلَمْ يُثْبِتْ لَهُمُ الْإِيمَانَ بِذَلِكَ أَيْضًا حَتَّى يَنْضَافَ إِلَيْهِ مُقَابِلَة حِكْمَة بِالرِّضَى وَالتَّسْلِيمِ وَعَدَمِ الْمُنَازَعَةِ وَانْتِفَاءِ الْمُعَارَضَةِ وَالْاعْتِرَاضِ۔ فَهُنَا قَدْ يُحَكِّمُ الرَّجُلُ غَيْرَهُ وَعِنْدَهُ حَرَجٌ مِّنْ حُكْمِهِ وَلَا يَلْزَمُ مِنَ انْتِفَاءِ الْحَرَجِ الرِّضَا وَالتَّسْلِيمُ وَالْانْقِيَادُ إِذْ قَدْ يُحَكِّمُهُ وَيَنْتَفِي الْحَرَجُ عَنْهُ فِي تَحْكِيمِهِ وَلَكِنْ لَّا يَنْقَادُ قَلْبُهُ وَلَا يَرْضَى كُلَّ الرِّضَى

---

[113] اصلاحی، مولانا امین احسن: تدبر قرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِحُكْمِهِ وَالتَّسْلِيْمُ أَخَصُّ مِنَ انْتِفَاءِ الْحَرَجِ فَالْحَرَجُ مَانِعٌ وَّالتَّسْلِيْمُ أَمْرٌ وُّجُوْدِيٌّ وَّلَا يَلْزَمُ مِنَ انْتِفَاءِ حُصُوْلِهِ بِمُجَرَّدِ اِنْتِفَائِهِ إِذْ قَدْ يَنْتَفِيَ الْحَرَجُ وَيَبْقَى الْقَلْبُ فَارِغًا مِّنَ الرِّضَى بِهِ وَّالتَّسْلِيْمِ لَهُ فَتَأَمَّلْهُ.(1)"[114]

(سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نا پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔ اللہ تعالی نے اس سے قبل لائے نفی بہ طور تاکید لا کر اپنے نفس مُقَدَّسَہ کی قسم کھائی کہ یہ لوگ جب تک اصول و فروع، احکام شریعت، احکام معاد، اور دوسری صفات وغیرہ میں اللہ کے رسول ﷺ کو حکم اور فیصل نہیں بناتے اس وقت تک یہ مومن نہیں ہو سکتے یاد رہے کہ خالی تحکیم سے ہی یہ لوگ ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک آپ کے فیصلہ سے ان لوگوں کا صدر ضیق اور تنگی محسوس نا کرے اور انشراح صدر سے اسے کھلے دل سے بہ خوشی قبول نا کرے اور اس سے ان کے قلوب خوش، راضی

---

[114] ابن القیم، محمد بن ابو بکر بن ایوب بن سعد، شمس الدین، الجوزیہ (المتوفی: 751ھ-): التبیان فی إقسام القرآن، جلد 1، صفحہ 430،431، المحقق: محمد حامد الفقی، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے ساتھ ساتھ جزبز، نالاں اور ناخوش نا ہوں۔ پس بعض اوقات آدمی اپنے علاوہ کسی اور کو ثالث و فیصل بناتا ہے اور اس کے فیصلے سے اس کو حرج محسوس ہوتا ہے فقدان حرج سے رضا و تسلیم اور فرمانبرداری لازم نہیں آتی کیونکہ بعض اوقات انسان فیصلہ کرتا ہے اور اس کے فیصلے میں کوئی حرج نہیں ہوتا لیکن اس کا دل اس سے خوش نہیں ہوتا اور نا ہی اس فیصلے سے راضی ہوتا ہے۔ تسلیم انتفائے حرج سے اخص ہے پس حرج مانع ہے اور تسلیم امر وجودی ہے لہٰذا اس (حرج) کے انتفاء کے حصول سے اس (تسلیم و رضا کا حصول لازم نہیں آتا) اس لیے کہ بعض اوقات حرج ناپید ہوتا ہے لیکن پھر بھی دل رضاء و تسلیم سے خالی ہوتا ہے پس تم اس پر غور کرو۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ کا ادب واحترام

اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی کرنے کی ممانعت

" دین کے معاملے میں اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہ کرو نہ اپنی سمجھ اور رائے کو ترجیح دو، بلکہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔ اپنی طرف سے دین میں اضافہ یا بدعات کی ایجاد، اللہ اور رسول (ﷺ) سے آگے بڑھنے کی ناپاک جسارت ہے جو کسی بھی صاحب ایمان کے لائق نہیں۔ اسی طرح کوئی فتوی قرآن و حدیث میں غور و فکر کے بغیر نہ دیا جائے۔ مومن کی شان تو اللہ و رسول (ﷺ) کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ہے نہ کہ ان کے مقابلے میں اپنی بات پر یا کسی امام کی رائے پر اڑے رہنا۔ "[115]

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار　　مت دیکھ کسی کا قول و قرار

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ}

(اے ایمان والے لوگو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھو (ا) اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔)

---

[115] مولانا صلاح الدین یوسف: احسن البیان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"سو اس آیت کریمہ سے اس اہم اور بنیادی حقیقت کو واضح فرما دیا گیا کہ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسول کے آگے کبھی پیش قدمی نہ کرے۔ نہ کبھی ان کے سامنے اپنی رائے پیش کرنے میں پہل کرے، اور نہ کبھی اپنی کسی رائے کو ان کے کسی حکم وارشاد پر مقدم سمجھے، اور نہ ہی کبھی ان کی ہدایت و تعلیمات سے آزاد اور لاپرواہ ہو کر اپنے فیصلے آزادانہ طور پر خود کرے، کہ یہ سب باتیں تقاضاء ایمان کے خلاف ہیں کیونکہ ایمان کا اصل اور حقیقی تقاضا یہی ہے کہ انسان زندگی کے ہر معاملے میں اللہ اور اس کے رسول کے ہر حکم وارشاد کی صدق دل سے اطاعت و اتباع اور فرمانبرداری و پیروی کرے، اور اللہ تعالیٰ کی ہدایات و تعلیمات کتاب اللہ کی شکل میں اور اس کے رسول کے ارشادات سنت نبوی کی صورت میں اپنی اصلی اور حقیقی صورت میں آج بھی موجود ہیں، اور قیامت تک موجود رہیں گے، پس ان کی اطاعت واتباع ہر مسلمان کے ذمے لازم اور اس کے ایمان کا تقاضا ہے، اور یہ اصولی ہدایت مسلمانوں کے تمام ہی معاملات پر حاوی اور ان پر محیط و مشتمل ہے اس سے نہ مسلمانوں کا کوئی فرد آزاد اور مستثنیٰ ہو سکتا ہے، اور نہ ہی ان کی کوئی حکومت اور عدالت و پارلیمنٹ، کہ یہ ان کے ایمان و عقیدہ کا لازمی اور بدیہی تقاضا ہے، سو اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دین وایمان کا تقاضا کیا ہے، اور آج کے مسلمان کا عمل اور سلوک کیا گیا ہے؟ دین حنیف کے کتنے ہی صریح احکام ہیں جن کی علی الاعلان خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ اور کتنے ہی بدبخت ایسے ہیں جو اپنی اہواو اغراض پر مبنی خود ساختہ فلسفوں اور اپنی شخصی آراء کو دین متین کے صریح احکام پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدم سمجھتے ہیں، اور اس کے لئے وہ طرح طرح کی منطق بگھارتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے احکام و ارشادات کی اس طرح کھلی اور اعلانیہ مخالفت اور پھر دعوی ہے ایمان و اسلام اور اطاعت و فرمانبرداری کا ؟ مجھے تو بتا سہی کہ پھر کافری اور کیا ہے؟ فالی اللہ المشتکیٰ اور آیت کریمہ کے آخر میں بطور تنبیہ وتذکیر اس حقیقت سے آگہی بخشی گئی ہے کہ تم لوگ اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ تمہارا معاملہ اس اللہ کے ساتھ ہے جو تمہاری ہر بات کو سنتا، اور تمہارے ظاہر و باطن کو ایک برابر اور پوری طرح جانتا ہے، اس سے نہ تمہارا کوئی عمل مخفی و مستور رہ سکتا ہے، اور نہ اسکے وہ باطنی محرکات جو تمہارے اندر کارفرما ہیں، پس تم لوگوں کو اپنے کئے کرائے کا بھگتان آخر کار، اور بہر حال بھگتنا ہوگا، والعیاذ باللہ العظیم "[116]

اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی کرنے کی ممانعت کا ذکر و بیان :

سو ارشاد فرمایا گیا اور ایمان والوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا گیا کہ " تم لوگ اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہیں بڑھنا "۔ یعنی ان کا حکم ملنے سے پہلے تم اپنی رائے اور اپنی مرضی سے کوئی حکم از خود طے نہ کیا کرو۔ پس تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تمہارا کوئی حکم قرآن و سنت کے خلاف نہ ہو۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس کے بعد اس کے رسول کی سنت اور پھر قرآن و سنت کی روشنی میں اجتہاد، جیسا کہ سنن ترمذی، سنن ابو داؤد، اور سنن ابن ماجہ وغیرہ میں حضرت معاذ بن

---

[116] مولانا اسحاق مدنی: تفسیر مدنی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبل (رضی اللہ عنہ) والی حدیث میں تصریح ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی کتاب سے، پھر اس کے رسول کی سنت سے، حکم معلوم کیا جائے۔ اور اس کے بعد قیاس و اجتہاد سے کام لیا جائے۔ نیز الفاظ کے عموم کے مطابق آنحضرت (ﷺ) کی حیات طیبہ کے دوران ان کے سامنے کسی بھی طرح کی پیش قدمی نہ کی جائے۔ جیسا کہ صحابہ کرام کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی بات چیت میں، اپنے چلنے پھرنے میں، اپنے کھانے پینے میں، غرضیکہ کسی بھی کام میں اور کسی بھی حال میں آنحضرت (ﷺ) سے پہل نہیں کرتے تھے کہ یہ تقاضائے ادب و احترام کے خلاف ہے۔ اور آپ (ﷺ) کے انتقال و وصال کے بعد اب قیامت تک کے لئے کتاب اللہ اور سنت رسول (ﷺ) کی طرف رجوع کیا جائے کہ اللہ پاک سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول صادق و مصدوق (ﷺ)۔ کی مرضی و خوشنودی جاننے کے لئے اب یہی دو ماخذ ہیں جو قیامت تک باقی و برقرار رہیں گے۔ اور اگر کسی چیز کے بارے میں خود علم نہ ہو تو حضرات اہل علم سے پوچھا جائے اور ان کی طرف رجوع کیا جائے۔ [روح، قرطبیؒ، مراغی اور ابن کثیر وغیرہ]۔ " بین یدی اللّٰہ رسولہ "۔ کے الفاظ سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا معاملہ الگ نہیں بلکہ ایک ہی ہے۔ پس رسول کی بات پر اپنی بات کو مقدم کرنا اللہ کی بات پر اپنی بات مقدم کرنا ہے۔ والعیاذ باللّٰہ۔ اور پھر معاملے کا تعلق چونکہ بندے کے دین و ایمان، اور اس کے قلب و باطن سے ہے، جس کا علم بندے کو خود ہوتا ہے یا پھر اس کے خالق و مالک کو جو کہ دلوں کے بھید جانتا ہے، اس لئے " واتقوا اللّٰہ " کے حکم و ارشاد سے اس بارے تنبیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تذکیر فرمائی گئی کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، اور اس کے ساتھ اپنا معاملہ صحیح رکھنے کی فکر و کوشش کیا کرو، بیشک اللہ ہر کسی کی سنتا، سب کچھ جانتا ہے۔ پس مومن کا کام تقدم و پیش قدمی نہیں اطاعت و اتباع ہے۔ و باللّٰہ التوفیق لمایحب ویرید، وعلی مایحب ویرید، بکل حال من الاحوال، وفی کل موطن من المواطن فی الحیاۃ۔

اسلامی ریاست کے آئین کی بنیاد

{یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ}

(اے اہلِ ایمان مت آگے بڑھو اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا' سب کچھ جاننے والا ہے۔)

یہ آیت گویا اسلامی ریاست کے آئین کی بنیاد ہے۔ اسلامی ریاست کے آئین کی پہلی شق یہ ہے کہ حاکمیت اللہ کی ہے اور اقتدارِ مطلق کا مالک صرف اکیلا وہ ہے۔ اس نظری و اعتقادی حقیقت کی تعمیل و تنفیذ کا طریقہ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ یعنی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے جو حدود قائم کردی ہیں ان حدود سے کسی بھی معاملے میں تجاوز نہیں ہوگا۔ اس آیت کے مفہوم کو پاکستان کے ہر دستور میں ان الفاظ کے ساتھ شامل رکھا گیا ہے: No Legislation will be done repugnant to the Quran and the Sunnah۔ یہ شق گویا اسلامی ریاست کے آئین کے لیے اصل الاصول کا درجہ رکھتی ہے۔ چنانچہ آئین پاکستان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس شق کے شامل ہونے سے اصولی طور پر تو پاکستان ایک اسلامی ریاست بن گیا' لیکن عملی طور پر اس "ذمہ داری" سے جان چھڑانے کے لیے کمال یہ دکھایا گیا کہ ان الفاظ کے ساتھ ایک ہاتھ سے آئین کے اندر اسلام داخل کر کے دوسرے ہاتھ سے نکال لیا گیا۔ آئین پاکستان کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کے مقصد کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل (Islamic Ideological Council) تشکیل دی گئی اور اسے بظاہر یہ اہم اور مقدس فریضہ سونپا گیا کہ وہ پارلیمنٹ کی "قانون سازی" پر گہری نظر رکھے گی اور اس ضمن میں کسی کوتاہی اور غلطی کی صورت میں حکومت کو رپورٹ پیش کرے گی۔ یہاں تک تو معاملہ ٹھیک تھا' لیکن اس میں منافقت یہ برتی گئی کہ آئین کی رو سے حکومت کو نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کرنے کا پابند نہیں کیا گیا۔ چنانچہ کونسل نے اقتصادیات اور غیر سودی بینکاری کے حوالے سے بہت مفید سفارشات مرتب کی ہیں۔ بہت سے دوسرے معاملات میں بھی تحقیقاتی رپوٹیں حکومتوں کو بھجوائی ہیں۔ کونسل کی سفارشات جمع ہوتے ہوتے الماریاں بھر گئیں' لیکن کسی حکومت نے ان میں سے کسی ایک سفارش کو بھی تنفیذ کے حوالے سے لائق اعتناء نہ سمجھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کونسل کی تمام تحقیقات اور سفارشات کلی طور پر لاحاصل مشق (exercise in futility) ثابت ہوئیں۔

بہر حال زیر مطالعہ آیت کی رو سے جب کسی ریاست کے آئین میں مذکورہ شق شامل کرلی جائے گی تو اصولی طور پر وہ ریاست اسلامی ریاست بن جائے گی۔ اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعداس ریاست کے قانون ساز ادارے کو چاہے پارلیمنٹ کہیں' مجلس ملی کہیں یا کانگرس کا نام دیں' اس کی قانون سازی کا دائرۂ اختیار (legislative authority) قرآن وسنت کی بالادستی کے باعث محدود ہو جائے گا۔ یعنی اس " قدغن" کے بعد وہ مقنّنہ اپنے ملک کے لیے صرف قرآن و سنت کے دائرے کے اندر رہ کر ہی قانون سازی کر سکے گی۔ اس دائرے کے اندر جو قانون سازی کی جائے گی وہ جائز اور مباح ہو گی اور اس دائرے کی حدود سے متجاوز ہوتا ہوا کوئی بھی قانون ناجائز اور ممنوع قرار پائے گا' چاہے اس قانون کو مقنّنہ کے تمام ارکان ہی کی حمایت حاصل کیوں نہ ہو۔ اسلامی مقنّنہ کی اس " محدودیت" کو اس مثال سے سمجھیں کہ کسی دعوت میں بلائے گئے مہمانوں کی تواضع روح افزا شربت سے کی جائے' سیون اَپ سے یا دودھ سوڈا وغیرہ سے' اس بارے میں فیصلہ تو کثرتِ رائے سے کیا جا سکتا ہے' لیکن تمام میزبان اپنے سو فیصد ووٹوں سے بھی مہمانوں کو کوئی ایسا مشروب پلانے کا فیصلہ نہیں کر سکتے جس کا پینا قرآن و سنت میں ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔ اس نکتے کو رسول اللہ (ﷺ) نے اس مثال کے ذریعے نہایت عمدگی سے واضح فرمایا ہے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا : (مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ آخِيَّتِهٖ، يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى آخِيَّتِهٖ...) (۱) یعنی " مؤمن کی مثال اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو اپنے کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ وہ گھومنے پھرنے کے بعد پھر اپنے کھونٹے پر واپس لوٹ آتا ہے..." ظاہر ہے مؤمن تو وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ان کے احکام کو مانتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے احکام کے کھونٹے سے بندھ چکا ہے' اب وہ اس کھونٹے کے گردا گرد ایک دائرے میں اپنی مرضی سے چرچگ سکتا ہے' لیکن اس دائرے کی حدود کا تعین اس کھونٹے کی رسی (حدود اللہ) کے اندر موجود گنجائش کی بنیاد پر ہی ہو گا۔ "[117]

سورۃ الحجرات کی اس آیت {لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ} کے معانی کا خلاصہ

... مفسرین نے "لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" کے کئی معانی ذکر کیے ہیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ا۔ نبی (ﷺ) کے مقام و احترام کا تقاضا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھا جائے۔ اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھنے کا پہلا معنٰی یہ ہے کہ جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا ہے اسے اپنے لیے کافی اور شافی سمجھا جائے۔

۲۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے بتلائے ہوئے طریقے کو کافی نہیں سمجھتے اور ثواب کی غرض سے اپنی طرف سے اضافے کرتے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھ جاتیہیں۔

۳۔ اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات اور طریقے میں نقص نکالنا اور اس کے مقابلے میں اپنی سوچ کو مقدم جاننا، یہ اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنا ہے۔

---

[117] ڈاکٹر اسرار احمد: تفسیر بیان القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ جان بوجھ کر اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنا۔

۵۔ قرآن و سنت سے مسئلہ ثابت ہو جانے کے باوجود اپنی فقہ کے مطابق عمل کرنا اور اسے مقدم سمجھنا۔

۶۔ اللہ اور اس کے رسول کے بتلائے ہوئے قانوں اور ضابطوں کو نافذ کرنے کی بجائے اپنی مرضی یا پارلیمنٹ کے فیصلے کو ترجیح دینا۔ حقیقت میں یہی اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنا ہے جس کی کسی اعتبار سے بھی اجازت نہیں ہے۔ اس لیے آیت کے آخر میں اس حقیقت کو انتباہ کے طور پر فرمایا ہے کہ " اللہ " ہر بات سننے والا اور ہر کسی کی نیت و عمل کو جاننے والا ہے۔

" حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بیان فرماتے ہیں تین آدمیوں کا وفد نبی کریم (ﷺ) کی ازواج (رضی اللہ عنھن) کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی عبادت کے بارے میں سوال کرتا ہے۔ جب ان کو آپ کی عبادت کے بارے میں بتلایا گیا تو انہوں نے اس کو اپنے لئے معمولی سمجھا۔ وہ کہنے لگے ہم نبی اکرم (ﷺ) کے مرتبہ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرا کہنے لگا کہ میں زندگی بھر روزہ رکھوں گا۔ تیسرا کہتا ہے کہ میں کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ جب نبی کریم (ﷺ) ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا کیا تم نے اس طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اور اس سے ڈرنے والا ہوں میں روزہ رکھتا ہوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑتا بھی ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، میں نے عورتوں سے نکاح بھی کر رکھا ہے۔ پس جس نے میرے طریقے سے انحراف کیا اس کا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔[118]

{وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا}[119]

(رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔)

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو (رضی اللہ عنہ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ (ﷺ) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ"[120]

(حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: آدمی جب تک اپنی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ کر دے اس وقت تک وہ ایمان والا نہیں ہو سکتا۔)

"اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔"[121]

"اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"[122]

---

[118] صحیح البخاری: باب التَّرغِیبُ فِی النِّکَاح۔

[119] سورۃ الحشر: 7۔

[120] مشکوٰۃ: باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

[121] سورۃ الانفال: 46۔

[122] سورۃ آل عمران: 132۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔"[123]

"اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور نافرمانی سے بچو۔"[124]

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور صاحب امر کی اطاعت کرو۔"[125]

حصول محبت الٰہی کا واحد ذریعہ اتباع رسول ﷺ ہے

{قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (31)}

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ إِنَّ المُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ

یعنی اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اپنے محبوب کی اطاعت میں سرگرم ہوتا۔ کیونکہ محب تو ہمیشہ اپنے محبوب کا مطیع ہوا کرتا ہے۔

"اس آیت کے مخاطب صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اہل کتاب، کفار و مشرکین اور عامۃ الناس ہیں کیونکہ تقریباً سب کے سب اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے اور اس کا دم بھرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرما دی کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو پھر اس کی صورت صرف یہی ہے کہ تم رسول اللہ (ﷺ) کی پیروی کرنے لگ جاؤ

---

[123] سورۃ محمد: 33۔

[124] سورۃ المائدۃ: 92۔

[125] سورۃ النساء: 59۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چہ جائیکہ تم اللہ سے محبت رکھو۔ اللہ تعالیٰ خود تم سے محبت کرنے لگے گا۔ نیز اس آیت میں مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ یہ ہے کہ جس خوبصورت انداز سے اس آیت میں اتباع سنت پر زور دیا گیا ہے۔ شاید اس سے زیادہ ممکن بھی نہ تھا۔ اتباع کے مفہوم میں اطاعت کی نسبت بہت زیادہ وسعت ہے۔ اطاعت صرف اوامر و نواہی میں ہوتی ہے۔ جبکہ اتباع یہ ہے کہ جیسے تم رسول اللہ (ﷺ) کو کرتے دیکھو ویسے ہی تم بھی کرنے لگ جاؤ جس بات کو وہ پسند کریں اسے تم بھی پسند کرو اور جس بات سے نفرت کریں اس سے تم بھی نفرت کرو۔ کیونکہ وہ تمہارے لیے اسوہ حسنہ ہیں اور تیسرا سبق اس آیت سے یہ ملتا ہے کہ مسلمانوں کو بدعات سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہئے، کیونکہ بدعت سنت کی عین ضد ہے اور بدعت کی عام فہم تعریف یہ ہے کہ وہ ایسا نیا کام دین میں شامل کرنا جس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو نیز وہ کام آپ کے بعد دین کا حصہ اور ثواب سمجھ کر بجالایا جائے وہ مردود ہے اور بدعات کو رواج دینے والا شخص تو شدید مجرم ہے کیونکہ اس کی موت کے بعد بھی اس بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے گناہ کا حصہ رسدی اس کے نامہ اعمال میں جمع ہوتا رہتا ہے اور وہ شدید مجرم اس لحاظ سے بھی ہے کہ وہ اپنے آپ کو شارع کے مقام پر سمجھتا ہے اور اپنے وضع کردہ نئے کام کو دین کا حصہ بنا کر دین کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ دین رسول اللہ (ﷺ) کی زندگی میں ہی مکمل ہو چکا تھا۔"[126]

---

[126] مولانا عبدالرحمان کیلانی: تفسیر تیسیر القرآن [۳۳]۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ان دونوں آیتوں میں بعض باتیں خاص طور پر ملحوظ رکھنے کی ہیں۔ ایک یہ کہ ان دونوں کا لب و لہجہ الگ الگ ہے۔ پہلی آیت میں شفقت ہے اور دوسری میں تنبیہ بلکہ تہدید۔ گویا درشتی و نرمی بہم دربہ است۔ دوسری یہ کہ ایمان کی اصل روح اللہ کی محبت ہے اور اس محبت کے لیے یہ شرط ہے کہ اس کے ساتھ کوئی ایسی محبت جمع نہ ہونے پائے جو اس کے ضد ہو۔ تیسری یہ کہ اللہ سے محبت کرنے کا واحد راستہ رسول کی پیروی ہے، اس سے ہٹ کر جو راستے نکالے گئے ہیں وہ سب بدعت و ضلالت ہیں۔ چوتھی یہ کہ خدا کی محبوبیت کا راستہ بھی رسول کی پیروی ہی ہے۔ اگر کسی شخص کی زندگی رسول کی سنت سے منحرف ہو اور وہ اس زعم میں مبتلا ہو کہ وہ خدا کا محبوب ہے یا دوسرے اس کو محبوب خدا سمجھیں تو یہ بالکل خطب ہے۔ پانچویں یہ کہ دین کا کم سے کم مطالبہ اللہ و رسول کی اطاعت ہے۔ اگر کوئی شخص یہ مطالبہ پورا کرنے سے اعراض اختیار کرتا ہے تو اس کا شمار دین کے منکروں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت نہیں رکھتا۔[127]

حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: "اگر موسیٰ تمہارے سامنے زندہ ہوتے تو میری اتباع کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی امر جائز نہ ہوتا۔"[128]

---

[127] مولانا امین احسن اصلاحی: تدبر قرآن۔

[128] مسند احمد جلد 3 صفحہ 338 مطبوعہ بیروت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر بھی سیدنا محمد (ﷺ) کی اتباع واجب ہے تو جو لوگ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف منسوب اور ان کے امتی ہیں ان پر تو سیدنا محمد (ﷺ) کی اتباع بطریق اولی واجب ہوگی۔ اسی طرح جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا آسمان سے نزول ہوگا تو وہ بھی آپ کی شریعت کی اتباع کریں گے' امام بخاری نے روایت کیا ہے: حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: "اس وقت تمہارا کیا مرتبہ ہوگا جب تم میں ابن مریم کا نزول ہوگا اور امام تم میں سے ہوگا۔"[129]

اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی ہمارے نبی سیدنا محمد (ﷺ) کی اتباع کریں گے تو ان کی ملت کے پیروکاروں پر بہ طریق اولی واجب ہے کہ وہ ہمارے رسول سیدنا محمد (ﷺ) کی پیروی کریں۔

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا یہ گل نہ ہوتا تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا

نقش ہستی پہ یہ غنچے بھی پریشان ہوتے رخت بر دوش پہ سب دست و گریبان ہوتے

بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا نہ دشت و جبل توحید کے حدی خواں ہوتے

---

[129] صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ 450 مطبوعہ کراچی' ۱۳۸۱ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے

حصول وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پر پہنچے

محبت کا معنی اور اللہ اور رسول کی محبت کی تحقیق:

"انسان جس چیز انسان جس چیز کو اپنے گمان کے مطابق اچھا گمان کرے اس چیز کے ارادہ کرنے کو محبت کہتے ہیں' اس کی تین صورتیں ہیں۔ انسان لذت کی وجہ سے محبت کرتا ہے جیسے انسان عمدہ کھانوں اور حسین عورتوں سے محبت کرتا ہے' اور کبھی انسان نفع کی وجہ سے محبت کرتا ہے جیسے انسان اطباء اور حکماء سے محبت کرتا ہے اور کبھی انسان فضل اور کمال کی وجہ سے محبت کرتا ہے جیسے انسان علماء اور اولیاء اللہ سے محبت کرتا ہے' بہادروں اور سخیوں سے محبت کرتا ہے' ملک اور قوم کے لئے نمایاں کام کرنے والے سے محبت کرتا ہے۔ کبھی ایک چیز کو دوسری چیز پر ترجیح دینے کو بھی محبت کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

{الذین یستحبون الحیاۃ الدنیا علی الاخرۃ} (ابراھیم: ۳)

(جو لوگ دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ جو بندہ سے محبت کرتا ہے اس کا معنی ہے وہ ان پر انعام واکرام کرتا ہے اور اس کو اپنی رحمت اور مغفرت سے نوازتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{واللہ یحب المحسنین} (آل عمران : ۱۳۴)

(اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (یعنی ان کو ثواب عطا فرماتا ہے۔)

اور جو بندہ اللہ سے محبت کرتا ہے اس کا معنی ہے بندہ اللہ کے رب اور اس کی رضا کا طالب ہے "[130]

علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبیؒ متوفی ۶۶۸ھ لکھتے ہیں :

ابن عرفہ نے کہا اہل عرب کے نزدیک کسی شے کے ارادہ اور اس کے قصد کو محبت کہتے ہیں' ازہری نے کہا اور اس کے رسول کی محبت کا معنی یہ ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے اور ان کے احکام پر عمل کیا جائے' اور اللہ تعالیٰ کی بندہ سے محبت کا معنی یہ ہے کہ وہ اس کو اپنی مغفرت سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ " بیشک وہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔" اس کا معنی یہ ہے کہ وہ کافروں کو نہیں بخشے گا۔ سہل بن عبداللہ نے کہا اللہ سے محبت کی علامت قرآن سے محبت کرنا ہے اور قرآن سے محبت کی علامت نبی کریم (ﷺ) سے محبت کرنا ہے اور نبی کریم (ﷺ) سے محبت کی علامت سنت سے محبت کرنا ہے اور ان سب سے محبت کی علامت آخرت سے محبت کرنا ہے اور آخرت سے محبت کی علامت یہ کہ قدر ضرورت کے علاوہ دنیا سے بغض رکھے۔

(الجامع الاحکام القرآن ج ۴ ص ۶۱۔ ۶۰ مطبوعہ انتشارات ناصر خسرو ایرانؒ ۱۳۸۷ ھ)

---

[130] الاصفہانی، حسین بن محمد راغب اصفہانی: المفردات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومن بننے کے لیے ہر چیز سے بڑھ کر نبی ﷺ سے محبت لازم

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوگا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد' اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

محمد (ﷺ) کی محبت دین حق کی شرط اول ہے	اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے
محمد (ﷺ) ہے متاعِ عالم ایجاد سے پیارا	پدر، مادر، برادر، جان، مال، اولاد سے پیارا
محمد (ﷺ) کی غلامی ہے سند آزاد ہونے	خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

ایمان کی مٹھاس

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: " تین خصلتیں جس شخص میں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا۔ یہ کہ اسے اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں' اور وہ جس شخص سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لئے محبت کرے اور اس کے نزدیک کفر میں لوٹنا آگ میں ڈالے جانے کی طرح مکروہ ہو۔ "

شان نزول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبّت کا دعوی جب ہی سچّا ہو سکتا ہے جب آدمی سید عالم (ﷺ) کا متبع ہو اور حضور (ﷺ) کی اطاعت اختیار کرے ۔اس سے پیارے نبی ﷺ کی عظمت شان واضح طور پر آشکار ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفعت شان وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے رفعت شان وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ دیکھے

قاضی سلیمان منصور پوری اپنی کتاب رحمت للعالمین میں لکھتے ہیں: "لوگو! آپ ﷺ کے باپ کا نام عبد اللہ، ماں کا نام کا آمنہ، دائیہ کا نام حلیمہ تھا۔۔۔۔۔۔ ذرا غور کرو کہ جس نے عبودیت کے خون سے وجود پایا ہو، جس نے امن کی گود حاصل کی ہو اور بردباری کا دودھ پیا ہو وہ "محمد" ﷺ نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا؟

محمد تحمید سے بنا ہے، تحمید باب تفعیل سے ہے، محمد باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس کا اصل مادہ (Root) حمد ہے جو ستائش کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ باب تفعیل کے خواص میں سے مبالغہ در مفہوم مصدر ہے چنانچہ نام کی مناسبت سے اگر دیکھا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ محمد ﷺ وہ ذات ہے جس کا انگ انگ بے حد وحساب تعریف کے قابل اور جس کی ہر ہر ادا بے پایاں ستائش کے شایاں ہو۔ ہر لمحہ جس کی تعریف میں بسر ہوتا ہو، کائنات کا ذرہ ذرہ جس کی تعریف میں رطب اللسان ہو بلکہ محمد ﷺ وہ ہستی مقدسہ ہے کہ اپنا اور بیگانہ ہر کوئی آپ ﷺ کی تعریف کیے بغیر نہیں رہتا۔[131]

رسول اللہ (ﷺ) کے رفع ذکر کا عالم یہ ہے یہ ہے کہ تمام اسلامی شعائر میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ ﷺ کا نام مبارک لیا جاتا ہے۔ اس کی دلیل یہ

---

[131] قاضی سلیمان منصور پوری: رحمت للعالمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ساری دنیا میں مناروں اور منبروں پر اشھد ان لا الہ الہ اللہ کے ساتھ اشھد ان محمداً رسول اللہ پکارا جاتا ہے اور دنیا میں کوئی سمجھدار انسان آپ ﷺ کا نام بغیر تعظیم کے نہی لیتا اگرچہ وہ مسلمان بھی نہ ہو۔

بقول شاعر:

ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہا کے بعد ذاتِ نبی ﷺ بلند ہے ذاتِ خدا کے بعد
دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفیٰ ﷺ کے بعد

اس آیت مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے مولانا عبدالرحمان بن السعدی فرماتے ہیں:

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} أَيْ: أَعْلَيْنَا قَدْرَكَ، وَجَعَلْنَا لَكَ الثَّنَاءَ الْحسن الْعَالِي، الَّذِي لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ، فَلَا يُذْكَرُ اللهُ إِلَّا ذُكِرَ مَعَهُ رَسُوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا فِي الدُّخُوْلِ فِي الْإِسْلَامِ، وَفِي الْأَذَانِ، وَالْإِقَامَةِ، وَالْخُطَبِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْأُمُوْرِ الَّتِي أَعْلَى اللهُ بِهَا ذِكْرَ رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَهُ فِي قُلُوْبِ أُمَّتِهِ مِنَ الْمَحَبَّةِ وَالْإِجْلَالِ وَالتَّعْظِيْمِ مَا لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ، بَعْدَ اللهِ تَعَالَى، فَجَزَاهُ اللهُ عَنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ.[132]

---

[132] السعدی عبد الرحمٰن بن ناصر بن عبد اللہ (المتوفی: 1376ھ-): تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان، الشھیر بتفسیر السعدی، صفحہ 929، المحقق: عبد الرحمٰن بن معلا اللویحق، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ: الأولی 1420ھ- -2000 م ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

({وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ} یعنی ہم نے آپ کی قدر و منزلت بلند کی، ہم نے آپ کو ثنائے حسن اور ذکر بلند سے سرفراز کیا جہاں آج تک مخلوق میں سے کوئی ہستی نہیں پہنچ سکی۔ پس جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جاتا ہے مثلاً اسلام میں داخل ہوتے وقت، اذان اور اقامت کے اندر، خطبوں اور دیگر امور میں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ کا ذکر بلند کیا امت کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کے لیے جو محبت، تعظیم اور اجلال ہے وہ کسی اور کے لیے نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی امت کی طرف سے افضل ترین جزائے خیر عطا کرے جو کسی نبی کو اس امت کی طرف سے عطا کی ہے۔)

اس آیت مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے مولانا مودودی فرماتے ہیں:

"یہ بات اس زمانہ میں فرمائی گئی تھی جب کوئی شخص یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ جس فرد فرید کے ساتھ گنتی کے چند آدمی ہیں اور وہ بھی صرف شہر مکہ تک محدود ہیں اس کا آوازہ دنیا بھر میں کیسے بلند ہوگا اور کیسی ناموری اس کو حاصل ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان حالات میں رسول اللہ (ﷺ) کو یہ خوشخبری سنائی اور پھر عجیب طریقہ سے اس کو پورا کیا۔ سب سے پہلے آپ ﷺ کے رفع ذکر کا کام اس نے خود آپ ﷺ کے دشمنوں سے لیا۔ کفار مکہ نے آپ ﷺ کو زک دینے کے لیے جو طریقے اختیار کیے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حج کے موقع پر جب تمام عرب سے لوگ کھچ کھچ کر ان کے شہر میں آتے تھے، اس زمانہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفار کے وفود حاجیوں کے ایک ایک ڈیرے پر جاتے اور لوگوں کو خبر دار کرتے کہ یہاں ایک خطرناک شخص محمد (ﷺ) نامی ہے جو لوگوں پر ایسا جادو کرتا کہ باپ بیٹے، بھائی بھائی اور شوہر اور بیوی میں جدائی پڑ جاتی ہے، اس لیے ذرا اس سے بچ کر رہنا۔ یہی باتیں وہ ان سب لوگوں سے بھی کہتے تھے جو حج کے سوا دوسرے دنوں میں زیارت، یا کسی کاروبار کے سلسلے میں مکہ آتے تھے۔ اس طرح اگرچہ وہ حضور ﷺ کو بدنام کر رہے تھے، لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب کے گوشے گوشے میں آپ ﷺ کا نام پہنچ گیا اور مکہ کے گوشہ گمنامی سے نکال کر خود دشمنوں نے آپ ﷺ کو تمام ملک کے قبائل سے متعارف کرا دیا۔ اس کے بعد یہ بالکل فطری امر تھا کہ لوگ یہ معلوم کریں کہ وہ شخص ہے کون؟ کیا کہتا ہے؟ کیسا آدمی ہے؟ اس کے "جادو" سے متاثر ہونے والے کون لوگ ہیں اور ان پر اس کے "جادو" کا آخر کیا اثر پڑا ہے؟ کفار مکہ کا پروپیگنڈا جتنا جتنا بڑھتا چلا گیا لوگوں میں یہ جستجو بڑھتی چلی گئی۔ پھر جب اس جستجو کے نتیجے میں لوگوں کو آپ ﷺ کے اخلاق اور آپ ﷺ کی سیرت و کردار کا حال معلوم ہوا، جب لوگوں نے قرآن سنا اور انہیں پتہ چلا کہ وہ تعلیمات کیا ہیں جو آپ ﷺ پیش فرما رہے ہیں، اور جب دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جس چیز کو جادو کہا جا رہا ہے اس سے متاثر ہونے والوں کی زندگیاں عرب کے عام لوگوں کی زندگیوں سے کس قدر مختلف ہو گئی ہیں، تو وہی بد نامی نیک نامی سے بدلتی شروع ہو گئی۔ حتی کہ ہجرت کا زمانہ آنے تک نوبت یہ پہنچ گئی کہ دور و نزدیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے عرب قبائل میں شاید ہی کوئی قبیلہ ایسا رہ گیا ہو جس میں کسی نہ کسی شخص یا کنبے نے اسلام قبول نہ کر لیا ہو، اور جس میں کچھ نہ کچھ لوگ رسول اللہ (ﷺ) سے اور آپ کی دعوت سے ہمدردی و دلچسپی رکھنے والے پیدا نہ ہو گئے ہوں۔ یہ حضور ﷺ کے رفع ذکر کا پہلا مرحلہ تھا۔ اس کے بعد ہجرت سے دوسرے مرحلے کا آغاز ہوا جس میں ایک طرف منافقین یہود اور تمام عرب کے اکابر مشرکین رسول اللہ (ﷺ) کو بد نام کرنے میں سر گرم تھے، اور دوسری طرف مدینہ طیبہ کی اسلامی ریاست خدا پرستی و خدا ترسی، زہد و تقوی، طہارت اخلاق، حسن معاشرت، عدل و انصاف، انسانی مساوات، مالداروں کی فیاضی، غریبوں کی خبر گیری، عہد و پیمان کی پاسداری اور معاملات میں راستبازی کا وہ عملی نمونہ پیش کر رہی تھی جو لوگوں کے دلوں کو مسخر کرتا چلا جا رہا تھا۔ دشمنوں نے جنگ کے ذریعہ سے حضور ﷺ کے اس بڑھتے ہوئے اثر کو مٹانے کی کوشش کی مگر آپ ﷺ کی قیادت میں اہل ایمان کی جو جماعت تیار ہوئی تھی اس نے اپنے نظم و ضبط، اپنی شجاعت، اپنی موت سے بے خوفی، اور حالت جنگ تک میں اخلاقی حدود کی پابندی سے اپنی برتری اس طرح ثابت کر دی کہ سارے عرب نے ان کا لوہا مان لیا۔ 10 سال کے اندر حضور ﷺ کا رفع ذکر اس طرح ہوا کہ وہی ملک جس میں آپ ﷺ کو بد نام کرنے کے لیے مخالفین نے اپنا سارا زور لگایا تھا اس کا گوشہ گوشہ اشھد ان محمداً رسول اللہ کی صدا سے گونج اٹھا۔ پھر تیسرے مرحلے کا افتتاح خلافت راشدہ کے دور سے ہوا جب آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کا نام مبارک تمام روئے زمین میں بلند ہونا شروع ہو گیا۔ یہ سلسلہ آج تک بڑھتا جا رہا ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک بڑھتا چلا جائے گا۔ دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں مسلمانوں کی کوئی بستی موجود اور دن میں پانچ مرتبہ اذان میں بآواز بلند محمد (ﷺ) کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو، نمازوں میں حضور پر درود نہ بھیجا جا رہا ہو، جمعہ کے خطبوں میں آپ کا ذکر خیر نہ کیا جا رہا ہو، اور سال کے بارہ مہینوں میں سے کوئی دن اور دن کے 24 گھنٹوں میں سے کوئی وقت ایسا نہیں ہے جب روئے زمین میں کسی نہ کسی جگہ حضور ﷺ کا ذکر مبارک نہ ہو رہا ہو۔ قرآن کی صداقت کا ایک کھلا ہوا ثبوت ہے کہ جس وقت نبوت کے ابتدائی دور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ و رفعنا لک ذکرک اس وقت کوئی شخص بھی یہ اندازہ نہ کر سکتا تھا کہ یہ رفع ذکر اس شان سے اور اتنے بڑے پیمانے پر ہوگا۔ حدیث میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، "جبریل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ میرا رب اور آپ ﷺ کا رب پوچھتا ہے کہ میں نے کس طرح تمہارا رفع ذکر کیا؟ میں نے عرض کیا اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا "۔ (ابن جریر، ابن ابی حاتم، مسند ابو یعلی، ابن المنذر، ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حبان، ابن مردویہ، ابو نعیم۔ بعد کی پوری تاریخ شہادت دے رہی ہے کہ یہ بات حرف بحرف پوری ہوئی۔"[133]

إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي حدیث کی تخریج

اس حدیث کی بابت حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

وَيدخل فِيهَا حَدِيث أخرجه الطَّبَرِيّ وَصَححهُ بن حِبَّانَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَقُولُ رَبُّكَ أَتَدْرِي كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي وَهَذَا أَخْرَجَهُ الشَّافِعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ طَرِيقِ مُجَاهِدٍ قَوْلُهُ"[134]

اس حدیث کی بابت حافظ ابن حجر مزید لکھتے ہیں:

قال: أخبرنا عبد الله بن محمد بن سلم، قال: حدثنا حرملة، قال: حدثنا ابن وهب، قال: أخبرني عمرو بن الحارث، أن دراجاً حدثه عن

---

[133] مولانا مودودی: تفہیم القرآن (تفسیر آیت ھذا)۔

[134] العسقلانی، احمد بن علی بن حجر ابو الفضل الشافعی: فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد 8، صفحہ 712، دار المعرفۃ- بیروت، 1379، رقم کتبہ وابوابہ واحادیثہ: محمد فؤاد عبد الباقی، قام باخراجہ وصححہ واشرف علی طبعہ: محب الدین الخطیب، علیہ تعلیقات العلامۃ: عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أبي الهيثم عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: "أتاني جبريل، فقال: إن ربي وربك يقول لك: كيف رفعت ذكرك؟ قال: الله أعلم. قال: إذا ذكرت ذكرت معي".

وأخرجه الطبري في تفسيره "627/12"، رقم "37532"، وأبو يعلى في مسنده "522/2"، حديث "406- 1380"، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد "257/8"، وعزاه لأبي يعلى وقال: إسناده حسن.

وذكره ابن كثير في تفسيره "524/4"، وعزاه للطبري وابن أبي حاتم وأبي يعلى، والسيوطي في "الدر المنثور" "615/6"، وزاد نسبته لابن المنذر، وابن حبان، وابن مردويه، وأبي نعيم في "الدلائل" عن أبي سعيد الخدري عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تنبيه: دراج الذي في سند الحديث: هو أبو السمح المصري، صاحب أبي الهيثم العتواري.

قال أحمد: أحاديثه مناكير، ولينة، وقال عثمان بن سعيد، عن يحيى: ثقة، قال فضلك الرازي: ما هو ثقة ولا كرامه.

وقال النسائي: منكر الحديث، وقال أبو حاتم: ضعيف.

وقد ساق ابن عدي له أحاديث وقال: عامتها لا يتابع عليها، وقال الحافظ في التقريب: صدوق في حديثه عن أبي الهيثم، ضعيف، من الرابعة، مات سنة ست وعشرين.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ينظر: تهذيب الكمال "392/1"، تهذيب التهذيب "208/3"، وتقريب التهذيب "235/1"، خلاصة تهذيب الكمال "309/1"، والجرح والتعديل "2008/3"، وميزان الاعتدال "40/3"، ترجمة "2670" وأبو الهيثم: هو سليمان بن عمرو بن عبد أو عبيد، الليثي، المصري قال الحافظ في التقريب: ثقة، من الرابعة.

ينظر "تقريب التهذيب" "329/1"، ت "478".[135]

اس حدیث کی بابت علامہ البانی لکھتے ہیں:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّكَ يَقُولُ لَكَ: كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ: إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي)

=(3382)[3:68]"[136]

---

[135] ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ-): التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر، جلد1، صفحہ 608 دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الطبعۃ الاولی 1419ھ- 1989م.، عدد الأجزاء: 4 -

[136] ضعیف - ((الضعیفۃ)) (1746).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی بابت ابن الملقن سراج الدین اِبو حفص عمر بن علی بن اِحمد الشافعی المصری (المتوفی: 804ھ-) لکھتے ہیں:

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه من حَدِيث دراج عَن أبي الْهَيْثَم عَن أبي سعيد بِهِ ودراج هَذَا ضَعَّفُوهُ وَوَثَّقَهُ يَحْيَى بن معِين وَابْن حبَان وَحسن لَهُ التِّرْمِذِيّ وَصحح أَيْضا۔[137]

امام القرطبیؒ اس آیت کے لکھتے ہیں:

قَالَ مُجَاهِدٌ: يَعْنِي بِالتَّأْذِينِ. وَفِيهِ يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

محمد بن حبان بن اِحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبَد، التميمي، اِبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفی: 354ھ-): التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان وتمييز سقيمه من صحيحه، وشاذه من محفوظه،، جلد5، صفحہ 3373، بترتیب: الأمیر اِبو الحسن علی بن بلبان بن عبد اللہ، علاء الدین الفارسی الحنفی (المتوفی: 739ھ-)، مؤلف التعليقات الحسان: اِبو عبد الرحمٰن محمد ناصر الدین، بن الحاج نوح بن نجاتی بن آدم، الأشقودری الألبانی (المتوفی: 1420ھ-)، دار با وزیر للنشر والتوزیع، جدة - المملكة العربية السعودية، الطبعة: الأولى، 1424 ھ - 2003 م ۔

[137] ابن الملقن سراج الدین اِبو حفص عمر بن علی بن اِحمد الشافعی المصری (المتوفی: 804ھ-): تحفة المحتاج إلى اِدلة المنهاج (علی ترتیب المنهاج للنووی)، جلد1، صفحہ 273 المحقق: عبد اللہ بن سعاف اللحیانی، دار حراء - مكة المكرمة، الطبعة: الأولى، 1406۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ ... مِنَ اللّٰهِ مَشْهُودٌ يَلُوحُ وَيَشْهَدُ

وَضَمَّ الْإِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ ... إِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ

وَرُوِيَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: يَقُولُ لَهُ لَا ذُكِرْتُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي فِي الْأَذَانِ، وَالْإِقَامَةِ وَالتَّشَهُّدِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنَابِرِ، وَيَوْمَ الفطر، ويوم الأضحى: وأيام التشريق، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَعِنْدَ الْجِمَارِ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ، وَفِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا. وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا عَبَدَ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ، وصدق بالجنة والنار وكل شي، وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللّٰهِ، لَمْ يَنْتَفِعْ بِشَيْءٍ وَكَانَ كَافِرًا. وَقِيلَ: أَيْ أَعْلَيْنَا ذِكْرَكَ، فَذَكَرْنَاكَ فِي الْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ، وَأَمَرْنَاهُمْ بِالْبِشَارَةِ بِكَ، وَلَا دِينَ إِلَّا وَدِينُكَ يَظْهَرُ عَلَيْهِ. وَقِيلَ: رَفَعْنَا ذِكْرَكَ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ، وَفِي الْأَرْضِ عِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ، وَنَرْفَعُ فِي الْآخِرَةِ ذِكْرَكَ بِمَا نُعْطِيكَ مِنَ المقام المحمود، و كرائم الدرجات.[138]

---

[138] القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفی: 671ھ): الجامع لأحکام القرآن = تفسیر القرطبی، جلد20، صفحہ 107، تحقیق: اِحمد البردونی وإبراہیم اِطفیش، دار الکتب المصریہ – القاہرۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، 1384ھ - 1964م۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مجاہد نے کہا، یعنی اذان میں آپ کا نام بلند کیا، اس بارے میں حضرت حسان بن ثابت کے اشعار ہیں:

أَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ مِنَ اللّٰهِ مَشْهُودٌ يَلُوحُ وَيَشْهَدُ
وَضَمَّ الْإِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ إِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ[139]

---

[139] پورے اشعار یہ ہیں:

أَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ مِنَ اللّٰهِ مَشْهُودٌ يَلُوحُ وَيَشْهَدُ
وَضَمَّ الْإِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْخَمْسِ أَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهُ مِنَ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ
نَبِيٌّ أَتَانَا بَعْدَ يَأْسٍ وَّفَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَالْأَوْثَانُ فِي الْأَرْضِ تُعْبَدُ
فَأَمْسٰى سِرَاجًا مُّنِيْرًا وَّهَادِيًا يَلُوحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيلُ الْمُهَنَّدُ
وَأَنْذَرَنَا نَارًا وَّبَشَّرَ جَنَّةً وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَاللّٰهَ نَحْمَدُ

(آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مہر نبوت تاباں و درخشاں ہے جس کی گواہی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ جسے مؤذن دن میں پانچ مرتبہ بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عزت میں اضافہ کرنے کے لیے اپنے نام سے حضور ﷺ کا نام مشتق کیا ہے۔ پس عرش کا مالک "محمود" ہے۔ اور آپ ﷺ "محمد" ہیں۔ ہمارے پاس ناامیدی اور سلسلہ نبوت کے طویل وقفے کے بعد رسولوں میں سے ایک نبی ﷺ تشریف لائے اور حال یہ تھا کہ زمین میں بتوں کی عبادت کی جاتی تھی۔ آپ ﷺ ایک روشن چراغ اور ھادی بن کر آئے۔ آپ ﷺ ایسے درخشاں تھے جیسے کہ ہندی تلوار چمکتی ہے۔ آپ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مہر نبوت تاباں و درخشاں ہے جس کی گواہی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ جسے مؤذن دن میں پانچ مرتبہ بیان کرتا ہے۔ ضحاک رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت نقل کی ہے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں میرا ذکر نہیں کیا گیا مگر تیرا میرے ساتھ ذکر کیا گیا اذان میں، اقامت میں، تشہد میں، جمعہ کے روز منبر پر، عیدالفطر کے دن، عیدالاضحیٰ کے دن، ایام تشریق میں، عرفہ کے دن، جمروں کے قریب، صفا و مروہ پر، نکاح کے خطبہ میں اور مشرق و مغرب میں۔ اگر ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے جنت دوزخ اور ہر شی کی تصدیق کرے اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو وہ کسی چیز سے نفع نہیں اٹھائے گا اور وہ کافر ہو گا ایک قول یہ کیا گیا ہے ہم نے آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کر دیا ہم نے آپ ﷺ سے پہلے انبیاء پر نازل ہونے والی کتابوں میں آپ ﷺ کا ذکر کیا ہم نے انہیں آپ ﷺ کے بارے میں بشارت دینے کا حکم دیا کوئی دین نہیں مگر آپ ﷺ کا دین اس پر غالب آ کر رہے گا ایک قول یہ کیا گیا ہم نے زمین میں مومنوں کے ہاں آپ ﷺ کے ذکر کو بلند

ہمیں آگ سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہمیں اسلام سکھایا بس ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔(14))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا اور ہم آخرت میں آپ ﷺ کا ذکر بلند کریں گے کہ ہم آپ ﷺ کو مقام محمود اور باعزت درجات عطا کریں گے۔)

علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

وأی رفع مثل أن قرن اسمه علیه الصلاة والسلام باسمه عز وجل فی کلمتی الشهادة، وجعل طاعته طاعته، وصلی علیه فی ملائکته، وأمر المؤمنین بالصلاة علیه، وخاطبه بالألقاب ك یا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ [المدثر: 1] یا أَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ [المزمل: 1] یا أَیُّهَا النَّبِیُّ [الأنفال: 64 وغیرها] یا أَیُّهَا الرَّسُولُ [المائدة: 41، 67] وذکره سبحانه فی کتب الأولین، وأخذ علی الأنبیاء علیهم السلام وأممهم أن یؤمنوا به صلّی الله علیه وسلم.*[140]

(اور اس سے بڑھ کر رفع ذکر کیا ہو سکتا ہے کہ کلمۂ شہادت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کا نام ملا دیا حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، ملائکہ کے ساتھ آپ پر درود بھیجا اور مومنوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم دی اور جب بھی خطاب کیا معزز القاب سے مخاطب فرمایا جیسے یا ایہا المدثر، یا ایہا المزمل۔ پہلے آسمانی

---

[140]* الآلوسی، شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی (المتوفی: 1270ھ): روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، جلد 15، صفحہ 389، المحقق: علی عبد الباری عطیۃ، دار الکتب العلمیۃ – بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1415 ھ، عدد الأجزاء: 16 (15 ومجلد فہارس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیفوں میں بھی آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے وعدہ لیا کہ وہ آپ پر ایمان لے آئیں۔ آج دنیا کا کوئی آباد ملک ایسا نہیں جہاں روز وشب میں پانچ بار حضور کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو۔)

ایک شاعر نے آپ ﷺ مدح میں ایک لاکھ اشعار لکھیں ہیں علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے ان اشعار میں سے آخری شعر کا ترجمہ

تھکی ہے فکر رساں، مدح باقی ہے　　قلم ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے　　اور عمر تمام لکھا، مدح باقی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور خصوصی رحمت

{وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (النساء: 113)}

(اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے۔)

{وَلَوْلاَ فَضْلُ الله عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ} أي عصمته ولطفه من الإطلاع على سرهم {لَهَمَّتْ طَّائِفَةٌ مّنْهُمْ} من بني ظفر أو المراد بالطائفة بنو ظفر والضمير في منهم يعود إلى الناس {أَن يُضِلُّوكَ} عن القضاء بالحق وتوخي طريق العدل مع علمهم بأن الجاني صاحبهم {وَمَا يُضِلُّونَ إِلا أَنفُسَهُمْ} لأن وباله عليهم {وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ} لأنك إنما عملت بظاهر الحال وما كان يخطر ببالك أن الحقيقة على خلاف ذلك {وَأَنزَلَ الله عَلَيْكَ الكتاب} القرآن {والحكمة} والسنة {وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَعْلَمُ} من أمور الدين والشرائع أو من خفيات الأمور وضمائر القلوب {وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيماً} فيما علمك وأنعم عليك"[141]

({وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ } (اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت نہ ہوتی) فضل سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت و عصمت اور رحمت سے مراد اس کی خصوصی مہربانی جس سے ان کو رازوں کی اطلاع دی۔

بنی ظفر کا طرز عمل : { لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ} (تو ان میں سے ایک گروہ آپ کو بھٹکانے کا قصد کر چکا تھا) مراد بنی ظفر۔ یا بنو ظفر کا ایک گروہ ہے ہُمْ سے مراد لوگ۔ إِنْ يُضِلُّوكَ (کہ وہ آپ کو بھٹکا دیتے) صحیح فیصلہ سے اور طریق عدل کی پیروی سے باوجود اس بات کے جان لینے کے کہ ان کا ساتھی مجرم ہے۔ { وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ} (اور وہ نہیں گمراہ کرتے مگر اپنے آپ کو) کیونکہ اس کا وبال ان کو پہنچے گا۔ { وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ} (وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے) کیونکہ آپ نے ظاہر حال کے مطابق فیصلہ فرمایا تھا اور آپ کے دل میں یہ خیال تک بھی نہ تھا کہ حقیقت اس کے الٹ ہے۔ {وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ} (اور اللہ

---

[141] النسفي ،ابو البركات عبد الله بن احمد بن محمود حافظ الدين (المتوفى: 710ھ) : تفسير النسفي (مدارك التنزيل وحقائق التأويل)، جلد1، صفحہ 395، حققه وخرج إحاديثه: يوسف علي بديوي، راجعه وقدم له: محيي الدين ديب مستو، دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة: الأولى، 1419ھ - 1998 م ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے آپ پر کتاب قرآن اتاری) وَالْحِكْمَةَ اور سنت۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (اور آپ کو وہ علم دیا جو آپ نہ جانتے تھے) یعنی امور دین و شریعت کے سلسلہ میں یا مخفی امور اور دلوں کے راز۔ {وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا} (اور اللہ تعالیٰ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے) اس سلسلہ میں کہ آپ کو علم دیا اور انعامات فرمائے۔)

عقیدہ ختم نبوت وتاجدار ختم نبوت

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل　　جس نے غبار راہ کو بخشا دروغ وادی سینا

نگاہ وشق و مستی میں وہی اول وہی آخر　　وہی قرآں وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ

اس حقیقت میں کچھ شک نہیں ہے کہ نبوت کا سلسلہ پیارے رسول کریم ﷺ پر ختم ہو گیا ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ کا لایا ہوا دین قیامت تک تمام انسانوں کے لئے کافی اور وافی ہے اور قرآن کریم نے انسانی زندگی سے متعلق تمام احکام وآداب بدرجہ اتم بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد اب کسی بات اور نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40)}

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لوگو) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں (۱) لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں (۲) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو (خوب) جانتا ہے۔)

یہ آیت مبارکہ صریح دلیل ہے کہ آپ (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں، جب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بالاولیٰ نہیں ہو سکتا، کیونکہ نبی عام ہے اور رسول خاص ہے۔ ہر رسول نبی ہوتا ہے جب کہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

یہاں جبکہ آنحضرت (ﷺ) کی رسالت و نبوت کا ذکر آیا، اور اس منصب نبوت میں آپ ﷺ تمام دوسرے انبیاء سے خاص امتیازی فضیلت رکھتے ہیں تو آگے آپ ﷺ کی مخصوص شان اور تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ ﷺ کا فائق ہونا اس لفظ سے واضح ہو گیا۔

ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہا کے بعد ذات نبی بلند بے ذات خدا کے بعد

لفظ خاتم النبیین میں قراءات

خاتم النبیین، لفظ خاتم میں دو قراتیں ہیں، امام حسن اور عاصم کی قرات خاتم بفتح تاء ہے اور دوسرے آئمہ قرات خاتم بکسر تاء پڑھتے ہیں۔ حاصل معنی دونوں کا ایک ہی ہے، یعنی انبیاء کو ختم کرنے والے، کیونکہ خاتم خواہ بکسر التاء ہو یا بفتح التاء دونوں کے معنی آخر کے بھی آتے ہیں، اور مہر کے معنی میں بھی یہ دونوں لفظ استعمال ہوتے ہیں، اور نتیجہ دوسرے معنی کا بھی وہی آخر کے معنی ہوتے ہیں کیونکہ مہر کسی چیز پر بند کرنے کے لئے آخر ہی میں کی جاتی ہے۔ لفظ خاتم بالکسر والفتح دونوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معنی لغت عربی میں تمام کتابوں میں مذکور ہیں۔ قاموس، صحاح، لسان العرب، تاج العروس وغیرہ اسی لئے تفسیر روح المعانی میں خاتم بمعنی مہر کا حاصل بھی وہی معنی آخر کے بتلائے ہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں والخاتم اسم الہ لما یختم بہ کالطابع لما یطبع بہ فمعنی خاتم النبیین الذی ختم النبیون بہ ومالہ اخر النبیین۔ یہی مضمون تفسیر بیضاوی اور احمدی میں بھی مذکور ہے اور امام راغب نے مفرادات القرآن میں فرمایا وخاتم النبوۃ الایۃ ختم النبوۃ ای تممہا بمجیہ، یعنی آپ کو خاتم نبوت اس لئے کہا گیا کہ آپ نے نبوت کو اپنے تشریف لانے سے ختم اور مکمل کر دیا ہے۔

اور محکم ابن سیدہ میں ہے وخاتم کل شئی وخاتمتہ عاقبتہ واخرہ یعنی ہر چیز کا خاتم اور خاتمہ اس کے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قراءت خواہ بفتح تاء کی لی جائے یا بکسر تاء کی، معنی دونوں صورتوں میں یہ ہیں کہ آپ ختم کرنے والے ہیں انبیاء کے، یعنی سب کے آخر اور بعد میں آپ مبعوث ہوئے ہیں۔

خاتم المرسلین" کا لفظ استعمال کرنے کی بجائے "خاتم النبیین" کا لفظ اختیار فرمانے میں حکمت

صفت خاتم الانبیاء ایک ایسی صفت ہے جو تمام کمالات نبوت و رسالت میں آپ ﷺ کی اعلیٰ فضیلت اور خصوصیت کو ظاہر کرتی ہے۔ کیونکہ عموماً ہر چیز میں تدریجی ترقی ہوتی ہے اور انتہا پر پہنچ کر اس کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور جو آخری نتیجہ ہوتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہی اصل مقصود ہوتا ہے، قرآن کریم نے خود اس کو واضح کر دیا ہے (آیت) الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی، یعنی آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔

۴۰۔ ۲ خاتم مہر کو کہتے ہیں اور مہر آخری عمل ہی کو کہا جاتا ہے یعنی آپ (ﷺ) پر نبوت ورسالت کا خاتمہ کر دیا گیا آپ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ نبی نہیں کذاب و دجال ہوگا احادیث میں اس مضمون کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع واتفاق ہے قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول ہوگا جو صحیح اور متواتر روایات سے ثابت ہے تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے بلکہ نبی (ﷺ) کے امتی بن کر آئیں گے اس لیے ان کا نزول عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔[142]

"خَاتَم" کے معنیٰ آتے ہیں "مَا يُخْتَمُ بِهِ الشَّيْءُ" - "جس سے کسی چیز پر مہر لگا دی جائے" - کہ جس طرح مہر لگ جانے کے بعد نہ کوئی اور چیز اس میں داخل کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کے اندر سے کوئی چیز باہر نکالی جا سکتی ہے۔ سو اسی طرح آنحضرت - (ﷺ) - کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکے گا۔ قیامت تک آپ ہی کی نبوت جاری وساری رہے گی۔ آپ (ﷺ) کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج دجال وکذاب اور مفتری علی اللہ ہوگا۔

---

[142] حافظ صلاح الدین یوسف: احسن البیان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا اسحاق مدنی: تفسیر مدنی کبیر

ختم کا لغوی معنی

"(خ ت م) الختم والطبع۔ کے لفظ دو طرح سے استعمال ہوتے ہیں کبھی تو ختمت اور طبعت کے مصدر ہوتے ہیں اور اس کے معنی کسی چیز پر مہری کی طرح نشان لگانا کے ہیں اور کبھی اس نشان کو کہتے ہیں جو مہر لگانے سے بن جاتا ہے۔ مجازاً کبھی اس سے کسی چیز کے متعلق وثوق حاصل کرلینا اور اس کا محفوظ کرنا مراد ہوتا ہے جیسا کہ کتابوں یا دروازوں پر مہر لگا کر انہیں محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ کہ کوئی چیز ان کے اندر داخل نہ ہو۔ قرآن میں ہے۔ {خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ} [البقرۃ/7] خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا رکھی ہے۔ {وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ} [الجاثیۃ/23] اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی۔ اور کبھی کسی چیز کا اثر حاصل کر لینے سے کنایہ ہوتا ہے جیسا کہ مہر نقش ہو جاتا ہے اور اسی سے ختمت القرآن کا محاورہ ہے۔ یعنی قرآن ختم کرایا۔ اور آیت کریمہ :۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ [البقرۃ/7] خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اور آیت :۔ {قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ} [الأنعام/46] (ان کافروں سے) کہو بھلا دیکھو تو اگر خدا تمہارے کان یا دو آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے۔ میں عادت الٰہیہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب انسان اعتقاد باطل یا محرمات کے ارتکاب میں حد کو پہنچ جاتا ہے اور کسی طرح حق کی طرف (التفات نہیں کرنا تو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ہیئت نفسانی کچھ ایسی بن جاتی ہے کہ گناہوں کو اچھا سمجھنا اس کی خو بن جاتی ہے۔ گویا اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ چنانچہ اسی معنی میں فرمایا: { أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصارِهِمْ } [النحل/108] یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر خدا نے مہر لگا رکھی ہے اسی طرح آیات کریمہ: { وَلا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنا } [الکہف/28] اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔۔اس کا کہنا ماننا { وَجَعَلْنا عَلى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ } [الأنعام/25] اور ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں۔ {وَجَعَلْنا قُلُوبَهُمْ قاسِيَةً} [المائدۃ/13] اور ان کے دلوں سخت کر دیا۔ میں اعفال کن اور قساوۃ سے بھی علی الترتیب یہی معنی مراد ہیں۔ جبائی کہتے ہیں کہ اللہ کے کفار کے دلوں پر مہر لگانے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر ایسی علامت قائم کر دیتے ہیں کہ فرشتے ان کے کفر سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور ان کے حق میں دعائے خیر نہیں کرتے۔ لیکن یہ بے معنی سی بات ہے۔ کیونکہ اگر یہ کتابت محسوس ہو تو اصحاب التشریح ( ) کو بھی اس کا ادراک ہونا ضروری ہے اور اگر سراسر عقلی اور غیر محسوس ہے تو ملائکہ ان کے عقائد باطلہ سے مطلع ہونے کے بعد اس قسم کی علامات سے بے نیاز ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مہر لگانے کے معنی ان کے ایمان نہ لانے کی شہادت دینے کے ہیں۔ اور آیت کریمہ: { الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلى أَفْواهِهِمْ } [یس/65] آج ہم ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موہوں پر مہر لگادیں۔ کے معنی یہ ہیں کہ وہ کلام نہیں کر سکیں گے اور آیت میں آنحضرت کو خاتم النبیین فرمانے کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت نے اپنی آمد سے سلسلہ نبوت کی مکمل کر دیا۔ ہے (اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) اور آیت کریمہ :۔ {خِتَامُهُ مِسْكٌ } [المطففین/ 26] جسکی مہر مسک کی ہو گی۔ میں بعض نے کہا ہے کہ ختام کے معنی مایختم بہ کے ہیں یعنی وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے مگر آیت کے معنی یہ ہیں کہ اس کا آخری لطف اور برین میں باقی ماندہ جھوٹ مسک کی طرح مہکے گا اور بعض نے اس سے یہ مراد لی ہے کہ اس پر کستوری کی مہر لگی ہوئی ہو گی مگر یہ بے معنی سی بات ہے۔ کیونکہ شراب کو بذات خود لذت ہونا چاہیے اگر وہ بذات خود لذت لذیذ نہ ہو تو اس پر مسک کی مہر لگانا چنداں مفید نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی اس کی لذت میں اضافہ کا باعث بن سکتا ہے۔"[143]

احادیث کے تناظر میں عقیدہ ختم نبوت

صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں تمام کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہ کی یہ روایت اسناد صحیح کے ساتھ آئی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

«مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعِ لبنة فَطَافَ النظَّارُ يتعجَّبونَ من حُسنِ بنيانِه إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ

[143] الاصفہانی: المفردات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِي الرُّسُلُ» .
وَفِي رِوَايَةٍ: «فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ»[144]

"میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا ہو اور اس کو خوب مضبوط اور مزین کیا ہو مگر اس کے ایک گوشہ میں دیوار کی ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہو تو لوگ اس کو دیکھنے کے لئے اس میں چلیں پھریں اور تعمیر کو پسند کریں مگر سب یہ کہیں کہ اس مکان بنانے والے نے یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی جس سے تعمیر بالکل مکمل ہو جاتی، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ " (قصر نبوت کی) وہ آخری اینٹ میں ہوں، اور بعض الفاظ حدیث میں ہیں کہ میں نے اس خالی جگہ کو پر کر کے قصر نبوت کو مکمل کر دیا"

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا : " میری مثال اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے کوئی مکان بنایا اور اسے بہت اچھا اور خوبصورت بنایا اور لوگ اس مکان کے چاروں طرف گھومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس مکان سے زیادہ خوبصورت مکان

---

144. مُتَّفق عَلَيْهِ

ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتًا فاحسنه واجمل الاموضع لبنة من زوایة فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هَلاَّ وضعت هذه اللبنة وانا خاتم النبیین، رواه احمد والنسائی والترمذی وفی بعض الفاظه فکنت انا سددت موضع اللبنة وختم بی البنیان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیکھا سوائے اس ایک اینٹ کے (یعنی ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے) تو وہ اینٹ میں ہی ہوں۔" [145]

اس تمثیل بلیغ کا حاصل یہ ہے کہ نبوت ایک عالی شان محل کی طرح ہے، جس کے ارکان انبیاء علیہم السلام ہیں۔ آنحضرت محمد (ﷺ) سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا اور اس میں صرف ایک اینٹ کے سوا کسی اور قسم کی گنجائش تعمیر میں باقی نہیں تھی، آنحضرت (ﷺ) نے اس جگہ کو پر کر کے قصر نبوت کی تکمیل فرمادی، اب اس میں نہ کسی نبوت کی گنجائش ہے نہ رسالت کی، اگر نبوت یا رسالت کی کچھ اقسام مان لی جائیں تو اب ان میں سے کسی قسم کی گنجائش قصر نبوت میں نہیں ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ ".[146]

حضرت ابوہریرہ کی ایک دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

---

[145] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1462 حدیث مرفوع۔

[146] صحیح مُسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لانبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون الحديث۔[147]

"بنی اسرائیل کی سیاست اور انتقام خود انبیاء کے ہاتھ میں تھا، جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کے قائم مقام ہو جاتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ میرے خلیفہ ہوں گے جو بہت ہوں گے"

اس حدیث نے یہ بھی واضح کر دیا کہ آنحضرت (ﷺ) چونکہ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا تو امت کی ہدایت کا انتظام کیسے ہوگا؟ اس کے متعلق فرمایا کہ آپ کے بعد امت کی تعلیم و ہدایت کا انتظام آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے ہوگا، جو رسول اللہ (ﷺ) کے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے مقاصد نبوت کو پورا کریں گے، اگر ظلی بروزی کوئی نبوت کی قسم ہوتی یا غیر تشریعی نبوت باقی ہوتی، تو ضرور تھا کہ یہاں اس کا ذکر کیا جاتا کہ اگرچہ عام نبوت ختم ہو چکی مگر فلاں قسم کی نبوت باقی ہے جس سے اس عالم کا انتظام ہوگا

حضرت ابوہریرہ کی حدیث مرفوع ہے:

"لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الْمُبَشِّرَاتِ۔"

"یعنی نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا بجز مبشرات کے"

حضرت صدیقہ عائشہ اور ام کرز کعبیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

---

[147] صحیح بخاری و مسلم اور مسند احمد وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا یبقی بعدی من النبوۃ شیء الا المبشرات قالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال الرؤیا الصّالحۃ یراھا المسلم او تری لہ۔"[148]

(میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا بجز مبشرات کے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہیں؟ فرمایا سچے خواب جو مسلمان خود دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا دیکھے)

اس حدیث نے کس قدر وضاحت سے بتلا دیا کہ نبوت کی کوئی قسم تشریعی یا غیر تشریعی اور بقول مرزا قادیانی ظلی یا بروزی آنحضرت (ﷺ) کے بعد باقی نہیں، صرف مبشرات یعنی سچے خواب لوگوں کو آئیں گے جن سے کچھ معلومات ہو جائیں گی۔

حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔"[149]

(بیشک رسالت اور نبوت میرے بعد منقطع ہو چکی ہے، میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی)

اس حدیث نے واضح کر دیا کہ غیر تشریعی نبوت بھی آپ کے بعد باقی نہیں، اور ظلی بروزی تو نبوت کی کوئی قسم ہی نہیں نہ اسلام میں اس طرح کی کوئی چیز معروف ہے۔

---

[148] مسند احمد وغیرہ (طبرانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے کذا فی الکنز)۔

[149] مسند احمد، ترمذی، رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث صحیح۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَاءِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ "[150]

(قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے جا ملیں گے اور میری امت میں تیس کذّاب ہوں گے، جن میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔)

سیدنا ثوبان (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: "میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے ہوں گے اور ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"[151]

سیدنا ابو موسیٰ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے، آپ نے فرمایا: "میں محمد (ﷺ) ہوں اور احمد، مُقَفّی (آخر میں آنے والا)، حاشر، نبی التوبہ اور نبی الرحمہ ہوں۔"[152]

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن ساريةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " إِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ: خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ

---

[150] ترمذی، الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذّابون، و قال الألبانی صحیح۔

[151] ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون۔

[152] مسلم، کتاب الفضائل، باب فی إسماءہ (ﷺ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ «.وَرَاهُ فِي» شرح السّنة "

(سیدنا جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: " میرے پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں، احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ (قیامت کے دن) تمام انسانوں کا حشر میرے بعد ہوگا اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔)[153] ([154])

---

[153] [بخاری، کتاب المناقب، باب ما جاء فی اِسماء رسول اللہ (ﷺ) : ۳۵۳۲۔ مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اِسماءہ (ﷺ) : ۲۳۵۴]

[154] وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ».رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

عَنْ عَمْرِو بن قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الله ومُوسَى صفي الله وَأَنا حبيب اللَّهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يجمعهُمْ على ضَلَالَة ".رَوَاهُ الدَّارِمِيّ

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت کے عقلی دلائل

رحمت للعالمین کی بعثت کے بعد کسی لحاظ سے بھی نبی بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ نبی اس وقت بھیجا جاتا ہے جب پہلے نبی کو کلی طور پر جھٹلا دیا جائے تو اس کی تائید کے لیے دوسرے نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کا فرمان ذیشان ہے :

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ ". وَالْعَاقِب: الَّذِي لَيْسَ بعده شَيْء. مُتَّفق عَلَيْهِ

وَعَن أبي مُوسَى الْأَشْعَرِيّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ: «أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَة». رَوَاهُ مُسلم

6433 - (ت) عقبة بن عامر - رضي الله عنه - قال: قال رسولُ الله - صلى الله عليه وسلم -: «لو كان بعدي نبيّ لكان عمرَ بن الخطاب» أخرجه الترمذي (1).

مجد الدین ابو السعادات المبارک بن محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الکریم الشیبانی الجزری ابن الأثیر (المتوفی: 606ھ) : جامع الأصول فی إحادیث الرسول, تحقیق: عبد القادر الأرنؤوط - التتمة تحقیق بشیر عیون, مکتبة الحلوانی - مطبعة الملاح - مکتبة دار البیان, الطبعة: الأولی

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی (المتوفی: 241ھ): مسند الإمام احمد بن حنبل, المحقق: شعیب الأرنؤوط - عادل مرشد, وآخرون, إشراف: د عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی, مؤسسة الرسالة, الطبعة: الأولی, 1421ھ - 2001 م۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ (14)}[155]

(|14|36جب ہم نے ان کے پاس دو کو بھیجا سوان لوگوں نے (اول) دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے تائید کی سوان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔)

ہمارے پیارے نبی ﷺ اس احتیاج سے مستغنی اور بے نیاز تھے اور تئیس سال کی تھوڑی سی مدت میں آپ ﷺ کو بے مثال اور عدیم النظیر کامیابی ملی۔

یا نئے نبی یا نئے انبیاء کو اس وقت بھیجا جاتا ہے جب پہلے انبیاء کرام (علیہ السلام) کی شریعتیں نامکمل ہوں اور نیا نبی اور رسول آکر ان کو مکمل کردے جبکہ آپ ﷺ کا دین کامل اور اکمل ہے اس لیے آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

{اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا}[156]

---

[155] سورۃ یس: 14۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور میں
نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو دین کے طور پر
پسند کر لیا۔)

نئے نبی یا نئے انبیاء کو اس وقت بھیجا جاتا ہے جب پہلے انبیاء کرام (علیہ السلام) کی لائی ہوئی کتب مسخ ہو جائیں، تو ان کتب کی تجدید کرنے اور ان کتب میں سے تحریف کو ختم کرنے کے لیے نئی کتاب اور نئے نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں تو قرآن مجید اپنی زبر، زیر کے ساتھ محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا یہاں تک کہ آپ (ﷺ) کے ارشادات اور ان کے بیان کرنے والے راویوں کے نام اور کوائف بھی محفوظ کر لئے گئے ہیں۔

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾[157]

(یقیناً ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔)

﴿وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ﴾[158]

---

[156] سورۃ المائدۃ: 3۔

[157] سورۃ الحجر: ۹۔

[158] سورۃ النحل: 44۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اور ہم نے آپ کی طرف نصیحت اتاری، تاکہ آپ لوگوں کے
سامنے کھول کر بیان کریں جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور تاکہ
وہ غور و فکر کریں۔)

آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کرام (علیہ السلام) مخصوص قوم اور زمانے کے لیے مبعوث کیے گئے تھے لیکن آپ کو (ﷺ) قیامت تک کے لیے تمام انسانوں کے لیے رسول بنایا گیا ہے۔اس لیے اب کسی نبی کی ضرورت نہیں:

{قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا}[159]

(فرمادیں اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔)

" حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی محترم (ﷺ) نے فرمایا کہ مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ہر کالے اور گورے کے لیے رسول بنایا ہے ۲۔ میرے لیے ساری زمین مسجد بنادی گئی ہے۔ ۳۔ میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے کسی رسول کے لیے حلال نہیں تھا۔ ۴۔ ایک مہینہ کی مسافت پر ہونے کے باوجود دشمن مجھ سے لرزاں رہتا ہے۔ ۵۔ مجھے قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کا حق دیا جائے گا۔"[160]

---

[159] سورۃ الاعراف: 158۔

[160] رواہ احمد: مسند ابی ذر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے علی (رضی اللہ عنہ) سے کہا:

"أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ"[161]

(تم مجھ سے اس مرتبے پر ہو جس پر ہارون (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) سے تھے، مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔)

انس (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

"إِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ، قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ"[162]

(رسالت اور نبوت ختم ہو گئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے، نہ کوئی نبی۔" یہ بات لوگوں پر شاق گزری تو آپ نے فرمایا: " لیکن مبشرات باقی ہیں۔" لوگوں نے کہا: " یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟" آپ نے فرمایا: " مسلمان کا خواب اور وہ نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے۔)

ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

---

[161] مسلم، فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب۔

[162] ترمذی، الرؤیا، باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات، وقال الألبانی صحیح الإسناد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ" [163]

(میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس آدمی کی ہے جس نے ایک مکان بنایا، اسے ہر لحاظ سے خوب صورت بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور اس پر تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں، یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی؟ تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں۔)

یہ احادیث اور دوسری بہت سی احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ رہا عیسیٰ (علیہ السلام) کا نزول تو وہ ختم نبوت کے منافی نہیں، کیونکہ انھیں نبوت آپ ﷺ سے پہلے مل چکی ہے۔ اب وہ آپ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور آپ (ﷺ) کی شریعت پر چلیں گے۔ آج تک پوری امت کا یہی متفق علیہ عقیدہ ہے، اس لیے ختم نبوت کا منکر قطعی کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

---

[163] بخاری، المناقب، باب خاتم النبیین (ﷺ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ مِنَ اللهِ مَشْهُوْدٌ يَّلُوْحُ وَيَشْهَدُ

وَضَمَّ الْإِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ اِلٰى اسْمِهٖ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْخَمْسِ أَشْهَدُ

وَشَقَّ لَهٗ مِنَ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ

نَبِيٌّ أَتَانَا بَعْدَ يَاْسٍ وَّفَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَالْأَوْثَانُ فِي الْأَرْضِ تُعْبَدُ

فَأَمْسٰى سِرَاجًا مُّنِيْرًا وَّهَادِيًا يَلُوْحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيْلُ الْمُهَنَّدُ

وَأَنْذَرَنَا نَارًا وَّبَشَّرَ جَنَّةً وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَاللهَ نَحْمَدُ

(آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مہر نبوت تاباں و درخشاں ہے جس کی گواہی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ جسے مؤذن دن میں پانچ مرتبہ بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عزت میں اضافہ کرنے کے لیے اپنے نام سے حضور ﷺ کا نام مشتق کیا ہے۔ پس عرش کا مالک "محمود" ہے۔ اور آپ ﷺ "محمد" ہیں۔ ہمارے پاس ناامیدی اور سلسلہ نبوت کے طویل وقفے کے بعد رسولوں میں سے ایک نبی ﷺ تشریف لائے اور حال یہ تھا کہ زمین میں بتوں کی عبادت کی جاتی تھی۔ آپ ﷺ ایک روشن چراغ اور ھادی بن کر آئے۔ آپ ﷺ ایسے درخشاں تھے جیسے کہ ہندی تلوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چمکتی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں آگ سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہمیں اسلام سکھایا بس ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔ (14))

مہر نبوت آپ ﷺ کی صداقت و حقانیت کی واضح گواہی ہے۔ غمودیہ کے پادری نے اپنے انتقال کے وقت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کو مستقبل کی رہنمائی ان الفاظ میں دی ہے۔ اب اس نبی ﷺ کے ظہور کا زمانہ قریب ہے جو ریگستان عرب سے اٹھ کر دین ابراھیم کو زندہ کرے گا اور کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کرے گا اس کی علامات یہ ہیں کہ وہ ہدیہ قبول کرے گا اور صدقہ اپنے لیے حرام سمجھے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہو گی اگر اس سے مل سکو تو ضرور ملنا۔ جب سیدنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ مدینہ آئے تو آپ نے حضور پاک میں ان تینوں علامات کا مشاھدہ کیا اور پورے یقین اور اطمینان کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔ (1) اللہ تعالیٰ نے اذان میں اپنے نام کے ساتھ جناب محمد ﷺ کے نام کو ضم کیا ہے جو کہ آپ ﷺ کے علو مرتبہ کی واضح دلیل ہے ذات کبریاء محمود اور آپ ﷺ کی ذات "محمد" ﷺ ہے۔ آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی بھی آپ ﷺ کی رفعت شان کا غماز ہے۔ انبیاء ورسل کی بعثت میں طویل وقفہ کے باعث انسانیت ہدایت سے مایوس ہو چکی تھی اور پرستش اصنام میں محو ہو چکی تھی اس مایوسی اور ضلالت کے عالم میں آپ ہدایت کا راستہ دکھانے والے بن کر تشریف لائے اور لوگوں کی مایوسی مایوس کو ختم کر کے انھیں امید کی کئی کرنیں دکھائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَا خَاتَمَ النَّبَاءِ إِنَّكَ مُرْسَلٌ بِالْخَيْرِ كُلَّ هُدَى السَّبِيلِ هَدَا كَا

إِنَّ الْإِلٰهَ بَنٰى عَلَيْكَ مَحَبَّةً فِي خَلْقِهٖ وَ مُحَمَّداً سَمَّا كَا[164]

"اے سلسلہ نبوت کے خاتم! بے شک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ آپ کی ہدایت ہی سب ہدایت ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں آپ ہی کو محبوب بنایا اور آپ کا نام محمد ﷺ رکھا۔"

سیدنا عبداللہ بن زبعری رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَا خَيْرَ مَنْ حَمَلَتْ عَلٰى أَوْ صَالِهَا عِيْرَانَةٌ سَرْحُ الْيَدَيْنِ غَشُوْمٌ

إِنِّيْ لَمُعْتَذِرٌ إِلَيْكَ مِنَ الَّذِيْ أَسْدَيْتُ إِذْ أَنَا فِي الضَّلَالِ أَهِيْمُ

أَيَامَ تَأْمُرُنِيْ بِأَغْوٰى خُطَّةٍ أَمْرُ الْغُوَاةِ وَأَمْرُهُمْ مَّشْؤُمٌ

فَالْيَوْمَ آمَنَ بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ قَلْبِيْ وَ مُخْطِئُ هٰذِهٖ مَحْرُوْمٌ

---

[164] القرطبی، محمد بن احمد، انصاری: الجامع لأحکام القرآن، جلد 4، صفحہ 222۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَضَتِ الْعَدَاوَةُ وَانْقَضَتْ اَسْبَابُهَا وَدَعَتْ اَوَاصِرُ بَيْنَنَا وَحُلُوْمُ

وَعَلَيْكَ مِنْ عَلَمِ الْمَلِيْكِ عَلَامَةٌ نُوْرٌ اَغَرُّ وَخَاتَمٌ مَّخْتُوْمُ

اَعْطَاكَ بَعْدَ مَحَبَّةٍ بُرْهَانَه شَرَفاً وَّبُرْهَانُ الْاِلٰهِ عَظِيْمُ

وَلَقَدْ شَهِدتُّ بِاَنَّ دِيْنَكَ صَادِقٌ وَلَقَدْ شَهِدتُّ بِاَنَّ دِيْنَكَ صَادِقٌ

وَاللّٰهِ يَشْهَدُ اَنَّ اَحْمَدَ مُصْطَفٰى مُسْتَقْبَلٌ فِي الصَّالِحِيْنَ كَرِيْمُ

قَرْمٌ عَلَا بُنْيَانُهٗ مِنْ هَاشِمٍ فَرْعٌ تَمَكَّنَ فِي الذُّرٰى وَاَرُوْمُ

(اے سب سے بہترین شخص! جسے ایک مضبوط اور تیز رفتار اونٹ نے پیٹھ پر بٹھایا ہو، مجھے اس (میری ضلالت و گمراہی کے ضمن) میں ملامت فرمائی ہے۔ ازبسکہ میں نے رات ایسے گزاری گویا مجھے بخار تھا۔ اے سب سے بہترین شخص! جسے ایک مضبوط اور تیز رفتار اونٹ نے پیٹھ پر بٹھایا ہو، یوں آپ ﷺ کے حضور اس چیز سے عذر پیش کرتا ہوں جو مجھ سے ایسی حالت میں سرزد ہوئی، جبکہ میں گمراہی میں بھٹک رہا تھا، جس وقت سہم و مخزوم مجھ کو سرکشی کا حکم دیتے تھے اور میں خواہش کے اسباب کو بڑھاتا تھا اور سرکش آگ مجھے کھینچ رہی تھی اور حقیقت حال یہی ہے کہ ان کا کام بالکل بدا اور معیوب ہے۔ آج میں نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم محمد ﷺ پر دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اس سے کنارہ کش رہنے والا محروم ہوتا ہے۔ وہ دشمنی اور اس کے اسباب ختم ہوئے، جس کے بارے میں ہمارے درمیان دستاویزات اور ہماری عقلیں بلاتی تھیں۔ آپ ہماری لغزشوں کو معاف فرمائیں۔ میرے والدین آپ پر قربان جائیں۔ آپ ﷺ رحم کرنے والے اور مرحوم ہیں۔ اور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی علامتوں میں سے علامت ہے ایک روشن نور اور مہر نبوت ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو محبت کے بعد بزرگی اور شرافت کے طور پر دلیل عطا فرمائی اور اللہ کی دلیل بڑی ہوتی ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ کا دین سچا اور حق ہے اور آپ ﷺ بندوں میں بڑے جرات مند ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ احمد مصطفیٰ ﷺ نیکیوں میں مقبول اور کریم ہیں۔ آپ ﷺ سردار ہیں آپ ﷺ کی اصل بنیاد ہاشم ہے اور آپ ﷺ قوم سے شرافت اور جلال میں فائق ہیں اور آپ ﷺ کریم النفس ہیں۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر چیز مقام مصطفیٰ کو پہچان چکی ہے

پتھر مقام مصطفیٰ کو پہچان چکا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

(حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک پتھر تھا جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جن دنوں میں معبوث ہوا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔)[165]

پہاڑ اور درخت مقام مصطفیٰ پہچان چکے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ[166]

---

[165] الترمذی، ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1590 حدیث مرفوع۔

[166] المصدر السابق: حدیث نمبر 1592 حدیث مرفوع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی (رضی اللہ عنہ) بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم (ﷺ) کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں نکلا تو ہر درخت آپ (ﷺ) کو سلام کرتا کہ اے اللہ کے رسول آپ (ﷺ) پر سلام ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

کھجور کا تنا مقام مصطفیٰ پہچان چکا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوا لَهُ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ فَسَكَنَ وَفِي الْبَاب عَنْ أُبَيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ[167]

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) نے آپ (ﷺ) کیلئے منبر بنا دیا جب آپ (ﷺ) اس پر خطبہ دینے لگے تو وہ تنا اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے چنانچہ رسول اللہ (ﷺ) نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابر (رضی اللہ عنہ)، ابن عمر (رضی اللہ عنہ)، سہل بن سعد، ابن عباس (رضی اللہ عنہ) اور ام

---

[167] المصدر السابق: حدیث نمبر 1593۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

کھجور کے درخت کا خوشہ مقام مصطفیٰ ﷺ کو پہچان گیا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ[168]

محمد بن اسماعیل، محمد بن سعید، شریک، سماک، ابوظبیان، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم (ﷺ) کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ میں کس طرح یقین کروں کہ آپ (ﷺ) نبی ہیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس خوشے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ چنانچہ آپ (ﷺ) نے اسے بلایا تو وہ خوشہ درخت سے ٹوٹ

[168] الترمذی، ابوعیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1594 حدیث مرفوع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو آپ (ﷺ) کے سامنے گر گیا۔ پھر آپ (ﷺ) نے اسے حکم کیا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

پتھر مقام مصطفیٰ ﷺ کو پہچان گیا

حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: "میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں کہ جو مکہ مکرمہ میں میرے مبعوث ہونے سے پہلے مجھ پر سلام کیا کرتا تھا۔ "[169]

بھیڑیے کا مقام مصطفیٰ کو پہچان لینا

رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا:

رَعَيْتُ الضَّأْنَ أَحْمِيهَا بِكَلْبِيْ مِنَ اللِّصِّ الْخَفِيِّ وَكُلَّ ذِيْبِ

فَلَمَّا أَنْ سَمِعْتُ الذِّئْبَ نَادٰى يُبَشِّرُنِيْ بِأَحْمَدَ مِنْ قَرِيْبِ

سَعَيْتُ إِلَيْهِ قَدْ شَمَّرْتُ ثَوْبِيْ عَلَى السَّاقَيْنِ قَاصِدَةَ الرَّكِيْبِ

فَأَلْفَيْتُ النَّبِيَّ يَقُوْلُ قَوْلًا صَدُوْقًا لَّيْسَ بِالْقَوْلِ الْكَذُوْبِ

---

[169] مسلم بن الحجاج، ابو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 1442 حدیث مرفوع۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَبَشَّرَنِيْ بِدِيْنِ الْحَقِّ حَتّٰى تَبَيَّنَتِ الشَّرِيْعَةُ لِلْمُنِيْبِ

أَبْصَرْتُ الضِّيَاءَ يُضِيْءُ حَوْلِيْ أَمَامِيْ إِنْ سَعَيْتُ وَمِنْ جَنُوْبِ

''میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ہر ٹھگ اور بھیڑیے سے، کتے کے ذریعے سے ان کی حفاظت کرتا تھا۔ جب میں نے بھیڑیئے کو سنا کہ اس نے آواز دی اور مجھے احمد کی بشارت سنائی کہ وہ یہاں سے قریب ہیں۔ پس میں آپ کے پاس مستعدی سے سوار ہو کر گیا۔ میں نے نبی کو اس حال میں پایا کہ وہ بہت سچی بات کہتے ہیں۔ وہ جھوٹی نہیں ہوتی انھوں نے مجھے سچی بشارت سنائی یہاں تک کہ اس طلب گار پر شریعت کھل گئی اور میں نے روشنی کو اپنے گرد دیکھا جب میں چلتا ہوں تو میرے آگے اور میرے پہلو میں ہوتی ہے۔''[170]

---

[170] 4۔ ابن حجر: الإصابۃ، جلد1، صفحہ 497) ابن الأثیر: إسد الغابۃ، جلد3، صفحہ 738، مترجم) إسد الغابۃ ،جلد3، صفحہ 378) پر ''اللصت'' ہے۔ إبو الحسن علی بن إبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عزالدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ-) :إسد الغابۃ، جلد44،2 دار الفکر – بیروت عام النشر: 1409ھ - 1989م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

براق مقام مصطفیٰ ﷺ کو پہچان گیا

اور بزار نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) کے پاس گھوڑا لایا گیا اور آپ کو اس پر سوار کیا گیا اس کا ہر قدم اپنی حد نگاہ پر پڑتا تھا۔ اور آگے مکمل حدیث ذکر کی۔ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کی حدیث میں براق کی صفت میں یہ موجود ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: " اس اثنا میں کہ میں حجر میں سویا ہوا تھا کہ اچانک میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے میرے پاؤں کو حرکت دی تو میں نے پلٹ کر ایک شخص کو دیکھا اور وہ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) تھے جو مسجد کے دروازے پر کھڑے تھے ان کے ساتھ ایک جانور جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس کا چہرہ انسان کے چہرہ کی مثل تھا اس کے پاؤں کھر والے جانور کے پاؤں کی مثل تھے، اس کی دم بیل کی دم کی مثل تھی اور اس کی کلغی گھوڑے کی کلغی (مراد گردن کے بال تھے) کی مثل تھی پس حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے اسے میرے قریب کیا تو وہ بدکنے لگا اور اس کی کلغی کے بال بکھرے گئے تو حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نے اسے ہاتھ پھیرا اور کہا: اے برقہ تو محمد (ﷺ) سے مت بدک قسم بخدا! کوئی مقرب فرشتہ تجھ پر سوار نہیں ہوا اور نہ کوئی نبی مرسل جو حضرت محمد (ﷺ) سے افضل ہو اور کوئی نبی مرسل جو حضرت محمد (ﷺ) سے افضل ہو اور کوئی بھی ان سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز و مکرم نہیں۔ و قال یا برقہ لا تنفری من محمد (ﷺ) فو اللہ مارکبک ملک مقرب ولا نبی مرسل افضل من محمد (ﷺ) ولا اکرم علی اللہ منہ۔ اس نے جواب دیا میں جانتا ہوں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اسی طرح ہیں اور یہ کہ آپ صاحب شفاعت ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ بھی اس کی شفاعت میں ہو جاؤں تو میں نے کہا: تو میری شفاعت میں ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔۔" الحدیث "[171]

[171] القرطبیؒ (تحت تفسیر الآیۃ الاولی من سورۃ الاسراء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ کی چند مخصوص صفات و محاسن

ہر چیز سے بڑھ کر پیارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت ایمان کے لیے شرط ہے

ایمان و عقیدت ایسی الفت و محبت سے تعبیر ہے جس کے سامنے دنیا و مافیہا کی محبت (Materialistic Affections) بے کیف، بے رنگ، بے حیثیت اور ہیچ ہو کر رہ جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک سچا مسلمان پیارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہر چیز سے بڑھ کر محبت کرتا ہے اور یہ ایمان کے لیا شرط بھی ہے چنانچہ پیارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ."

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) [172]

محمد (ﷺ) کی محبت دین حق کی شرط اول ہے — اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے
محمد (ﷺ) ہے متاعِ عالم ایجاد سے پیارا — پدر، مادر، برادر، جان، مال، اولاد سے پیارا
محمد (ﷺ) کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی — خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

وَفِي الصَّحِيحِ أَيْضًا أَنَّ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي. فَقَالَ: "لَا يَا عُمَرُ، حَتَّى

---

[172] امام مسلم: صحیح مسلم، جلد 1 ص 67۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَكُونَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ". فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ (2) لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى مِنْ نَفْسِي. فَقَالَ: "الْآنَ يَا عُمَرُ" (3) .[173]

پیارے نبی کریم ﷺ کا روز محشر سب سے پہلے اپنی قبر سے نکلنا

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے زمین سب سے پہلے شق ہو گی اور اس میں بھی کوئی فخر نہیں ہے۔" (الحدیث) [174]

تمام مسلم امہ کا یہ بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ پیارے نبی کریم ﷺ کا جسد اطہر اپنی قبر مبارک میں محفوظ و مصون ہے اور ہم جو آپ ﷺ پر درود سلام پڑھتے ہیں فرشتے آپ ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔

پیارے نبی کریم ﷺ کا روز محشر سب سے پہلے شفاعت کرنا

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہی سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور جس کی شفاعت قبول کی جائے گی، ہوں گا''[175]

---

[173] ابن کثیر ج6، صفحہ 380۔(3) صحیح البخاری برقم (6632) .

[174] مسلم: صحیح مسلم، جلد4، صفحہ 1782۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہونا

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور اس میں کوئی فخر نہیں ہے۔ (الحدیث) "[176]

پیارے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں قیامت والے دن اللہ کی حمد کا جھنڈا ہونا

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''۔۔۔ (قیامت کے دن) اللہ کی حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور سارے نبی بشمول آدم اس جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور اس میں بھی کوئی فخر نہیں ہے۔ (الحدیث)[177]

نکتہ: پیارے نبی کریم ﷺ کا صفاتی نام احمد ہے:

---

[175] مسلم: صحیح مسلم، جلد 4، صفحہ 1782۔

[176] المصدر السابق۔

[177] اِبو عبد اللہ اِحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اِسد الشیبانی (المتوفی: 241ھ): مسند الامام اِحمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 330۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَابَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۔ ۔ [178]

آپ کی امت سب سے زیادہ اس لیے آپ ﷺ احمد ہوئے۔

قیامت کے دن پیارے نبی کریم ﷺ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ [179]

پیارے نبی کریم ﷺ کا مقام وسیلہ پر فائز ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ، فَاسْأَلُوا اللهَ لِي الْوَسِيلَةَ " قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا الْوَسِيلَةُ؟ قَالَ: " أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ " [180]

یوں تو جہاں میں آنے کو ہزاروں انبیاء آئے مگر اپنے نبی کی شان سب سے اوج پر نکلی

---

[178] سورۃ الصّف: 6۔

[179] الطبرانی (المتوفی: 360ھ-): المعجم الأوسط، جلد 4، صفحہ 268۔

[180] ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، الشیبانی (المتوفی: 241ھ-): مسند الامام احمد بن حنبل، جلد 13، صفحہ 40

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی ﷺ کی ذات وہ ذات ہے کہ :

سب میں کچھ کچھ کمی سی لگتی ہے جو بھی آتے ہیں ذہن میں القاب
وہ کہ ان کا نہیں کوئی بھی مثیل وہ کہ ان کا نہیں کوئی بھی جواب
ان کی ذات و صفات اک دریا اور الفاظ میرے مثل حباب

اَللّٰھُم صَلِّ وَسَلم دَائِماً اَبَداً عَلیٰ حَبِیبِكَ خَیرِ الخَلقِ کُلھِم۔

پیارے نبی کریم ﷺ کو جَوَامِعُ الکَلِم عطا کیے جانا

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "''چھ اوصاف کی بدولت مجھے انبیاء پر فضیلت دی گئی : مجھے جَوَامِعُ الکَلِم عطا کیے گئے ہیں۔" (الحدیث)[181]

آپ ہی کی بتائی وہ نکلی جب بھی سوجھی کسی کو راہ صواب

[181] مسلم : صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 371۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی کریم ﷺ کی رعب و دبدبہ کے ساتھ خصوصی مدد کی جانا

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "۔۔۔ میری رعب و دبدبہ کے ساتھ خصوصی مدد کی گئی ہے۔"[182]

پیارے نبی کریم ﷺ کے لئے مال غنیمت حلال کیا جانا

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "۔۔۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے۔" (الحدیث)[183]

پیارے نبی کریم ﷺ کے لیے زمین کو مسجد اور باعث طہارت بنا دیا جانا

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "۔۔۔ زمین میرے لئے مسجد اور باعث طہارت بنا دی گئی ہے۔" (الحدیث)[184]

---

182 مسلم: صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 371۔

183 مسلم: المصدر السابق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی کریم ﷺ کو تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا جانا

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "۔۔۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔" (الحدیث) [185]

پیارے نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا جانا

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "۔۔۔ مجھے خاتم النبیین بنایا گیا ہے۔" (الحدیث) [186]

تو بشر بھی ہے مگر فخر بشر بھی تو ہے مجھ کو تو یاد ہے بس اتنا سراپا تیرا
تجھ سے پہلے کا جو ماضی تھا ہزاروں کا سہی اب جو تا حشر کا فردا ہے وہ تنہا تیرا

اَللّٰھُمَ صَلِّ وَسَلِم دَائِماً اَبَداً عَلیٰ حَبِیبِكَ خَیرِ الخَلقِ کُلھِم۔

---

[184] مسلم: صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 371۔

[185] المصدر السابق۔

[186] المصدر السابق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی اور فرشتوں کا پیارے نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا

{إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (56)} (14)[187]

جب پیارے نبی کریم ﷺ کا بابرکت نام آئے تو آپ ﷺ پر اس وقت درود وسلام بھیجنا ضروری ہے

"سیدنا علی (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

(اَلْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)[188]

ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

(رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ)

---

[187] سورۃ الاحزاب: 56۔

[188] ترمذی، الدعوات، باب رغم اِنف رجل ذکرت عندہ۔۔ 3546۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[ترمذی، الدعوات، باب رغم اِنف رجل ذکرت عندہ۔۔: ۳۵۴۵، و قال الألبانی حسن صحیح]"[189]

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَمَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ — وَلَقَدْ اَتٰى فَعْجَزْنَ عَنْ نَظَرَائِهٖ

جہاں میں یوں تو آنے کو ہزاروں انبیاء آئے — پر اپنے نبی ﷺ کی شان سب سے اوج پر نکلی

پیارے نبی کریم ﷺ پر قبر میں بھی درود وسلام پہنچایا جانا

" سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں کو زمین پر چلتے رہتے ہیں اور مجھ تک میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔"[190]

اس عقیدہ پر مسلم امہ کا اجماع ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے اجساد مطہرہ اپنی اپنی قبور میں محفوظ و مصون ہیں۔ زمین ان کو نہیں کھاتی۔

سلام اس پر کہ جس نے بے	سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں

[189] حافظ عبد السلام بھٹوی: تفسیر القرآن العظیم۔

[190] محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی (المتوفی: 741ھ): مشکاۃ المصابیح بحوالہ: النسائی، الدارمی، جلد 1، صفحہ 924، المحقق: محمد ناصر الدین الألبانی، (حکم الالبانی: صحیح)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسوں کی دستگیری کی	فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے	سلام اس پر کہ جس نے زخم کھاکر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں	سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں	سلام اس پر کہ ہوا مجروح جو بازار طائف میں
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نا سونا تھا	سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا	سلام اس پر کہ جو بھوکا رہ کر اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر کہ جس کی سادگی درس بصیرت تھی	سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت تھی
سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی	سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی
سلام اس پر جسے بھلا سکتے نہیں جس کا احساں	سلام اس پر مسلمانوں کو دی تلوار اور قرآں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی کریم ﷺ کو راضی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا قبلہ بدل دینا

{وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى (84)}[191]

ادھر موسی علیہ السلام رضائے الٰہی کے لئے کوہ طور پر جلدی جاتے ہیں تاکہ اللہ رب رحمان ان سے راضی ہو جائے۔اور ادھر اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی، سرور کون و مکاں تاجدار ختم نبوت جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کو راضی کرنے کے لئے قبلہ ہی بدل دیا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ}[192]

(|144|2ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں،اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں،آپ اپنا منھ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں)

موسی علیہ السلام نے کہا:

---

[191] سورہ طہ 84:

[192] سورۃ البقرہ: 144۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي (25) وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي (26) وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي (27) يَفْقَهُوا قَوْلِي (28) وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي (29) هَارُونَ أَخِي (30) اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي (31) وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي (32)}[193]

(20|25 موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لئے کھول دے|20|26 اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے|20|27 اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے|20|28 تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں|20|29 اور میرا وزیر میرے کنبے میں سے کر دے|20|30 یعنی میرے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو|20|31 تو اس سے میری کمر کس دے|20|32 اور اسے میرا شریک کار کر دے۔)

ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

{وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ (84)}[194]

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

---

[193] سورہ طہٰ: 25 تا 32۔

[194] سورۃ الشعراء: 84۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی کریم ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بلند کر دیا

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ میرا ذکر خیر بعد میں آنے والوں میں باقی رکھ

{وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ (84)} (18)

لیکن رسول اللہؐ کو اللہ تعالیٰ بغیر کسی دعا کے خود ہی فرماتے ہیں:

{وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ}[195]

(اور ہم نے تیرے ذکر کا (اے نبی ﷺ) آوازہ بلند کر دیا ہے۔)

لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں میں اُن کا چرچہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

---

[195] سورہ الانشراح: 4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتلا دو گستاخ نبی کو غیرت مسلم زندہ ہے

اُن پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بقول اقبال:

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے رفعت شانِ وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ دیکھے

پیارے نبی کریم ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہونا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّكَ يَقُولُ: كَيْفَ رَفَعْتُ لَكَ ذِكْرَكَ، قُلْتُ: اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِي "(19)[196]

{وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ (81)}

---

[196] ابن حبان: صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، [تعلیق الألبانی] ضعیف- «الضعیفۃ» (1746). [تعلیق شعیب الأرنؤوط] إسنادہ ضعیف۔ اس ضمن میں تمام روایات حسن درجہ کو پہنچ جاتی ہیں (انظر تخریج ھذا الحدیث فی الشاملہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ أَجْمَعِينَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَنْصُرُوهُ إِنْ أَدْرَكُوهُ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا بِذَلِكَ الْمِيثَاقِ عَلَى أُمَمِهِمْ.

پیارے رسول کریم ﷺ پر نبوت کب واجب ہوئی؟

"سیدنا ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ﷺ پر نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا جب آدم (علیہ السلام) کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔"[197]

شیطان کا خواب میں بھی نبی کریم ﷺ کی پاک صورت اختیار نا کرنا

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال الرسول الله صلى الله عليه وسلم: من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتمثل بي۔"[198]

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے حقیقت میں دیکھا، اصلاً کہ شیطان میری مثال نہیں بنا سکتا میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔)

تشریح : ہر مسلمان کی یہ خواہش رہتی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

---

[197] 29-الترمذی: سنن الترمذی، ج 5، صفحہ 585، تحقیق و تعلیق: احمد محمد شاکر (ج- 1، 2)، [حکم الألبانی]: صحیح۔

[198] صحیح البخاری: ۱۱۱۰العمل، صحیح مسلم: ۲۲۶۶الرؤیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیدار کرلے، اور یہ خواہش اسکے سچے محبِ رسول ہونے کی دلیل ہے۔ **جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:**

"میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میری وفات کے بعد آئیں گے اور ان کی خواہش ہوگی کہ وہ مجھے دیکھنے کے لئے اپنے اہل و مال سب کچھ صَرف کردیں"[199]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اس بات کی غُمازی کر رہا ہے کہ اس اُمت میں ایسے بھی محب رسول پیدا ہوں گے جنکے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرے کی طرف نظر سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہ ہوگی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کے اس نیک جذبے کی قدر کی اور خود حبیب الٰہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں سے ملاقات کے متمنی رہے جیسا کہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے، اہل قبور کو سلام کیا اور صحابہ کرام سے فرمایا: ہماری خواہش ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھی ہو، ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے"[200]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے رُخصت ہو جانے کے بعد حالت بیداری

---

[199] صحیح مسلم، مسند احمد۔

[200] صحیح مسلم، مسند احمد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ممکن نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے اپنے محبوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار خواب میں کرا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس خصوصیت سے نوازا کہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل اختیار نہیں کر سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ قدرت دی ہے کہ جس مخلوق کی شکل چاہے اختیار کر لے سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے، تاکہ جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اسکا خواب سچا ہو، جیسا کہ زیر بحث حدیث سے واضح ہوتا ہے لہٰذا جو شخص خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے، تو یہ سمجھا جائے گا کہ یقیناً وہ شخص رؤیت نبوی سے مشرف ہوا ہے، البتہ اس سلسلے میں یہاں چند اہم باتیں دھیان میں رکھنا نہایت ضروری ہے۔

○ ضروری ہے کہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شکل میں دیکھا جائے جس شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود رہے ہیں کیونکہ ممکن ہے کہ شیطان کسی بزرگانہ شکل میں آئے اور اس مغالطے میں ڈال دے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں درآں حالیکہ وہ صورت کسی اور بزرگ کی ہو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ اسی لئے صحیح بخاری میں زیرِ بحث حدیث کے بعد امام محمد بن سیرین کا یہ قول مذکور ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ہی کی صورت میں دیکھا جائے۔ اسی طرح ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ میں نے آج رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواب میں دیکھا ہے، انھوں نے فرمایا کہ جسے دیکھا ہے اس کی صفت بیان کرو، اس نے کہا کہ وہ شکل حسن بن علی رضی اللہ عنہما جیسی تھی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے حقیقت میں دیکھا ہے[201]

محبِ رسول کو چاہیے کہ آپ کے حلیہ مبارک کو یاد رکھے تاکہ شیطان اسکو دھوکہ میں نہ ڈال سکے۔ کسی عالم سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے خواب میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی داڑھی بالکل سفید تھی وغیرہ، اُس عالم نے اسے فوراً ٹوکا اور فرمایا کہ یہ خواب سچا نہیں ہے کیونکہ وفات تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کے صرف چند بال ہی سفید ہوئے تھے۔

علمائے اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ اگر خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو کوئی ایسی بات بتلائیں یا کوئی ایسا حکم دیں جو شریعت کے خلاف ہے تو اس پر عمل جائز نہ ہوگا کیونکہ اولاً تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل دین مکمل ہو چکا تھا، ثانیاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ضرور فرمایا ہے کہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا لیکن یہ نہیں فرمایا کہ شیطان میری طرف کوئی بات منسوب نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتا ہے تو اس رؤیت کی وجہ سے وہ صحابی شمار نہ ہوگا اور نہ ہی یہ اس کے متقی وپرہیزگار ہونے کی دلیل ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خواہش رکھنے والے کو چاہیے کہ آپ صلی اللہ

---

[201] فتح الباری جلد 12، صفحہ 384۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کو کثرت سے یاد رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و شمایل کا مطالعہ کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں راسخ کرنے کی کوشش کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کا دیدار کرادے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے حصول کا یہی سب سے بڑا اور کامیاب نسخہ ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھتا ہوں (الشفا) البتہ اس کے لئے خصوصی نمازیں پڑھنا اور اس میں کچھ خاص قسم کے اذکار کا اہتمام کرنا غیر شرعی اور بدعی طریقہ ہے۔

فوائد:

○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کہ شیطان مردود آپ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی تمنا ایک نیک خواہش اور محب رسول ہونے کی دلیل ہے۔

○ صحابہ کرام کی فضیلت کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں صحبت نبوی سے نوازا ہے۔[202]

[202] ماخوذ از محدث فورم آن لائن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوض کوثر

انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ (ﷺ) ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ (ﷺ) پر اونگھ سی طاری ہوئی پھر آپ (ﷺ) نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ (ﷺ) کو کس بات سے ہنسی آ رہی تھی تو آپ (ﷺ) نے فرمایا مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی پھر (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ،) پڑھا پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ ایک نہر ہے مجھ سے میرے رب نے اس کا وعدہ کیا ہے اس میں بہت سی خوبیاں ہیں وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت کے لوگ پانی پینے کے لیے آئیں گے اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کی تعداد کے برابر ہے ایک شخص کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا میں عرض کروں گا یا اللہ یہ میرا امتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا آپ (ﷺ) جانتے ہو کہ اس نے آپ (ﷺ) کے بعد نئی باتیں گھڑی تھیں، ابن حجر (رح) نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ (ﷺ) ہمارے درمیان مسجد میں تشریف فرما تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ ہے جس نے آپ (ﷺ) کے بعد نئی باتیں نکال لی تھیں۔ [203]

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی (ﷺ) آسمان پر چڑھائے گئے یعنی معراج ہوئی تو آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں ایک نہر کے پاس پہنچا جس کے دونوں کنارے

کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے۔ [204]

اس کی مٹی یا خوشبو مشک کی تھی، ہدبہ کو شک ہوا (کہ آپ نے طین یا طیب میں سے کونسا لفظ فرمایا) [205]

---

[203] مسلم بن الحجاج، ابوالحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-): صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 889۔

[204] بخاری۔

[205] بخاری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر انہوں نے ہاتھ مارا اور اس کی مٹی نکالی، تو وہ مشک تھی۔ پھر میرے سامنے سدرہ المنتہیٰ آ گئی اور میں نے اس کے قریب عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انس (رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے۔[206]

اس کے دونوں کنارے سونے سے بنے ہوئے ہیں اور پانی بہنے کے مقام میں یاقوت اور موتی ہیں اس کی مٹی مشک سے زیادہ میٹھی ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔)[207]

پھر اسی (پہلے) آسمان میں آپ کو لے کر پھرانے لگے، آپ ایک نہر کے پاس سے گزرے جس پر موتی اور زمرد کے محل بنے ہوئے تھے آپ نے ہاتھ مارا تو معلوم ہوا کہ وہ مشک ہے، آپ نے پوچھا اے جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو آپ کے لیے آپ کے رب نے رکھ چھوڑی ہے پھر دوسرے آسمان پر لے گئے۔[208]

---

[206] ترمذی۔

[207] سنن ابن ماجہ: جلد سوم: حدیث نمبر 1215۔

[208] بخاری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں۔ حضرت عمر نے عرض کیا یہ تو بڑی نعمت میں ہوں گے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا انہیں کھانے والے ان سے بھی زیادہ نعمت میں ہوں گے۔ [209]

جو شخص اس کا ایک گھونٹ پی لے گا، اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی اور جو شخص اس سے محروم رہ جائے گا وہ کبھی سیراب نہ ہو گا۔ [210]

پیارے نبی کریم ﷺ کا اولاد ابراہیم میں سے انتخاب

"سیدنا واثلہ بن اسقع (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے سنا آپ (ﷺ) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں

---

[209] الترمذی، ابو عیسی: جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 443۔

[210] مسند احمد: جلد دوم: حدیث نمبر 1858۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے چنا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور پھر بنی ہاشم میں سے مجھے چنا۔

"211

پیارے رسول کریم ﷺ کا عرش کی دائیں جانب کھڑا ہونا

"سیدنا ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے۔۔۔"اس کے بعد میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔اس جگہ تمام مخلوقات میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں کھڑا ہو سکے گا۔یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

"212

شان نبی میں اہم نکتہ

ایک شاعر نے آپ ﷺ مدح میں ایک لاکھ اشعار لکھیں ہیں۔علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔ان اشعار میں سے آخری شعر کا ترجمہ

---

211 مسلم: صحیح مسلم، بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ، جلد4، صفحہ 1782۔

212 الترمذی، محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک، اِبو عیسی (المتوفی: 279ھ-): سنن الترمذی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھکی ہے فکر رساں، مدح باقی ہے قلم ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے اور عمر تمام لکھا، مدح باقی ہے

ما إن مدحت محمدا بمقالتی **لکن مدحت مقالتی بمحمد[213]

مدحت شاہ دوسرا میں بیان کروں کس طرح

پست میرے تخیلات تنگ مرے تصورات

اللہ تعالیٰ، حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام پیارے رسول کریم ﷺ کے محافظ

{يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (67)}[214]

(|67|5اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی،

---

[213] حسان بن ثابت - رضی اللہ عنہ۔

[214] سورۃ المائدہ: 67۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچالے گا بے شک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔)

"سیدنا سعد (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے غزوہ احد کے دن رسول اللہ (ﷺ) کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا میں نے ان کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی دیکھا یعنی حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام۔" [215]

پیارے نبی کریم ﷺ کا مقام ذیشان ساری امت (ساری کائنات) سے اعلیٰ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأَرْضِ، وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ زِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: فَزِنْهُ بِعَشَرَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِأَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ

---

[215] مسلم: صحیح مسلم، جلد 4، صفحہ 1802۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا "[216]

روایت ہے حضرت ابو ذر غفاری سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں حتی کہ آپ نے یقین کرلیا تو فرمایا اے ابو ذر میرے پاس دو فرشتے آئے جب کہ میں مکہ کے بعض پتھریلے علاقہ میں

---

[216] الدارمی، : مسند الدارمی المعروف ب- (سنن الدارمی)، جلد1، صفحہ 164، تحقیق: حسین سلیم اِسد الدارانی، [تعلیق المحقق] إسناده منقطع عروة بن الزبير لم يدرك اِبا ذر الغفاری ورجاله ثقات

اِبو بکر البزار: مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، جلد9، صفحہ 436،

اِبو القاسم، الرازی اللالکائی (المتوفی: 418ھ-): شرح اِصول اعتقاد اِہل السنۃ والجماعۃ، جلد4، صفحہ 831۔

البانی: وہذا إسناد جيد رجاله كلهم ثقات معروفون، وفی جعفر بن عثمان - وہو ابن عبد الله بن عثمان - كلام لا يضر إن شاء الله تعالى، اِخرجہ الدارمی (1 / 9): حدثنا عبد الله بن عمران حدثنا اِبو داود حدثنا جعفر بن عثمان القرشی عن عثمان بن عروة بن الزبير عن اِبيه عن اِبی ذر الغفاری قال: قلت: يا رسول الله! كيف علمت اِنک نبی حين استنبئت؟ فقال: يا اِبا ذر اِتانی.. اِلخ. وہذا إسناد جيد رجاله كلهم ثقات معروفون، وفی جعفر بن عثمان - وہو ابن عبد الله بن عثمان - كلام لا يضر إن شاء الله تعالى، وقد وثقه اِبو حاتم، واِبو داود فی الإسناد ہو الطيالسی، ومن طريقه رواه ابن عساكر اِيضا كما فی "البداية" (2 / 276) والعقيلی كما فی "الميزان" (1 / 190).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا تو ان میں سے ایک تو زمین کی طرف آ گیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کیا یہ وہ ہی ہیں اس نے کہا ہاں اس نے کہا کہ انہیں ایک شخص سے تولو میں اس سے تولا گیا تو میں وزنی ہوا پھر اس نے کہا کہ انہیں دس سے تولو تو میں ان سے تولا گیا میں ان پر وزنی ہوا، پھر اس نے کہا کہ انہیں سو سے تولو میں ان سے تولا گیا میں ان پر بھاری ہوا وہ بولا انہیں ہزار سے تولو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ پلہ ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گرے پڑتے ہیں تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم انہیں ان کی پوری امت سے تولو تو بھی یہ سب پر بھاری ہوں گے ۔)

پیارے رسول کریم ﷺ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں ملنا

"سیدنا عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ۔۔ ۔(ﷺ) منبر پر تشریف

لائے اور فرمایا: "۔۔۔مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں ہیں۔۔۔"

217

---

217 مسلم: صحیح مسلم، جلد 4، صفحہ 1795۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول کریم ﷺ کے جسم اطہر کی نزاکت اور خوشبو

ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہا کے بعد ذات نبی ﷺ بلند ہے ذات خدا کے بعد

"سیدنا انس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے نہ عنبر کو نہ مشک اور نہ ہی کوئی ایسی خوشبو سونگھی جو خوشبو میں نے رسول اللہ (ﷺ) کے جسم اطہر سے محسوس کی اور نہ ہی میں نے رسول اللہ (ﷺ) کے جسم مبارک سے زیادہ کسی دیباج اور ریشم کو نرم پایا۔"[218]

"سیدنا انس (رضی اللہ عنہ) بن مالک سے روایت ہے کہ نبی (ﷺ) ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ (ﷺ) نے آرام فرمایا آپ (ﷺ) کو پسینہ آیا میری والدہ محترمہ ایک شیشی لائیں اور آپ (ﷺ) کا مبارک پسینہ پونچھ کر اس شیشی میں ڈالنے لگیں تو نبی (ﷺ) بیدار ہوگئے اور آپ (ﷺ) نے فرمایا اے ام سلیم تم یہ کیا کر رہی ہو ام سلیم (رضی اللہ عنھا) کہنے لگی یہ آپ (ﷺ) کا پسینہ مبارک ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے اور تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبو محسوس کریں گے۔" (34)[219]

---

[218] مسلم: صحیح مسلم۔

[219] 34- مسلم: صحیح مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت محمدی کے سراج منیر کے بعد کسی بھی نبی کا چراغ نہیں جل سکتا

{وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ (81)}[220]

(|81|3جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے، فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔)

"ایک مرتبہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) تورات کے اوراق پڑھ رہے تھے تو نبی (ﷺ) یہ دیکھ کر غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اگر موسیٰ (علیہ

---

[220] سورہ آل عمران: 81۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلام) بھی زندہ ہو کر آ جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کے پیچھے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (مسند احمد بحوالہ ابن کثیر) بہر حال اب قیامت تک واجب الاتباع صرف محمد رسول اللہ (ﷺ) ہیں اور نجات انہی کی اطاعت میں منحصر ہے نہ کہ کسی امام کی اندھی تقلید یا کسی بزرگ کی بیعت میں۔ جب کسی پیغمبر کا سکہ اب نہیں چل سکتا تو کسی اور کی ذات غیر مشروط اطاعت کی مستحق کیوں کر ہو سکتی ہے؟"[221]

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار مت دیکھ کسی کا قول و قرار

مومنوں میں سے پیارے رسول کریم ﷺ کی بعثت، مومنوں پر اللہ کا احسان ہے

{لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (164)}[222]

(|164|3 بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے

---

[221] حافظ صلاح الدین یوسف: تفسیر احسن البیان۔

[222] سورۃ آل عمران: 164۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً یہ
سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔)

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکت مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم الٰہی کس نے قصر کسریٰ کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

کہ دیا لاتقنطوا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سر بسر محو تمنا کر دیا

سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسن کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر عبادت کی قبولیت کے لیے شرط ہے کہ وہ پیارے رسول کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہو

"رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جس نے کوئی عمل کیا اور وہ عمل ہمارے طریقہ کے مطابق نا ہوا تو وہ مردود ہے۔" [223]

تَعْصِي الرَّسُوْلَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ هٰذَا ... فِي الْقِيَاسِ بَدِيْع

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَّاَطَعْتَه اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَن يُّحِبُّ مُطِيْع

پیارے رسول کریم ﷺ کا (خصوصی اور منفرد) معجزہ اللہ کی وحی ہے (اس کے علاوہ کتب احادیث میں پیارے نبی کریم ﷺ کے بہت زیادہ عمومی معجزات مذکور ہیں)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم (ﷺ) نے فرمایا: انبیاء میں سے ہر ایک نبی کو معجزات میں صرف اتنا دیا گیا جس پر انسان ایمان لاسکے اور جو معجزہ مجھ کو ملا وہ اللہ کی وحی ہے جو اس نے میری طرف بھیجی (اور جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے) اس کی بناء پر مجھے یقین ہے

---

[223] صحیح البخاری، جلد 3، صفحہ 69۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ قیامت کے دن میرے ماننے والوں کی تعداد تمام انبیاء کے ماننے والوں سے زیادہ ہو گی۔"[224]

"سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم (ﷺ) نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے روئے زمین کو سمیٹا (یعنی اس کو سمیٹ کر ایک ہتھیلی کے برابر کر دیا اور پھر مجھے دکھایا) چنانچہ میں نے روئے زمین کو مشرق سے لے کر مغرب تک دیکھا اور میں یقین کے ساتھ کہ سکتا ہوں کہ میری امت عنقریب روئے زمین کے تمام علاقوں کی بادشاہت سے سرفراز ہو گی، جو سمیٹ کر مجھ کو دکھائے گئے ہیں اور میں یہ بھی حقیقت ہے کہ مجھ کو سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے گئے ہیں۔ نیز میں نے اپنے پروردگار سے التجا کی کہ میری امت کے لوگوں کو عام قحط میں نہ مارے (یعنی ایسا قحط نہ مسلط کرے جس میں مبتلا ہو کر پوری امت ہلاک ہو جائے) اور یہ کہ میری امت پر مسلمانوں کے علاوہ کسی (غیر مسلم دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کی اجتماعیت اور ملی نظام کے مرکز پر قبضہ کر لے۔ چنانچہ میرے رب نے فرمایا: اے محمد (ﷺ) جب میں کسی

---

[224] صحیح البخاری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات کا فیصلہ کرلیتا ہوں تو وہ بدلا نہیں جاسکتا، پس تمہاری امت کے حق میں تمہیں اپنا یہ عہد وفیصلہ دیتا ہوں کہ مسلمانوں کو نہ تو قحط میں ہلاک کروں گا اور نہ خود ان کے علاوہ کوئی اور دشمن ان پر مسلط کروں گا جو ان کی اجتماعیت اور ملی نظام کے ایک مرکز پر قبضہ کرلے اگرچہ ان (مسلمانوں) پر تمام روئے زمین کے غیر مسلم دشمن جمع ہو کر حملہ آور ہوں الّا یہ کہ تمہاری امت ہی کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں اور ایک دوسرے کو قید وبند کی صعوبت میں ڈالیں۔"[225]

اُدھر لاکھوں ستاروں سے ہے بزم کہکشاں روشن
اِدھر اک شمع روشن ہے کہ ہیں دونوں جہاں روشن

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو رحمت عالمین بنا کر بھیجا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[225] مسلم: صحیح مسلم، جلد4، صفحہ 2215۔
تشریح: سرخ اور سفید خزانوں، سے سونے اور چاندی کے خزانے مراد ہیں اور دونوں خزانوں کے ذریعہ کسری بادشاہ فارس اور قیصر بادشاہ روم کی سلطنت ومملکت کی طرف اشارہ مقصود ہے. (واللہ اعلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ (107)}[226]

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ
خطاکار سے در گزر کرنے والا بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا اِدھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا
ہر زمانے میں پیمبر بھی، نبی بھی آئے مصلح ملی و ملکی بھی، رشی بھی آئے
حق کے جو ئندہ حق کے ولی بھی آئے واقف محرم سر ازلی بھی آئے
آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر کوئی آیا نا مگر رحمت عالم بن کر[227]

---

[226] سورۃ الانبیاء: 107۔

[227] جگر مرادآبادی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی سوتے تھے دل جگتا تھا(: اے عائشہ ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا)

عن أبي سَلمة بن عبد الرحمن، أنه أَخْبَرَه: أنه سَأل عائشة -رضى الله عنها-، كيف كانت صلاة رسول الله -صلى الله عليه وسلم- فى رمضان؟ فقالت: «ما كان رسول الله -صلى الله عليه وسلم- يَزيد فى رمضان ولا فى غَيره على إحدى عَشرة ركعة يصلّي أربعا، فلا تَسَل عن حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثم يصلّي أربعا، فلا تَسَل عن حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثم يصلّي ثلاثا». قالت عائشة: فقلت يا رسول الله: أتنام قبل أن توتر؟ فقال: «يا عائشة إن عَيْنَيَّ تَنَامَانِ ولا يَنام قَلْبِي[228]»

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوتی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں (تہجد) کبھی گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے، پس نہ پوچھو کہ وہ کتنی حسین اور کتنی لمبی ہوتی تھیں؟ پھر چار رکعتیں پڑھتے، ان کے بھی حسن اور لمبائی

---

[228] متفق علیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں (وتر) پڑھتے، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

عمر کی قسم کھائی

{لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ (72)}[229]

(تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بد مستی میں سر گرداں تھے۔)

حق بات تو یہ ہے کہ نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے محاسن، مناقب اور فضائل تو اس قدر ہیں کہ کئی دفتر درکار ہیں لیکن میں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم تر نعمت کی کما حقہ قدر کی توفیق عنایت فرمائے اور ہمیں اپنے اعمال پیارے نبی اکرم ﷺ کی سنت طیبہ کے سانچے میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بے شک پیارے نبی اکرم ﷺ کی ذات اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑی ذات ہے اور آپ ﷺ کی بات اللہ تعالیٰ کی بات ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[229] سورۃ الحجر 15: 72۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى (1) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى (2)
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى (3) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (4)}[230]

(قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے (1) کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے اور نہ ٹیڑھی راہ پر ہے (2) اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ (3) وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔ (4))

تکمیل معرفت ہے محبت رسول کی — ہے بندگی خدا کی اطاعت رسول کی
ہے مرتبہ حضور کا بالائے فہم و عقل — معلوم ہے خدا کو عزت رسول کی
تسکین دل ہے سرور کون و مکاں کی یاد — سرمایہ حیات ہے الفت رسول کی
فرمان رب پاک ہے فرمان مصطفیٰ — احکام ایزدی ہیں ھدایت رسول کی

بقول شاعر:

گفتہ او گفتہ اللہ بود — اگرچہ از حلقوم عبد اللہ شود

---

[230] سورۃ النجم: 1 تا 4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسولِ کریم اور متعلقاتِ رسولِ کریم ﷺ

کی قرآنی قسمیں اور شانِ مصطفیٰ

اصل موضوع پر اظہارِ خیال سے قبل ظہور و خفاء کے لحاظ سے قسم کی اقسام پر دائرہ تحقیق کی تحدید و تعیین کے لیے آگاہی ضروری ہے لہٰذا ظاہر و مخفی اور ملفوظ و غیر ملفوظ ہونے کے اعتبار سے قرآنی اقسام کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

(1) قسمِ مُضْمر (2) قسمِ ظاہر

قسمِ مُضْمر سے مراد وہ قسم ہے جس میں فعل قسم اور مُقْسَم بِہ محذوف ہوں لیکن اس قسم پر اس کا مقترن باللّام جواب دلالت کرتا ہے جیسے:

{لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ}[231]

(یقیناً تمہارے مالوں اور جانوں سے تمہاری آزمائش کی جائے گی اور یہ بھی یقین ہے کہ تمہیں ان لوگوں کی جو تم سے پہلے

---

[231] سورۃ آل عمران 3: 186۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب دیئے گئے اور مشرکوں کو بہت سی دکھ دینے والی باتیں
بھی سننی پڑیں گی اور اگر تم صبر کرلو اور پرہیز گاری اختیار کرو
تو یقیناً یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔)

یا پھر معنی اور سیاق اس پر دلالت کرتا ہے جیسے:

"{وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ()}[232]

(تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے پروردگار
کے ذمے قطعی طے شدہ امر ہے۔)

قسم ظاہر جسے دوسرے الفاظ میں قسم ملفوظ بھی کہا جاتا ہے، سے مراد وہ اقسام ہیں جو الفاظ میں ادا کی جاتی ہیں۔ قرآنِ کریم میں موجود اقسام ظاہرہ کو مزید تین قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ وہ اقسام ظاہرہ جو اللہ تعالی نے اپنی ذات قدسیہ اور صفات عالیہ کی کھائی ہیں جیسے:

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا ()}[233]

(سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے
جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان

---

[232] سورۃ مریم 19: 71۔

[233] سورۃ النساء 4:65۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں
کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے
ساتھ قبول کر لیں۔)

وہ اقسام ظاہرہ جو اللہ تعالی نے قرآنِ کریم کی کھائی ہیں جیسے:

{یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝}[234]

(یسین () قسم ہے قرآن با حکمت کی () بے شک آپ پیغمبروں میں سے
ہیں () سیدھے راستے پر ہیں ())

وہ اقسام ظاہرہ جو اللہ تعالی نے مخلوق کی کھائی ہیں جیسے:

{وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا (1) فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا (2) فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا (3) اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (4)}[235]

(قسم ہے صف باندھنے والے (فرشتوں) کی (1) پھر پوری طرح
ڈانٹنے والوں کی (2) پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی (3) یقیناً
تم سب کا معبود ایک ہی ہے (4))

---

[234] سورۃ یٰس 36: 1 تا 4۔

[235] سورۃ الصافات 37: 1 تا 4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تحقیقی مضمون اَوَّلُ الذِّکر قسم یعنی ان اقسام ظاہرہ تک محدود ہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ عمر اور آپ ﷺ کے متعلقات کی کھائی ہیں۔ ذیل میں ان کی اقسام ظاہرہ کی معنویت بیان کی جاتی ہے:

سورۃ النساء میں لفظِ رب کی بطور مُتَعَلِّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ

{فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (10)}[236]

(سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نا پائیں اور فرما نبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔)

خلاصہ تفسیر

"پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ (جو صرف زبانی ایمان ظاہر کرتے پھرتے ہیں عند اللہ) ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو

---

[236] سورۃ النساء 4:65۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کے آپس میں جھگڑا واقع ہو، اس میں یہ لوگ آپ سے (اور آپ نہ ہوں تو آپ کی شریعت سے) فیصلہ کرادیں پھر (جب آپ تصفیہ کر دیں تو) اس آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں (انکار کی) تنگی نہ پاویں اور (اس فیصلہ کو) پورا پورا (ظاہری سے باطن سے) تسلیم کرلیں۔"[237]

اس آیتِ مُبارکہ میں ارکانِ قسم

1- مُقْسِمْ: اللہ سُبْحَانَہ وَتَعَالَی ہے۔

2- مُقْسَم بِہ: نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اللہ تعالی کی ربوبیت مُقْسَم بِہ ہے۔ قسم اٹھا کر آپ کی طرف ربوبیت منسوب کرنے میں نبی کریم ﷺ کے لیے ڈھارس، تسلی اور تشفی کے ساتھ ساتھ آپ کی تعظیم ، تکریم اور علو شان کا بھی اظہار ہے۔

3- مُقْسَم عَلَیْہ: "لَایُؤْمِنُونَ" مُقْسَم عَلَیْہ ہے وہ شخص جو ایمان کا دعوی کرتا ہے اور اس آیت میں مذکور شرائط کو اپنے اندر پیدا نہیں کرتا وہ ایمان دار نہیں ہے

4- اَدَاۃِ قَسَم: یہاں واو بطورِ اداۃِ قسم استعمال ہوا ہے۔

---

[237] عثمانی، مفتی محمد شفیع: معارف القرآن، جلد 2، صفحہ 460، ادارۃ المعارف، کراچی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیتِ مُبارکہ میں مُتَعلِّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ

اس مقام پر اللہ تعالی نے اپنے رب ہونے کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مضاف کر کے اپنے رب ہونے کی قسم کھائی ہے۔ اس " وَرَبِّکَ " کے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی ﷺ کے لیے اِلتفات خاص کی جو دل نوازی ہے اس کو بیان کرتے ہوئے مولانا امین احسن اصلاحی بیان کرتے ہیں :

"ایمان کی بنیادی شرط رسول کی اطاعت ظاہراً و باطناً: اس کے بعد اَللہ تَعَالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ اپنے درمیان پیدا ہونے والی تمام نزاعات میں تمہی کو حکم نہ مانیں اور پھر ساتھ ہی ان کے اندر یہ ذہنی تبدیلی نہ واقع ہو جائے کہ وہ تمہارے فیصلے کو بے چون وچرا پورے اطمینانِ قلب کے ساتھ مانیں اور اپنے آپ کو بلا کسی استثنا و تحفظ کے تمہارے حوالے کر دیں۔ رسول کی اطاعت خود خدا کی اطاعت کے ہم معنی ہے اس وجہ سے اس کا حق صرف ظاہری اطاعت سے ادا نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے دل کی اطاعت بھی شرط ہے۔ یہاں "فلا وربک" کی قسم کا موقع و محل بھی ملحوظ رہے۔ اس سے صرف رسول کی ظاہری و باطنی اطاعت کی تاکید ہی مقصود نہیں ہے بلکہ یہ منافقین کی جھوٹی قسم کی، جو آیت : 62 میں مذکور ہے، سچی قسم کے ساتھ تردید بھی ہے۔ پھر وَرَبِّکَ کے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے لیے اِلتفات خاص کی جو دل نوازی ہے اس کی بلاغتوں کا اندازہ تو صرف اہل ذوق ہی کر سکتے ہیں، قلم ان کی تعبیر سے قاصر ہے۔"[238]

مولانا امین احسن اصلاحی کا یہ بیان: "وَرَبِّکَ" کے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی ﷺ کے لیے اِلتفات خاص کی جو دل نوازی ہے اس کی بلاغتوں کا اندازہ تو صرف اہل ذوق ہی کر سکتے ہیں، قلم ان کی تعبیر سے قاصر ہے۔" معنی خیز ہے۔ اس مقسم بہ: "رَبِّکَ" جو کہ مرکب اضافی ہے، کی معنویت کا ایک واضح پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالی کا جو کہ یقینا رب العالمین ہے اس موقع پر پیارے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے یہ فرمانا: "تیرے رب کی قسم! : اس بات غماز اور عکاس ہے کہ یہ نبی اللہ تعالی کا خاص الخاص ہے اس لیے لوگوں کے پاس کامیابی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ اس کی اتباع اور فرمانبرداری ہے۔ مقسم بہ کا یہ اسلوب بدیع پیارے نبی کریم ﷺ کا شان و عظمت کا آئینہ دار ہے۔

ہر ابتدا سے ہر انتہاء کے بعد	ذات نبی بلند ہے ذات خدا کے بعد

رسولِ کریم ﷺ کی عمر کی قسم کھانے کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ

{لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ (72)}[239]

---

[238] اصلاحی، مولانا امین احسن: تدبر قرآن، جلد 2، صفحہ 329، فاران فاؤنڈیشن، لاہور۔

[239] سورۃ الحجر 15: 72.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بد مستی میں سر گرداں تھے۔)

اس آیتِ مُبارکہ میں اَرکانِ قسم

1- مُقْسِم (قسم اٹھانے والا): اَللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی بذات خود ہے۔

2- مُقْسَم بِہٖ (جس کی قسم اٹھائی گئی ہے): نبی کریم کی عمر کی قسم کھائی گئی ہے۔

3- مُقْسَم عَلَیْہِ: بے شک یہ کفار غفلت اور حیرت و استعجاب میں ہیں۔

4- اَداۃِ قسم: محذوف ہے اور لام اس پر دلالت کرتا ہے۔

اس آیتِ مُبارکہ میں رسولِ کریم ﷺ کی عمر کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ

علامہ قرطبیؒ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی کہتے ہیں کہ چونکہ ذات رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالی کے نزدیک معزز، موقر، محترم اور معظم ہے اس لیے اللہ تعالی نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عمر کی قسم کھائی گئی ہے، لہٰذا وہ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"قاضی ابو بکر بن عربی نے بیان کیا ہے کہ مفسرین نے بِالْاِجْمَاع کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شرف و عظمت کے اظہار کے لئے ان کی حیات مبارکہ کی قسم کھائی ہے کہ آپ کی قوم قریش (اپنی طاقت کے نشہ میں) مست ہے (اور) بھکے بھکے پھر رہے ہیں اور اپنی حیرت میں ڈوبے ہوئے ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں (مفسر) کہتا ہوں: اسی طرح قاضی عیاض رَحِمَہُ اللہُ تعالیٰ نے کہا ہے اس بارے میں اہلِ تفسیر نے اجماع کیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی کریم محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مدت حیات کی قسم ہے۔ اور اس کی اصل عین کے ضَمَّہ کے ساتھ ہے اور یہ العمر سے ہے لیکن کثرت استعمال کی وجہ سے اسے فتحہ دیا گیا۔ اور اس کا معنی ہے: اے محمد! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تیری بقا کی قسم! اور بعض نے کہا ہے: تیری حیات کی قسم! اور یہ تعظیم کی انتہاء اور احسان اور شرف عطا کرنے کی حد ہے۔ ابو الجوزاء نے کہا ہے: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سوا کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ معزز و مکرم ہیں۔

علامہ ابن عربی نے کہا ہے: اور کون سی چیز اس سے مانع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی زندگی کی قسم کھائے اور اس کے سبب انہیں اس شرف و عظمت تک پہنچا دے جو چاہے، اور فضل و عظمت میں سے جو کچھ اللہ تعالیٰ لوط عَلَیْہِ السَّلَام کو عطا فرمائے گا تو اس سے کئی گنا شرف اپنے محبوب جناب محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائے گا، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والے ہیں؛ (لہٰذا اس معنی میں اگر مُقْسَم بِہ لوط عَلَیْہِ السَّلَام ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے) کیا آپ جانتے نہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خلت اور حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو شرف ہمکلامی عطا فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بھی یہ سب اعزازات عطا فرمائے، تو جب اللہ تعالیٰ حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی حیات کی قسم کھائی تو حضور نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حیات طیبہ اس سے کہیں بلند اور ارفع ہے، (لہٰذا) کوئی ایک کلام سے دوسرے کلام کی طرف نہ نکلے اور بغیر ضرورت کے اس کا ذکر نہ کرے۔

میں (مفسر) کہتا ہوں: جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ اچھا ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حضور نبی رحمت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی حیات کی قسم کھانا حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کے قصہ میں کلام معترض ہے (یعنی بطور جملہ معترضہ ہے) قشیری ابو نصر عبد الرحیم بن عبد الکریم نے اپنی تفسیر میں کہا ہے: یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہ حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کی طرف راجع ہو، یعنی وہ اپنی طاقت کے نشے میں مست ہیں اور بہکے بہکے پھر رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو وعظ کیا اور فرمایا: یہ میری (قوم) کی بیٹیاں ہیں، تو ملائکہ نے کہا: اے لوط! { لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ }[240] اور یہ نہیں جانتے ان کے ساتھ صبح کے وقت کیا کچھ ہونے والا ہے؟ پس اگر کہا جائے: تحقیق اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون اور طور سینا کی قسم کھائی ہے؛ تو اس میں کیا ہے؟ تو کہا جائے گا: کوئی شے نہیں ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے

---

[240] "تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بد مستی میں سر گرداں تھے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ اس کی اس فضیلت پر دلالت کرتی ہے جو اس کے شمار میں داخل ہوتی ہے، پس اسی طرح ہمارے نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لئے یہ ثابت ہے کہ آپ ان سے افضل ہیں جو آپ کے شمار میں ہیں۔ اور "اَلْعُمُر" اور "اَلْعَمُر" (یعنی عین کے ضَمَّہ اور اس کی فتحہ کے ساتھ) یہ دو لغتیں ہیں اور ان دونوں کا معنی ایک ہے؛ مگر یہ لفظ قسم میں کثرت استعمال کی وجہ سے فتحہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اور تو کہتا ہے: "عَمَرَکَ اللّٰہُ۔ اَیْ اَسْاَلُ اللّٰہَ تَعْمِیْرَکَ" (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے تیری درازی عمر کی دعا کرتا ہوں)۔ اور "لَعَمْرُکَ" یہ مبتدا ہونے کے سبب مرفوع ہے اور اس کی خبر محذوف ہے، اس کا معنی ہے "لَعَمْرُکَ مِمَّا اُقْسِمُ بِہٖ (تیری عمر اس میں سے ہے جس کی میں قسم کھا رہا ہوں)"[241]

---

[241] القرطبی: الجامع لأحکام القرآن، جلد 10.، صفحہ 40،39، الزحیلی، ڈاکٹر وہبہ بن مصطفیٰ: التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج، جلد14، ص54،48، دار الفکر المعاصر – دمشق، الطبعۃ الثانیۃ، 1418 ہ۔ السیوطی عبد الرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین (المتوفی: 911ہ): الإتقان فی علوم القرآن، جلد4، صفحہ 55، المحقق: محمد ابو الفضل إبراہیم، الہیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، الطبعۃ: 1394ہ/ 1974م۔ ابو محمد، مکی بن ابی طالب حَمّوش بن محمد بن مختار القیسی القیروانی ثم الاندلسی القرطبی المالکی (المتوفی: 437ہ): الہدایۃ إلی بلوغ النہایۃ فی علم معانی القرآن و تفسیرہ، وإحکامہ، وجمل من فنون علومہ ج 6, ص 3914، مجموعۃ بحوث الکتاب والسنۃ - کلیۃ الشریعۃ والدراسات الإسلامیۃ- جامعۃ الشارقۃ, المحقق: مجموعۃ رسائل جامعیۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیر محمد کرم شاہ الازہری اسی آیت مبارکہ : میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کی قسم کھانے کی معنویّت یوں بیان کرتے ہیں :

"علمائے تفسیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ عَلَیْہِ اَطْیَبُ التَّحِیَّتِہِ وَاَجْمَلُ الثَّنَاءِ کی حیات پاک کی قسم کھائی ہے اور یہ حضور کی عظمت شان اور شرف رفیع کی قوی دلیل ہے۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا نے فرمایا۔: مَا خَلَقَ اللہُ نَفْسًا اَکْرَمَ عَلَیْہِ مِن مُّحَمَّدٍ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) وَمَا اَقْسَمَ بِحَیَاۃِ اَحَدٍ اِلَّا بِحَیَاتِہٖ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ کسی چیز کو معزز اور مکرم پیدا نہیں کیا اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بغیر کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی۔ علامہ قرطبیؒ لکھتے ہیں : ھٰذَا نِھَایَۃُ التَّعْظِیْمِ وَغَایَۃُ البِرِّ وَالتَّشْرِیْفِ کہ اللہ تعالیٰ کا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زندگی کی قسم کھانا تعظیم و تکریم کی انتہا ہے۔ اصل میں یہ لفظ عمر (یعنی " ع" پر ضمہ) تھا لیکن یہ کثرت استعمال کے لیے مفتوح کر دیا گیا ہے۔"[242]

اسی آیت : {لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِی سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ()} (تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بد مستی میں سر گرداں تھے۔) میں اللہ تعالیٰ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کی

بکلیۃ الدراسات العلیا والبحث العلمی - جامعۃ الشارقۃ، باشراف اِ. د: الشاہد البوشیخی ،الطبعۃ: الأولی، 1429ھ - 2008م، درج بالا عبارت تفسیر القرطبیؒ کی ہے۔

[242] الازہری، پیر محمد کرم شاہ : ضیاء القرآن، جلد2، صفحہ 546، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسم کھانے کی کیا معنَوِیّت ہے؟ اس کو محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی (المتوفی: 1393ھ-) رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی یوں بیان کرتے ہیں:

" . . . فَهُوَ قَسَمٌ بِحَيَاةِ الْمُخَاطَبِ بِهِ . . . وَالتَّقْدِيرُ: لَعَمْرُكَ قَسَمِي. . . . لِأَنَّ الْقَسَمَ بِاسْمِ أَحَدٍ تَعْظِيمٌ لَهُ، فَاسْتُعْمِلَ لَفْظُ الْقَسَمِ كِنَايَةً عَنِ التَّعْظِيمِ، كَمَا اسْتُعْمِلَ لَفْظُ التَّحِيَّةِ كِنَايَةً عَنِ التَّعْظِيمِ فِي كَلِمَاتِ التَّشَهُّدِ «التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ» ."[243]

"۔۔۔ پس وہ "لَعَمْرُکَ" مخاطب کی حیات کی قسم ہے۔۔۔ اس کی تقدیر یہ ہے: "لَعَمْرُکَ قَسَمِی" مجھے تیری عمر کی قسم ہے۔۔۔۔ کسی ایک کے نام کی قسم اس کے لیے تعظیم کا موجب ہوتی ہے چنانچہ لفظ قسم تعظیم سے کنایہ ہے جس طرح کلمات تشہد "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ" میں لفظ "التحیہ" تعظیم سے کنایہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔"

ڈاکٹر وھبہ بن مصطفیٰ الزحیلی اسی درج بالا آیت کی تفسیر میں عمرِ رسول کی قسم کھانے کی معنَوِیّت اس طرح بیان کرتے ہیں:

---

[243] ابن عاشور، محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی (المتوفی: 1393ھ-) التحریر والتنویر «تحریر المعنی السدید وتنویر العقل الجدید من تفسیر الکتاب المجید»، جلد 14، صفحہ 68، الدار التونسیۃ للنشر ــ تونس، سنۃ النشر: 1984ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"{لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} أَيْ أُقْسِمُ بِحَيَاتِكَ وَعُمُرِكَ وَبَقَائِكَ فِي الدُّنْيَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ- وَفِيْ هَذَا تَشْرِيْفٌ عَظِيْمٌ وَّمَقَامٌ رَّفِيْعٌ۔"[244]

({لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} (تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بد مستی میں سر گرداں تھے۔) یعنی اے رسول! صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم میں آپ کی حیات وعمر اور آپ کے دنیا میں بقاء کی قسم کھاتا ہوں۔ یہ قسم (نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کے لیے) تشریف عظیم اور مقام رفیع (کی غماز ہے)۔)

محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیہ (المتوفی: 751ھ-) اسی درج بالا آیت کی تفسیر کے تحت کہتے ہیں:

"{لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} أَكْثَرُ الْمُفَسِّرِيْنَ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ بَلْ لَّا يَعْرِفُ عَنِ السَّلَفِ فِيْهِ إِلَّا نِزَاعاً أَنَّ هَذَا قَسَمٌ مِّنَ اللهِ بِحَيَاةِ رَسُوْلِهِ وَهَذَا مِنْ أَعْظَمِ فَضَائِلِهِ أَنْ يُّقْسِمَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ بِحَيَاتِهِ وَهَذِهِ مِزْيَةٌ لَّا تُعْرَفُ لِغَيْرِهِ۔"[245]

---

[244] الزحیلی، ڈاکٹر وھبہ بن مصطفیٰ: التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج، ج14، ص54.

[245] ابن القیم، محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین الجوزیہ (المتوفی: 751ھ-) :التبیان فی إقسام القرآن، جلد1، صفحہ 429، تصحیح محمد حامد الفقی، ط 1، مطبعہ حجازی بالقاھرۃ، سنہ933م۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

({ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ } ، (تیری عمر کی قسم ! وہ تو اپنی بد مستی میں سر گرداں تھے ۔) سلف خلف میں سے اکثر مفسرین سے اس کی بابت اختلاف معروف ہے (ہر صورت میں) اللہ تعالی کی طرف سے اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی قسم ہے یہ آپ کے عظیم ترین فضائل میں سے ہے کہ رب تعالی آپ کی حیات کی قسم اٹھاتا ہے اور یہ ایسا مقام ہے جو آپ کے علاوہ کسی اور کو نہیں ملا ہے ۔"

العلامہ محمد الامین بن عبد اللہ الارمی الھرری الشافعی رحمہ اللہ تَعَالَى اس آیت : { لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ () } میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کی قسم کھانے کی مَعْنَوِیّت کی بابت کہتے ہیں :

"وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاض: اِتَّفَقَ أَهْلُ التَّفْسِيْرِ فِيْ هَذَا أَنَّهُ قَسَمٌ مِّنَ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ، بِمُدَّةِ حَيَاةِ مُحَمَّدٍ – صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – ، وَكَذَا حَكَى إِجْمَاعَ الْمُفَسِّرِيْنَ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى أَبُوْ بَكْرِ بْنِ الْعَرَبِيِّ فَقَالَ: قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ بِأَجْمَعِهِمْ: أَقْسَمَ اللهُ تَعَالَى هَا هُنَا بِحَيَاةِ مُحَمَّدٍ – صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – تَشْرِيْفًا لَّهُ، قَالَ أَبُو الْجَوْزَاءِ: مَا أَقْسَمَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى بِحَيَاةِ أَحَدٍ غَيْرِ مُحَمَّدٍ –

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –؛ لِأَنَّهُ أَكْرَمُ الْبَرِيَّةِ عِنْدَهُ تَعَالَى، . . . [246]

(قاضی عیاض نے کہا: اہل تفسیر کا اس بات پر اتفاق ہے اللہ تعالی نے حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی مدت حیات کی قسم اٹھائی ہے۔ ابو بکر بن العربی نے اسی طرح اس پر اجماع نقل کیا ہے لہٰذا اس نے کہا ہے: تمام مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کی تعظیم کی خاطر حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حیات کی یہاں قسم اٹھائی ہے۔ ابو الجوزاء نے کہا: اللہ تعالی نے حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حیات کے علاوہ کسی اور کی حیات کی قسم نہیں اٹھائی ہے۔ کیونکہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالی کے ہاں ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں،۔۔۔)

ابو السعود العمادی رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى اس آیت میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی عمر کی قسم کھانے کی مَعْنَوِیَّت کے متعلق کہتے ہیں:

"(لَعَمْرُكَ) قَسَمٌ مِّنَ اللهِ تَعَالَى بِحَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ بِحَيَاةِ لُوْطٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّقْدِيْرُ لَعَمرُكَ قَسَمِيْ وَهِيَ لُغَةٌ فِي الْعُمُرِ يَخْتَصُّ بِهِ الْقَسَمُ إِيْثَاراً لِّلْخِفَّةِ

---

[246] الارمی العلوی الھرری، محمد الامین بن عبد اللہ الشافعی: تفسیر حدائق الروح والریحان فی روابی علوم القرآن، جلد15، صفحہ 102، إشراف ومراجعة: ڈاکٹرہاشم محمد علی بن حسین مہدی، دار طوق النجاة، بیروت –لبنان الطبعة: الأولى، 1421ھ - 2001م۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِكَثْرَةِ دَوْرَانِهِ عَلَى الْأَلْسِنَةِ (إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ) غَوَايَتِهِمْ أَوْ شِدَّة غُلْمتهم الَّتِيْ أَزَالَتْ عُقُوْلُهُمْ وَتَمْيِيْزُهُمْ بَيْنَ الْخَطَإِ وَالصَّوَابِ (يَعْمَهُونَ) يَتَحَيّرُوْنَ وَيَتَمَادَوْنَ فَكَيْفَ يَسْمَعُوْن النُّصْحَ وَقِيْلَ الضَّمِيْرُلِقُرَيْشٍ وَالْجُمْلَةُ اِعْتِرَاضٌ۔"[247]

"(لَعَمْرُكَ) اللہ تعالی کی طرف سے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم کی حیات طیبہ کی قسم ہے یا فرشتوں کی طرف سے لوط عَلَيْهِ السَّلَام کی حیات کی قسم ہے۔ اور اصل محذوف و مقدر عبارت اس طرح ہے "لَعَمْرُک قسمی" مجھے تیری عمر کی قسم ہے۔ یہ لفظ عمر میں ایک لغت ہے، زبانوں پر بہ کثرت گردش کرنے کی وجہ سے بغرض خفت و تخفیف، اس (تلفظ یعنی عَمر کے فتح) کے ساتھ مختص ہے۔ {إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ} بے شک مستی و نشہ ان پر ایسی مسلط ہے کہ اس نے ان کی عقلوں کو زائل کر دیا ہے اور ان میں خطا اور صواب کے درمیان تمیز کرنے کی صلاحیت کو ماؤف کر دیا ہے، حیران و سرکش ہو کر وہ ہیں پس و نصیحت کیسے سن سکتے ہیں، یہ کہا گیا ہے کہ ضمیر کا مرجع قریش ہیں اور یہ جملہ معترضہ ہے۔"[248]

---

[247] العمادی، ابو السعود: إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم، جلد 5، صفحہ 86، إحياء التراث العربي—بیروت۔

[248] اصلاحی، مولانا امین احسن: تدبر قرآن، جلد 2، صفحہ 329۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سوا کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ معزز و مکرم ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ﷺ کی حیات پاک کی قسم کھائی ہے اور یہ حضور کی عظمت شان اور شرفِ رفیع کی قوی دلیل ہے۔ لفظ قسم تعظیم سے کنایہ ہے جس طرح کلمات تشہد "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ" میں لفظ "التحیہ" تعظیم سے کنایہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

سورۃ الحجر میں لفظِ رب کی بطور مُتَعَلَّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی قدر و منزلت کو واضح کرنے کے لیے قرآنِ کریم میں اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رب ہونے کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مضاف کر کے اپنے رب ہونے کی کھائی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ () عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (2)}[249]

(قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سب سے ضرور بازپرس کریں گے۔ ہر اس چیز کی جو وہ کرتے تھے۔)

---

[249] سورۃ الحجر 15: 92،93۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ تفسیر

"سو(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو)آپ کے پروردگار کی (یعنی اپنی) قسم ہم ان سب(اگلوں پچھلوں)سے ان کے اعمال کی(قیامت کے روز)ضرور بازپرس کریں گے(پھر ہر ایک کو اس کے اعمال کے مناسب سزا دیں گے)"[250]

اس آیتِ مُبارکہ میں ارکانِ قسم

1- مُقْسِم (قسم کھانے والا) : اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالَی ہے۔

2- مُقْسَم بِہٖ (جس کی قسم کھائی گئی ہے) :

3- مُقْسَم عَلَیْہِ : ہم ان سب سے ضرور بازپرس کریں گے۔ ہر اس چیز کی جو وہ کرتے تھے۔

4-اَدَاۃِ قَسَم : یہاں واو اَدَاۃِ قَسَم کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

---

[250] عثمانی، مفتی محمد شفیع: معارف القرآن، جلد5، صفحہ 313۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیتِ مُبارکہ میں (لفظِ رب کی بطور) مُتَعَلِّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ

ابو السعود العُمادی درج بالا آیت { فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۔۔۔ () } میں اللہ تعالی کے اپنے رب ہونے کو آپ ﷺ کی طرف مضاف کر کے قسم کھانے میں جو مَعْنَوِیَّت ہے اسے یوں بیان کرتے ہیں:

"(فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ) أَيْ لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَصْنَافَ الْكَفَرَةِ مِنَ الْمُقْتَسِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ سُؤَالَ تَوْبِيْخٍ وَّتَقْرِيْعٍ(عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) فِي الدُّنْيَا مِنْ قَوْلٍ وَّفِعْلٍ وَّتَرْكٍ فَيَدْخُلُ فِيْهِ مَا ذُكِرَ مِنَ الْاِقْتِسَامِ وَالتَّعْضِيَةِ دُخُوْلاً أَوَّلِيًّاوَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ بِذَلِكَ جَزَاءاً مَّوْفُوْراً وَّفِيْهِ مِنَ التَّشْدِيْدِ وَتَأْكِيْدِ الْوَعِيْدِ مَالَا يَخْفَى وَالْفَاءُ لِتَرْتِيْبِ الْوَعِيْدِ عَلَى أَعْمَالِهِمُ الَّتِيْ ذُكِرَ بَعْضُهَا وَفِي التَّعَرُّضِ لِوَصْفِ الرُّبُوْبِيَّةِ مُضَافًا إِلَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِظْهَارَ اللُّطْفِ بِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔"[251]

({ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ }) قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سب سے ضرور بازپرس کریں گے۔) یعنی قیامت کے دن کفار

---

[251] العمادی، ابوالسعود محمد بن محمد بن مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ): إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم المشير بتفسير إلى السعود ج5، صفحہ 92،، دار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے مقتسمین (کتاب الٰہی کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والوں اور اس کی کچھ تعلیمات کو تسلیم کرنے والوں اور کچھ تعلیمات کو تسلیم نا کرنے والوں سے) اور ان کے علاوہ دوسرے کفار سے ہم زجر و توبیخ پر مشتمل باز پرس کریں گے۔ {عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ} اس کی بابت جو وہ دنیا میں کہتے، کرتے اور ترک کرتے تھے، لہٰذا اساسی طور پر اس باز پرس کا سبب اِقْتِسام و تَعْضِیَہ (کتاب الٰہی کو بایں صورت ٹکڑے ٹکڑے کرنا کہ اس کی کچھ تعلیمات کو تسلیم کرنا اور کچھ تعلیمات کو تسلیم نا کرنا) ہیں اور اس کی ہم انھیں پوری پوری جزا دیں گے۔ اس قسم میں تشدید اور وہ تاکید وعید ہے، جو مخفی نہیں ہے۔ پس فاء ان کے اعمال پر وعید کے مترتب ہونے کے لیے ہے اور ان میں سے بعض کا ذکر کیا گیا ہے۔ وصف ربوبیت کو نبی کریم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی طرف مضاف کر کے بیان کرنے میں آپ عَلَيْهِ الصَّلَاة والسلام پر اظہار لطف ہے۔)

محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی (المتوفی : 1393ھ-) درج بالا آیت : { فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ() } میں اللہ تعالی کے اپنے رب ہونے کو آپ ﷺ کی طرف مضاف کر کے قسم کھانے کی مَعْنَوِیَّت درج ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"وَالْمَقْصُودُ بِالْقَسَمِ تَأْكِيدُ الْخَبَرِ. وَلَيْسَ الرَّسُول- عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام- مِمَّنْ يَشُكُّ فِي صِدْقِ هَذَا الْوَعِيدِ وَلَكِنَّ التَّأْكِيدَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُتَسَلِّطٌ عَلَى مَا فِي الْخَبَرِ مِنْ تَهْدِيدِ مُعَادِ ضَمِيرِ النصب فِي لَنَسْئَلَنَّهُمْ.وَوَصْفُ الرَّبِّ مُضَافًا إِلَى ضَمِيرِ النَّبِيءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيمَاءً إِلَى أَنَّ فِي السُّؤَالِ الْمُقْسَمِ عَلَيْهِ حَظًّا مِنَ التَّنْوِيهِ بِهِ، وَهُوَ سُؤَالُ اللَّهِ الْمُكَذِّبِينَ عَنْ تَكْذِيبِهِمْ إِيَّاهُ سُؤَالَ رَبٍّ يَغْضَبُ لِرَسُولِهِ– عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ–."[252]

(قسم کا مقصود خبر کی تاکید ہے اور رسولِ کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام ان لوگوں میں سے نہیں ہیں، جو اس وعید کی صداقت میں شک کرتے ہیں، لیکن تاکید اس خبر میں اس تھدید پر مُتَسلّط ہوتی ہے، جو {لَنَسْئَلَنَّهُمْ} میں موجود ضمیر مفعول کی طرف لوٹتی ہے۔ رب کو ضمیر مخاطب (جس کا مرجع رسولِ کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام ہیں) کی طرف مضاف کر کے بیان کرنا اس بات کی طرف ایماء ہے کہ مُقْسَم عَلَیْہِ کے متعلق سوال کرنے میں اس کی عظمت کے بیان کا بھی حصہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا مُکَذِّبِیْن سے، ان کی تکذیب کے متعلق رب کا اپنے رسول کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کی خاطر غضبناک ہو کر سوال کرنا ہے۔)

محمد الامین العلوی اس آیت کی مَعْنَوِیَّت یوں بیان کرتے ہیں:

---

[252] ابن عاشور ،محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی(التوفی : 1393ھ-):التحریر والتنویر «تحریر المعنی السدید وتنویر العقل الجدید من تفسیر الکتاب المجید»ج14، صفحہ 87۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"وَبَعْدَ أَنْ بَيَّنَ وَظِيْفَةَ الرَّسُوْلِ، ذَكَرَ أَنَّ الْحِسَابَ عَلَى الْأَعْمَالِ مَوْكُوْلٌ إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ، لَا إِلَيْهِ فَقَالَ: {فَوَرَبِّكَ}؛ أَيْ؛ فَأَقْسَمْتُ لَكَ يَا مُحَمَّدُ بِرَبِّكَ الَّذِيْ رَبَّاكَ بِالْوَحْيِ {لَنَسْأَلَنَّهُمْ}؛ أَيْ (1):لَنَسْأَلَنَّ أَصْنَافَ الْكَفَرَةِ مِنَ الْمُقْتَسِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ، سُؤَالَ تَوْبِيْخٍ وَّتَقْرِيْعٍ لَّا سُؤَالَ اسْتِعْلَامٍ، بِأَن يُّقَالَ لِمَ فَعَلْتُمْ كَذَا وَكَذَا،"[253]

(جناب رسولِ کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کی ذمے داری بیان کرنے کے بعد یہ ذکر کیا ہے کہ اعمال پر حساب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذمہ ہے، نا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کے سپرد ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: {فَوَرَبِّکَ} یعنی اے محمد عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام! میں نے تمھارے لیے تمھارے اس رب کی قسم کھائی ہے، جس نے وحی کے ذریعہ تمھاری تربیت کی ہے کہ {لَنَسْاَلَنَّھُمْ} ہم ان قسمیں کھانے والے کفار اور اُن کے علاوہ دوسرے کفار کی خوب سرزنش کریں گے، وہ اس طرح کہ ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اس طرح اور اس طرح کیوں کیا؟)

درج بالا عبارات کا ملخص یہ ہے کہ وصف ربوبیت کو نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ کی طرف مضاف کر کے بیان کرنے میں آپ عَلَیْہِ الصَّلَاۃ

---

253 الأرمی العلوی الہرری، محمد الأمین بن عبد اللہ الشافعی: تفسیر حدائق الروح والریحان فی روابی علوم القرآن، جلد 15، صفحہ 114۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والسلام پر اظہار لطف ہے ۔۔ رب کو ضمیر مخاطب (جس کا مرجع رسولِ کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام ہیں) کی طرف مضاف کر کے بیان کرنا اس بات کی طرف ایماء ہے کہ مُقْسَم عَلَیْہ کے متعلق سوال کرنے میں اس کی عظمت کے بیان کا بھی حصہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا مُکَذِّبِیْن سے، ان کی تکذیب کے متعلق رب کا اپنے رسول کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کی خاطر غضبناک ہو کر سوال کرنا ہے۔

لفظِ رب بطورِ مُتَعَلِّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی قدر و منزلت کو واضح کرنے کے لیے قرآنِ کریم میں اس مقام پر اللہ تعالی نے اپنے رب ہونے کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مضاف کر کے اپنے رب ہونے کی کھائی ہے۔

{فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا () ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا () ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَى بِهَا صِلِيًّا ()}[254]

(تیرے پروردگار کی قسم! ہم انھیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے ارد گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کر دیں گے. ہم ہر ہر

---

[254] سورۃ مریم 19 : 68۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گروہ سے انھیں الگ نکال کھڑا کریں گے جو اللہ رحمٰن سے بہت اکڑے اکڑے پھرتے تھے () پھر ہم انھیں بھی خوب جانتے ہیں جو جہنم کے داخلے کے زیادہ سزاوار ہیں۔)

خلاصہ تفسیر

"سو قسم ہے آپ کے رب کی ہم ان کو (قیامت میں زندہ کر کے موقف حشر میں) جمع کریں گے اور (ان کے ساتھ) شیاطین کو بھی (جو دنیا میں ان کے ساتھ رہ کر بہکاتے سکھاتے تھے جیسا دوسری آیت میں ہے: {قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ} پھر ان (سب) کو دوزخ کے ارد گرد اس حالت سے حاضر کریں گے کہ (مارے ہیبت کے) گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے پھر (ان کفار کے) ہر گروہ میں سے (جیسے یہود و نصاریٰ و مجوس بت پرست) ان لوگوں کو جدا کریں گے جو ان میں سب سے زیادہ اللہ سے سرکشی کیا کرتے تھے (تاکہ ایسوں کو اوروں سے پہلے دوزخ میں داخل کریں) پھر (یہ نہیں کہ اس جدا کرنے میں ہم کو کسی تحقیقات کی ضرورت پڑے کیونکہ) ہم (خود) ایسے لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں جانے کے زیادہ (یعنی اول) مستحق ہیں (پس اپنے علم سے ایسوں کو الگ کر کے اول ان کو پھر دوسرے کفار کو دوزخ میں داخل کریں گے اور یہ ترتیب صرف اولیت میں ہے، اور آخریت نہ ہونے میں تو سب مساوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور جہنم کا وجود ایسا یقینی ہے کہ اس کا معائنہ سب مومن و کافر کو کرایا جائے گا گو صورت اور غرض معائنہ کی مختلف ہو گی کفار کو بطور دخول کے اور تعذیب ابدی کے واسطے اور مؤمنین کو بطور عبور پل صراط اور زیادت شکر اور فرح کے واسطے کہ اس کو دیکھ کر جو جنت میں پہنچیں گے تو اور زیادہ شکر کریں گے اور خوش ہوں گے)"[255]

اس آیتِ مُبارکہ میں ارکان قسم

1- مقسم (قسم کھانے والا) : اللہ سُبحَانَہ وَتَعَالَی ہے۔

2- مُقسَم بِہ (جس کی قسم کھائی گئی ہے) :اے نبی کریم ﷺ تیرے پروردگار کی قسم !

3- مُقسَم عَلَیہ : انہیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے ارد گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کر دیں گے۔

4-اَداۃِ قسم : یہاں واو اَداۃِ قَسم کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

اس آیتِ مُبارکہ میں (لفظِ رب بطورِ) مُتَعَلِّقِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ

"اب یہ پوی تاکید کے ساتھ قسم کھا کر فرمایا کہ تیرے رب کی قسم، ہم ان کو اور تمام شیاطین کو جن کی انہوں نے عبادت اور اطاعت کی

---

[255] عثمانی، مفتی محمد شفیع: معارف القرآن، جلد6، صفحہ 48۔۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ان کے ان تمام گمراہ لیڈروں کو جن کی انہوں نے پیروی کی، سب کو جہنم کے ارد گرد اس طرح اکٹھا کریں گے کہ وہ مجرموں کی طرح دوزانوں بیٹھے ہوئے اپنے فیصلہ کا انتظار کریں گے کہ کس کے لیے جہنم کے کس وارڈ میں جانے کا حکم ہوتا ہے۔"[256]

ابو السعود العُمادی اس آیتِ مُبارکہ میں قسم کی مَعْنَوِیَّت درج ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"فَفِيْهِ إِثْبَاتٌ لِّلْبَعْثِ بِالطَّرِيْقِ الْبُرْهَانِيّ عَلَى أَبْلَغِ وَجْهٍ وَّآكَدِه كَأَنَّهُ أَمْرٌ وَّاضِحٌ غَنِيٌّ عَنِ التَّصْرِيْحَ بِهِ-"[257]

(پس اس اسلوب میں بلیغ ترین صورت میں دلیل و برہان کے ساتھ بعث کا اثبات ہے۔اس کو اس طرح موکد کیا ہے کہ گویا یہ ایک ایسا واضح معاملہ ہے جو تصریح و ایضاح سے بے نیاز ہے۔)

---

[256] اصلاحی، مولانا امین احسن: تدبر قرآن، جلد 4، صفحہ 677۔

[257] العمادی، ابو السعود محمد بن محمد بن مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ-): إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم الشهير بتفسير أبي السعود، جلد 5، صفحہ 275۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام فَخرُ الدِّین الرازی رَحِمَہُ اللہ (المتوفی: 606ھ-) اس آیت :{فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ۔۔۔ } میں اللہ تعالی کا اپنے رب ہونے کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کی طرف مضاف کر کے قسم کھانے کی کیا معنَوِیّت ہے؟اس کے متعلق کہتے ہیں:

" {فَوَ رَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّياطِينَ} وَفَائِدَةُ الْقَسَمِ أَمْرَانِ: أَحَدُهُمَا: أَنَّ الْعَادَةَ جَارِيَةٌ بِتَأْكِيدِ الْخَبَرِ بِالْيَمِينِ. وَالثَّانِي: أَنَّ فِي إِقْسَامِ اللَّهِ تَعَالَى بِاسْمِهِ مُضَافًا إِلَى اسْمِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تَفْخِيْمٌ لِّشَأْنِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔"[258]

({فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ} (تیرے پروردگار کی قسم! ہم انھیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے ارد گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کر دیں گے۔) قسم کے دو فوائد ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ (اہل عرب کی) عادت جاریہ ہے کہ قسم کے ساتھ خبر کی تاکید کی جاتی ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کا اپنے نام کو اپنے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام کی طرف مضاف کر کے قسم کھانا آپ کی تفخیم شان کا غماز ہے۔)

---

[258] الرازی، فخر الدین، ابو عبد اللہ، محمد بن عمر بن الحسن بن الحُسین التَّیْمِی، خَطِیبِ الرَّیّ (المتوفی: 606ھ-): مفاتیح الغیب الشہیر بالتفسیر الکبیر، جلد 21، صفحہ 556 دار احیاء تراث العربی، بیروت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّد الامین بِنْ عبد اللہ الاُرَمِی العلوی الہرری الشافعی اسی آیتِ مُبارکہ میں اللہ تعالی کا اپنے رب ہونے کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مضاف کر کے قسم کھانے کی مَعْنَوِیَّت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"أَكَّدَهَا بِالْقَسَمِ بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ مُضَافًا إِلَى رَسُوْلِهِ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا، فَقَالَ: {فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ}؛ أَيْ: فَأَقْسَمْتُ لَكَ يَا مُحَمَّدُ بِرَبِّكَ وَمَالِكِ أَمْرِكَ لَنَحْشُرَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَائِلِيْنَ بِعَدَ الْقَائِلِيْنَ بِعَدَمِ الْبَعْثِ، أَيْ: لَنَجْمَعَنَّهُمْ بِالسُّوْقِ إِلَى الْمَحْشَرِ،"[259]

(اللہ تعالی نے اپنے نام کو اپنے رسول کی طرف مضاف کر کے اپنے رسول کی تعظیم و تسریف کی خاطر قسم اٹھائی ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا: {فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ} (تیرے پروردگار کی قسم! ہم انھیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے ارد گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کر دیں گے۔) یعنی اے! محمد تیرے لیے میں نے تیرے رب اور تیرے مالک کی قسم اٹھائی کہ ہم ان لوگوں کو ضرور جمع کریں

---

[259] الاُرَمِی العلوی الہرری، مُحَمَّد الامین بِنْ عبد اللہ الشافعی: تفسیر حدائق الروح والریحان فی روابی علوم القرآن، جلد 17، صفحہ 191۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے جو عدم بعث کے قائل ہیں یعنی ان سب کو محشر کی طرف
ہانک کر ہم اکٹھا کریں گے۔)

ڈاکٹر وھبہ بن مصطفیٰ الزحیلی اس آیتِ مُبارکہ میں رب کو ضمیر مخاطب (جس کا مرجع نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں) کی طرف منسوب کر کے قسم کھانے کی مَعْنَوِیَّت یوں بیان کرتے ہیں:

"{فَوَ رَبِّكَ} قَسَمٌ بِاسْمِهِ تَعَالَى مُضَافٌ إِلَى نَبِيِّهِ، تَحْقِيْقًا لِّلْأَمْرِ، وَتَفْخِيْمًا لِّشَأْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلّمَ {لَنَحْشُرَنَّهُمْ} لَنَجْمَعَنَّهُمْ أَيِ الْكُفَّارَ الْمُنْكِرِيْنَ لِلْبَعْثِ۔"[260]

({فَوَرَبِّكَ} " قسم ہے تیرے پالنے والے کی "اللہ تعالی کا اپنے نام کو اپنے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی طرف منسوب کر کے قسم کھانا معاملہ کی تحقیق کے لیے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تفخیم شان کے لیے ہے۔ ہم ان کفار کو جو منکرین بعث ہیں ضرور حشر میں جمع کریں گے۔)

---

[260] الزحیلی، ڈاکٹر وھبہ بن مصطفیٰ: التفسیر المنیر فی العقیدۃ والشریعۃ والمنہج، جلد 16 ص 142

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی (المتوفی : 1393ھ-) اس آیت مُبارکہ میں رب کو ضمیر مخاطب (جس کا مرجع نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں) کی طرف منسوب کر کے قسم کھانے کی مَعْنَوِیَّت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"وَالْقَسَمُ بِالرَّبِّ مُضَافًا إِلَى ضَمِيرِ الْمُخَاطَبِ وَهُوَ النَّبِيءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدْمَاجٌ لِتَشْرِيفِ قَدْرِهِ. "[261]

(ضمیر مخاطب جو کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، کی مِضاف کر کے رب کی قسم کھانا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم قدر وشان کا عکاس وغماز ہے۔

(

"{فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ والشياطين}... (تیرے پروردگار کی قسم! ہم انھیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے ارد گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کردیں گے) قسم کے دو فوائد ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ (اہل عرب کی) عادت جاریہ ہے کہ قسم کے ساتھ خبر کی تاکید کی جاتی ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کا اپنے نام کو اپنے رسول صلّی اللہ

---

[261] ابن عاشور، محمد الطاہر بن محمد بن محمد الطاہر بن عاشور التونسی (المتوفی : 1393ھ-) :التحریر والتنویر «تحریر المعنی السدید وتنویر العقل الجدید من تفسیر الکتاب المجید»، جلد16، صفحہ 146۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کے نام کی طرف مضاف کر کے قسم کھانا آپ کی تفخیم شان کا غماز ہے۔..."

ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد، الزمخشری جار اللہ (المتوفی: 538ھ-) ان آیاتِ مبارکہ {فَوَ رَبِّکَ لَنَحۡشُرَنَّهُمۡ وَالشَّيَاطِينَ ۔ } میں رب کو ضمیر مخاطب (جس کا مرجع نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں) کی طرف منسوب کر کے قسم کھانے کی مَعْنَوِیَّت کی بابت کہتے ہیں:

"فِيْ إِقْسَامِ اللهِ تَعَالَى بِاسْمِهِ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ مُضَافًا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:تَفْخِيْمٌ لِّشَأْنِ رَسُوْلِ اللهِ وَرَفْعَ مِنْهُ۔ "[262]

(رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مضاف کر کے اللہ تعالی کا اپنے مقدس نام کی قسم کھانے میں آپ کی شان و عظمت کی رفعت و بلندی کی علامت و دلیل ہے۔)

---

[262] الزمخشری، ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد، جار اللہ (المتوفی: 538ھ-): الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل, ج3، صفحہ 33،، دار الکتاب العربی، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ- 1407ھ- عدد الأجزاء: 4، الکتاب مذیل بحاشیۃ (الانتصاف فیما تضمنہ الکشاف) لابن المنیر الإسکندری (ت 683) وتخریج إحادیث الکشاف للإمام الزیلعی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کا اپنے نام کو اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام کی طرف مضاف کر کے قسم کھانا آپ ﷺ کی تفخیم شان کا غماز ہے اور آپ ﷺ کی شان و عظمت کی رفعت و بلندی کی علامت و دلیل ہے۔

اللہ تعالی کا مکہ مکرمہ کی قسم کھانا اور شان مصطفیٰ ﷺ

{لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝}[263]

(میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں ( ) اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں۔ ( ) اور (قسم ہے) انسانی باپ اور اولاد کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو (بڑی) مشقت میں پیدا کیا ہے۔ ( )

ان آیاتِ مبارکہ میں اَرکانِ قسم

مُقْسِم : اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی بذات خود ہے۔

مُقْسَم بِہٖ : مکہ مکرمہ، والد اور مولود مُقْسِم بھا ہیں۔

مُقْسَم عَلَیْہِ : انسان کا یہ حال کہ اسے اس دنیا میں مشقت اور تکلیف میں پیدا کیا گیا ہے۔

---

[263] سورۃ البلد 90 : 1 تا 4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اداۃ قسم: یہاں واو بطورِ اداۃِ قسم استعمال ہوا ہے۔

اللہ تعالی کا مکہ مکرمہ کی قسم کھانے کی مَعْنَوِیَّت

الرازی، فخر الدین، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین، التیمی ،خطیب الری (المتوفی: 606ھ) ان آیات کی بابت کہتے ہیں:

"وَأَنْتَ حِلٌّ بِهذَا الْبَلَدِ فَالْمُرَادُ مِنْهُ أُمُورٌ أَحَدُهَا: وَأَنْتَ مُقِيمٌ بِهَذَا الْبَلَدِ نَازِلٌ فِيهِ حَالٌّ بِهِ، كَأَنَّهُ تَعَالَى عَظَّمَ مَكَّةَ مِنْ جِهَةِ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مُقِيمٌ بِهَا"[264]

(اور اے نبی ﷺ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ پس اس سے بہت سے اور مطالب مراد ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالثَّنَاء اس میں تشریف فرما ہیں۔ گویا کہ اللہ تعالی نے اس لحاظ سے مکہ مکرمہ کو فضیلت عطا فرمائی ہے۔)

---

[264] الرازی، فخر الدین، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین، التیمی ،خطیب الری (المتوفی: 606ھ) : مفاتیح الغیب الشہیر بالتفسیر الکبیر، جلد 31، صفحہ 64، دار إحیاء التراث العربی – بیروت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیر محمد کرم شاہ الازہری "اَلْبَلَد" کی ان درج بالا آیات میں قسم کھانے کی مَعْنَوِیَّت کی بابت کہتے ہیں:

"لا زائدہ ہے اور قسم کو مؤکد کرنے کے لیے مذکور ہوا ہے۔ اَلْبَلَد سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ یہاں شہر مکہ کی اس حیثیت سے قسم کھائی جا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حبیب محمد مصطفیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالثَّنَاء اس میں تشریف فرما ہے۔ یہ شہر اگرچہ گوناگوں خوبیوں سے متصف ہے، لیکن اس مکینِ ذی شان کی وجہ سے جو عز و شرف اس کو حاصل ہوا ہے اس کی شان ہی نرالی ہے۔

" وَاَنْتَ حِلٌّ " لِ٘خ والا جملہ حال ہے، مُقْسَم بِہ البلد کا۔ علامہ پانی پتی لکھتے ہیں "اَقْسَمَ اللہ سُبْحَانہ بِمَکہ مُقَیَّدًا بِحُلُوْلہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلہ وَسَلَّم) اِظْھَارًا لِمَزِیْدِ فَضَائِلِھَا بِشَرَفِ التَّمَکُّنِ عَلٰی فَضْلٍ لَّھَا فِیْ نَفْسِھَا (مظہری)۔ "[265]

[265] الازہری، پیر محمد کرم شاہ: ضیاء القرآن، جلد، صفحہ 565۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِبو حفص سراج الدین عمر بن علی بن عادل الحنبلی الدمشقی النعمانی (المتوفی: 775ھ) "اَلبَلَد" کی ان درج بالا آیات میں قسم کھانے کی مَعنَوِیَّت کی بابت کہتے ہیں:

"أَقْسَمَ بِالْبَلَدِ الْحَرَامِ، الَّذِيْ أَنْتَ فِيْهِ، لِكَرَامَتِكَ عَلَيَّ وَحُبِّيْ لَكَ".[266]

(بلد حرام یعنی مکہ مکرمہ کی اللہ تعالی نے قسم کھائی ہے جس میں اے نبی ﷺ آپ تشریف فرما ہیں۔ یہ قسم اس لیے کھائی ہے کہ اے نبی ﷺ آپ میرے نزدیک محترم ہیں اور مجھے آپ سے محبت ہے۔)

---

[266] اِبو حفص سراج الدین عمر بن علی بن عادل الحنبلی الدمشقی النعمانی (المتوفی: 775ھ): اللباب فی علوم الکتاب، جلد 20، صفحہ 339، المحقق: الشیخ عادل اِحمد عبد الموجود والشیخ علی محمد معوض، دار الکتب العلمیۃ- بیروت / لبنان، الطبعۃ: الأولی، 1419ھ - 1998م۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الضحیٰ میں کھائی گئی قسمیں اور شان مصطفیٰ ﷺ

{ وَالضُّحَى () وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى () مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى () وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى () وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ()[267] {

(قسم ہے چاشت کے وقت کی!()اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے!()نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے() یقینا تیرے لیے انجام آغاز سے بہتر ہو گا() تجھے تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی (وخوش) ہو جائے گا())

ان آیات مبارکہ میں اَرکانِ قسم

1- مُقْسِم: اَللہ سُبْحَانَہ وَتَعَالَی بذات خود ہے۔

2- مُقْسَم بِہ: چاشت کا وقت اور رات جب چھا جائے۔

3- مُقْسَم عَلَیْہ: اللہ تعالی نے محمد کریم ﷺ کو چھوڑا ہے نا اس سے ناراض ہوا ہے بلکہ اس کے لیے انجام آغاز سے بہتر ہو گا اور اس کا رب اسے اتنا زیادہ عطا کرے گا وہ راضی ہو جائے گا۔

4- اَدَاۃِ قَسَم: یہاں واو بطورِ اداۃِ قسم استعمال ہوا ہے۔

---

[267] سورۃ الضحیٰ: 1تا5۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیتِ مُبارکہ میں مُتَعَلِّقاتِ رسولِ کریم ﷺ کی قرآنی قسم کی معنویت اور شان مصطفیٰ ﷺ

فخر الدین، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین، التیمی ،خطیب الری الرازی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

"السُّؤَالُ الْخَامِسُ: هَلْ أَحَدٌ مِنَ المذكرين فَسَّرَ الضُّحَى بِوَجْهِ مُحَمَّدٍ وَاللَّيْلَ بِشَعْرِهِ؟ وَالْجَوَابُ: نعم ولا اسْتِبْعَادَ فِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ زَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَالضُّحَى ذُكُورُ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَاللَّيْلِ إِنَاثُهُمْ، وَيُحْتَمَلُ الضُّحَى رِسَالَتُهُ وَاللَّيْلُ زَمَانُ احْتِبَاسِ الْوَحْيِ، لِأَنَّ فِي حَالِ النُّزُولِ حَصَلَ الِاسْتِئْنَاسُ وَفِي زَمَنِ الِاحْتِبَاسِ حَصَلَ الِاسْتِيحَاشُ ۔۔۔۔"[268]

(پانچواں سوال: کیا مذکرین میں سے کوئی ایسا ہے جس نے "الضحی" کی تفسیر میں یہ کہا ہو کہ "الضحی" سے مراد نبی کریم ﷺ کا چہرہ ہے اور رات سے مراد محمد کریم ﷺ کے بال ہیں؟ تو اس جواب یہ ہے کہ ہاں اور یہ کو یہ بعید از امکان نہیں ہے ۔بعض مفسرین نے اس پر اس طرح اضافہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ "الضحی" سے مراد اہلِ بیتِ رسول ﷺ کے مرد ہیں جبکہ رات سے مراد اہلِ بیتِ رسول

---

[268] الرازی، فخر الدین، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین، التیمی ،خطیب الری (المتوفی:606ھ): مفاتیح الغیب الشہیر بالتفسیر الکبیر، جلد 31، صفحہ 192۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی خواتین ہیں۔ "الضحیٰ" کی تفسیر میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد رسول ﷺ کی رسالت ہے اور "اللیل" سے مراد احتباس وحی کا زمانہ ہے۔ کیونکہ وحی کے نزول کی حالت میں انس حاصل ہوتا تھا اور احتباس وحی سے نبی کریم ﷺ پر استیحاش کی سی کیفیت ہو جاتی تھی۔۔)

پیر کرم شاہ الازہری ان آیات کے تحت لکھتے ہیں:

حضرت شاہ عبدالعزیز مُحدِّث دہلوی (رح) کی تفسیر عزیزی کی چند سُطُور اہلِ شوق و محبت کے مطالعہ کے لیے نقل کر رہا ہوں:

بعضے از مفسرین چنیں گفتہ اند کہ مراد از ضحیٰ روز ولادت پیغمبر است صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم و مراد از لیل شب معراج است، و بعضے گوہند کہ مراد از ضُحیٰ روئے پیغمبر است (ﷺ) واز لیل موئے او کہ در سیاہی ہمچو شب است۔ و بعضے گویند کہ مراد از ضحیٰ نور علمے است کہ آنجناب راداد بود و بسبب آن پردہ نشینان عالم غیب منجلی و منکشف گشتند۔ و مراد از شب خلق عفو اوست کہ عیوب امت را پوشید۔ و بعضے گویند کہ مراد از روز علانیہ آنحضرت (ﷺ) است یعنی احوال ظاہرہ آنجناب ست کہ خلق براں مطلع شد و مراد از شب سر انجناب یعنی احوال باطن او کہ غیر از عَلَّامُ الْغُیُوب کسے برآں مطلع نیست۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ضُحیٰ سے مراد حضور کی ولادت یا سعادت کا دن اور لیل سے شب معراج مراد ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ ضُحیٰ سے مراد حضور کا رخ انور ہے اور لَیل سے زلف عنبریں اور بعض نے فرمایا کہ ضُحیٰ سے مراد نور علم ہے جو آں جناب کو دیا گیا تھا۔ جس کے سبب سے عالم غیب کے مخفی اسرار بے نقاب اور منکشف ہوئے اور لیل سے مراد حضور کا عفو در گزر کا خلق ہے۔۔۔۔ بعض علماء کا ارشاد ہے کہ دن سے مراد حضور (ﷺ) کے ظاہری احوال ہیں جن سے مخلوق آگاہ ہے اور رات سے مراد حضور (ﷺ) کے احوال باطن ہیں جن کو عَلَّامُ الْغُیُوْب کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔"[269]

اِبو حفص سراج الدین عمر بن علی بن عادل الحنبلی الدمشقی النعمانی فرماتے ہیں:

"وَقَالَ قَتَادَةُ وَمُقَاتِلُ وَّجَعْفَرُ الصَّادِقُ ، أَقْسَمَ ۔۔۔ بِلَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ."[270]

---

[269] الازہری، پیر محمد کرم شاہ: ضیاء القرآن، جلد 5، صفحہ 585۔

[270] اِبو حفص سراج الدین عمر بن علی بن عادل الحنبلی الدمشقی النعمانی (المتوفی: 775ھ): اللباب فی علوم الکتاب، جلد 20، صفحہ 380۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(قتادہ، مقاتل اور جعفر صادق رحمہم اللہ نے کہا:۔۔۔ لیلۃ المعراج کی قسم کھائی۔)

اللیل سے مراد لیلۃ المعراج کا ہونا نبی کریم ﷺ کی عظمت شان کا عکاس ہے۔

الآلوسی، شہاب الدین محمود بن عبداللہ الحسینی انہیں آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

" وَنُقِلَ عَنْ قَتَادَةَ وَمُقَاتِلٍ أَنَّ الْمُرَادَ بِالضُّحَى هُوَ الضُّحَى الَّذِيْ كَلَّمَ اللهُ تَعَالَى فِيْهِ مُوْسى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَبِاللَّيْلِ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ.
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ فَسَّرَ الضُّحَى بِوَجْهِهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَعْرِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا ذَكَرَ الْإِمَامُ، وَقَالَ: لَا اِسْتِبْعَادَ فِيْهِ وَهُوَ كَمَا تَرى.
وَمثله مَا قِيْلَ: الضُّحَى ذُكُوْرُ أَهْلُ بَيْتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاللَّيْل إِنَاثهُمْ وَقَالَ الْإِمَامُ يَحْتَمِلُ أَن يُّقَالَ الضُّحَى رِسَالَته صَلّى الله عليه وسلم وَاللَّيْل زَمَان احْتِبَاس الْوَحْيِ فِيْهِ لِأَنَّ فِي حَالِ النُّزُوْلِ حَصَلَ الْاِسْتِئنَاسِ وَفِي زَمَانِ الْاِحْتِبَاسِ حَصَلَ الْاِسْتِيْحَاشُ، أَوْ الضُّحى نور علمه تعالى الذي يعرف المستور من الغيوب والليل عفوه تعالى الذي به يستر جميع العيوب،۔ ۔ ۔أو الضحى علانيته عليه الصلاة والسلام التي لا يرى الخلق عليها عيبا والليل سره صلّى الله عليه وسلم لا يعلم عالم الغيب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عليها عيبا انتهى. ولا يخفى أنه ليس من التفسير في شيء وباب التأويل والإشارة يدخل فيه أكثر من ذلك." [271]

(قتادہ، مقاتل رحمہما اللہ سے یہ منقول ہے کہ ضحیٰ (چاشت کا وقت) سے مراد وہ ضحیٰ (چاشت کا وقت) ہے جس میں اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے کلام کیااور رات سے مراد لیلۃ المعراج ہے۔ بعض لوگوں کی یہ رائے ہے کہ ضحیٰ سے مراد نبی کریم ﷺ کا چہرہ ہے اور رات سے مراد آپ ﷺ کے بالمبارک اور زلفیں ہیں، جیسا کہ امام نے ذکر کیا ہے۔ ۔۔۔ "الضحی" سے مراد اہلِ بیتِ رسول ﷺ کے مرد ہیں جبکہ رات سے مراد اہلِ بیتِ رسول ﷺ کی خواتین ہیں۔۔ "الضحی" کی تفسیر میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد رسول ﷺ کی رسالت ہے اور "اللیل" سے مراد احتباس وحی کا زمانہ ہے۔ کیونکہ وحی کے نزول کی حالت میں انس حاصل ہوتا تھا اور احتباس وحی سے نبی کریم ﷺ پر استیحاش کی سی کیفیت ہو جاتی تھی۔۔۔)

---

[271] الآلوسی، شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی (المتوفی: 1270ھ): روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، جلد 15، صفحہ 373، المحقق: علی عبد الباری عطیۃ، دار الکتب العلمیۃ–بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1415ھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ کے زمانے کی قسم کھانا)

{وَالْعَصْرِ () إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ () إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ()}[272]

(زمانے کی قسم! (1) بیشک (بالیقین) انسان سرتاسر نقصان میں ہے (2) سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی (3))

ان آیاتِ مبارکہ میں اَرکانِ قسم

1- مُقْسِم: اَللہ سُبْحَانَہ وَتَعَالَی بذات خود ہے۔
2- مُقْسَم بِہ: "العصر" کی قسم کھائی گئی ہے۔
3- مُقْسَم عَلَیْہ: ان لوگوں کے سوا جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ کر لیتا ہے تمام انسان خسارے میں ہیں۔
4- اداۃ قسم: یہاں واو بطورِ اداۃِ قسم استعمال ہوا ہے۔

---

[272] 49-العصر 103: 1تا3۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کے زمانہ کی قسم کھانے کی مَعنَوِیَّت

ابو عبد اللہ، محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری (المتوفی: 606ھ-) سورۃ العصر میں "العصر" کی قسم کھانے کی مَعنَوِیَّت کی بابت مزید کہتے ہیں:

"۔ ۔ ۔ أَنَّهُ قَسَمٌ بِزَمَانِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ۔ ۔ ۔ فَقَوْلُهُ: وَالْعَصْرِ أَيْ وَالْعَصْرِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ فَهُوَ تَعَالَى أَقْسَمَ بِزَمَانِهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَبِمَكَانِهِ فِي قَوْلِهِ: وَأَنْتَ حِلٌّ بِهذَا الْبَلَدِ [الْبَلَدِ: 2] وَبِعُمُرِهِ فِي قَوْلِهِ: لَعَمْرُكَ [الْحِجْرِ: 72] فَكَأَنَّهُ قَالَ: وَعَصْرِكَ وَبَلَدِكَ وَعُمُرِكَ، وَذَلِكَ كُلُّهُ كَالظَّرْفِ لَهُ، فَإِذَا وَجَبَ تَعْظِيمُ حَالِ الظَّرْفِ فَقِسْ حَالَ الْمَظْرُوفِ، ثُمَّ وَجَّهَ الْقَسَمَ، كَأَنَّهُ تَعَالَى يَقُولُ: أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ حَضَرْتَهُمْ وَدَعَوْتَهُمْ، وَهُمْ أَعْرَضُوا عَنْكَ وَمَا الْتَفَتُوا إِلَيْكَ، فَمَا أَعْظَمَ خُسْرَانَهُمْ وَمَا أَجَلَّ خِذْلَانَهُمْ."[273]

(بے شک رسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کے زمانہ کی قسم ہے، ۔ ۔ ۔ پس اللہ تعالی کے اس فرمان: "وَالْعَصْرِ" کا مطلب ہے کہ اس زمانہ کی قسم جس میں

---

[273] المصدر السابق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آپ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالی نے اس آیتِ مُبارکہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ کی قسم کھائی ہے جبکہ اس قول : { وَاَنْتَ حِلٌّ بِہٰذَا الْبَلَدِ } (البَلَدِ: 2) میں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مکان کی قسم کھائی ہے۔اور اس قول :" لَعَمْرُکَ "(الحِجْر: 72) میں آپ کی عمر قسم کھائی ہے۔ پس گویا کہ اللہ تعالی نے کہا: (اے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) تیرے زمانے، تیرے شہر اور تیری عمر کی قسم ، یہ سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ظرف ہے جب ظرف کی تعظیم لازم ہے تو مظروف کے حال کو قیاس کریں، (تو اس کی تعظیم تو بِالأَوْلی لازم ہے) پھر قسم کی توجیہ بیان کی ہے گویا کہ اللہ تعالی کہتا ہے: اے محمد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس آئے اور انہیں دعوت دی لیکن انہوں نے اعراض کیا اور تمہاری طرف التفات نا کیا، اس لیے ان کا خسران عظیم ترین ہے اور ان کی ذلت بھی جلیل ترین ہے۔)

وَقِيلَ: هُوَ قَسَمٌ بِعَصْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِفَضْلِهِ بِتَجْدِيدِ النُّبُوَّةِ فِيهِ.[274]

---

[274] امام القرطبی: القرطبی: الجامع لأحکام القرآن، جلد20، صفحہ 179، تحقیق: اِحمد البردونی وإبراہیم اِطفیش، دار الکتب المصریۃ–القاہرۃ، الطبعۃ: الثانیۃ، 1384ھ - 1964م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ایک قول یہ کیا گیا: نبی کریم کے زمانہ کی قسم اٹھائی کیونکہ اس میں نبوت کی تجدید ہوئی اس وجہ سے یہ زمانہ فضیلت رکھتا ہے اس کی قسم اٹھائی۔)

"وَقِيْلَ أَرَادَ بِالْعَصْرِ زَمَنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمَ بِزَمَانِهِ كَمَا أَقْسَمَ بِمَكَانِهِ فِيْ قَوْلِهِ لَا أُقْسِمُ بِهذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهذَا الْبَلَدِ نَبَّهَ بِذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ زَمَانُهُ أَفْضَلُ الْأَزْمَانِ وَأَشْرَفُهَا،"[275]

((ایک قول یہ کیا گیا: نبی کریم کے زمانہ کی قسم اٹھائی جیسا کہ ان آیات : { لا أُقْسِمُ بِهذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهذَا الْبَلَدِ} میں اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے مکان کی قسم اٹھائی۔اس قسم کی بدولت اللہ تعالی نے یہ واضح کیا کہ آپ ﷺ کا زمانہ سب سے افضل اور اشرف ہے)

"وَمِنْهُمْ مَّن يَّرى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْعَصْرِ هُنَا: عَصْر النُّبُوَّةِ. لِأَفْضَلِيَّتِهِ بِالنِّسْبَةِ لما سَبَقَهُ مِنْ عُصُوْر."[276]

---

[275] الخازن، علاء الدین علی بن محمد بن إبراہیم بن عمر الشیحی إبو الحسن، المعروف بالخازن (المتوفی: 741ھ): لباب التأویل فی معانی التنزیل، جلد4، صفحہ 466، تصحیح: محمد علی شاہین ،دار الکتب العلمیۃ—بیروت ،الطبعۃ: الأولی، 1415ھ۔

[276] [276] محمد سید طنطاوی: الکتاب ،التفسیر الوسیط للقرآن الکریم، جلد 15، صفحہ 500، دار نہضۃ مصر للطباعۃ والنشر والتوزیع، الفجالۃ—القاہرۃ، الطبعۃ: الأولی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بعض مفسرین کی رائے میں "العصر" سے نبی اکرم
(ﷺ) کا زمانۂ مبارک مراد ہے۔ کیونکہ اس زمانہ کو آپ
ﷺ سے نسبت و تعلق کی وجہ سے فضیلت حاصل
ہے۔)

عصر النبوۃ یعنی نبی اکرم (ﷺ) کا زمانۂ مبارک کہ وہ تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف و بزرگی والا اور خیر القرون ہے۔ رسول کریم ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا عہد مسعود ،اس حقیقت میں کچھ شک نہیں کہ وہ مقسم یعنی اللہ تعالی کے نزدیک موقر و محترم ہے۔

خلاصہ المقال

☆ ظاہر و مخفی اور ملفوظ و غیر ملفوظ ہونے کے اعتبار سے قرآنی اقسام کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے

(1) قسمِ مُضْمر (2) قسمِ ظاہر

قسمِ مُضْمر سے مراد وہ قسم ہے جس میں فعل قسم اور مُقْسَم بِہ محذوف ہوں لیکن اس قسم پر اس کا مَقْرُوْن بِاللَّام جواب دلالت کرتا ہے یا پھر معنی اور سیاق اس پر دلالت کرتا ہے۔ قسم ظاہر جسے دوسرے الفاظ میں قسم ملفوظ بھی کہا جاتا ہے، سے مراد وہ اقسام ہیں جو الفاظ میں ادا کی جاتی ہیں۔ یہ تحقیقی مضمون ان اقسام ظاہرہ تک محدود ہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ اور اس کے متعلقات کی قسمیں کہائی ہیں۔

☆سورۃ النساء کی آیت نمبر 65 میں مقسم بہ: "رَبِّکَ" جو کہ مرکب اضافی ہے ، کی بلاغتوں کا اندازہ تو صرف اہل ذوق ہی کر سکتے ہیں، قلم ان کی تعبیر سے قاصر ہے۔" ہاں معنویت کا ایک واضح پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالی کا جو کہ یقینا رب العالمین ہے اس موقع پر پیارے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے یہ فرمانا : "تیرے رب کی قسم ! : اس بات غماز اور عکاس ہے کہ یہ نبی اللہ تعالی کا خاص الخاص ہے اس لیے لوگوں کے پاس کامیابی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتباع اور فرمانبرداری ہے۔ مقسم بہ کا یہ اسلوب بدیع پیارے نبی کریم ﷺ کا شان و عظمت کا آئینہ دار ہے۔

☆اللہ تعالیٰ نے نبی کریم محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سوا کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ معزز و مکرم ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کی حیات پاک کی قسم کھائی ہے اور یہ حضور کی عظمت شان اور شرف رفیع کی قوی دلیل ہے۔ لفظ قسم تعظیم سے کنایہ ہے جس طرح کلمات تشھد "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ" میں لفظ "التحیہ" تعظیم سے کنایہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

☆وصف ربوبیت کو نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ کی طرف مضاف کر کے بیان کرنے میں آپ عَلَیْہِ الصَّلَاۃ والسلام پر اظہار لطف ہے ۔۔ رب کو ضمیر مخاطب (جس کا مرجع رسولِ کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃ وَالسَّلَام ہیں) کی طرف مضاف کر کے بیان کرنا اس بات کی طرف ایماء ہے کہ مُقْسَم عَلَیْہ کے متعلق سوال کرنے میں اس کی عظمت کے بیان کا بھی حصہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا مُکَذِّبِیْن سے، ان کی تکذیب کے متعلق رب کا اپنے رسول کریم عَلَیْہِ الصَّلَاۃ وَالسَّلَام کی خاطر غضبناک ہو کر سوال کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے نام کو اپنے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام کی طرف مضاف کر کے قسم کھانا آپ کی تفخیم شان کا غماز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"العصر" مقسم بہ ہے۔ اس سے مراد رسول کریم ﷺ کا عہد مسعود لیا جائے تو اس حقیقت میں کچھ شک نہیں کہ مقسم بہ، مقسم کے نزدیک موقر و محترم ہے۔

بالاختصار ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالی کا آپ ﷺ زمانہ کی قسم کھانا، اللہ تعالی کا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مکان کی قسم کھانا اور آپ ﷺ کی عمر قسم کھانا معنویت کا حامل ہے۔ وہ اس طرح کہ یہ سب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ظروف ہیں جب ظروف کی تعظیم لازم ہے تو مظروف کی تعظیم تو بِالاَوْلی لازم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتب سماویہ میں رسول ﷺ کی بشارتیں

(یہود کا رسول کریم ﷺ کو پہچان کر آپ کا انکار کرنا اور اس) انکار کا سبب

{وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ (89)}[277]

(|89|2اور ان کے پاس جب اللہ تعالیٰ کی کتاب ان کی کتاب کو سچا کرنے والی آئی، حالانکہ پہلے یہ خود (اس کے ذریعہ) کافروں پر فتح چاہتے تھے تو باوجود آجانے اور باوجود پہچان لینے کے پھر کفر کرنے لگے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کافروں پر)

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ (90) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ

---

[277] سورۃ البقرہ: 89۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (91) وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَى بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ (92)[278]

(|90|2 بہت بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا، وہ ان کا کفر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ چیز کے ساتھ محض اس بات سے جل کر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اپنے جس بندہ پر چاہا نازل فرمایا، اس کے باعث یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہوگئے اور ان کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے|91|2 اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لاؤ تو کہہ دیتے ہیں کہ جو ہم پر اتاری گئی اس پر ہمارا ایمان ہے۔ حالانکہ اس کے بعد والی کے ساتھ جو ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے، کفر کرتے ہیں، اچھا ان سے یہ تو دریافت کریں کہ اگر تمہارا ایمان پہلی کتابوں پر ہے تو پھر تم نے اگلے انبیا کو کیوں قتل کیا؟|92|2 تمہارے پاس تو موسیٰ یہی دلیلیں لے کر آئے لیکن تم نے پھر بھی بچھڑا پوجا تم ہو ہی ظالم)

جب کبھی یہودیوں اور عرب کے مشرکین کے درمیان لڑائی ہوتی تو یہود کہا کرتے تھے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب لے کر اللہ عزوجل کے ایک عظیم الشان

[278] البقرۃ:90،91،92۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر تشریف لانے والے ہیں ہم ان کے ساتھ مل کر تمہیں ایسا قتل و غارت کریں گے کہ تمہارا نام و نشان مٹ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیا کرتے تھے کہا اے اللہ تو اس نبی کو جلد بھیج جس کی صفتیں ہم تورات میں پڑھتے ہیں تاکہ ہم ان پر ایمان لا کر ان کے ساتھ مل کر اپنا بازو مضبوط کر کے تیرے دشمنوں سے انتقام لیں۔ مشرکوں سے کہا کرتے تھے کہ اس نبی کا زمانہ اب بالکل قریب آگیا ہے لیکن جس وقت حضور مبعوث ہوئے تمام نشانیاں آپ ﷺ میں دیکھ لیں۔ پہچان بھی لیا۔ دل سے قائل بھی ہوگئے۔ مگر چونکہ آپ ﷺ عرب میں سے تھے۔ حسد کیا اور آپ کی نبوت سے انکار کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے لعنت یافتہ ہوگئے بلکہ وہ مشرکین مدینہ جو ان سے نبی (ﷺ) کی آمد کے بارے میں سنتے چلے آتے تھے انہیں تو ایمان نصیب ہوا اور بالاخر حضور (ﷺ) کے ساتھ مل کر وہ یہود پر غالب آگئے۔

مشرکین کا یہود پر اعتراض

"ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل، حضرت بشر بن براء اور حضرت داؤد بن سلمہ رضی اللہ عنھم نے ان یہود مدینہ سے کہا کہ تم تو ہمارے شرک کی حالت میں ہم سے حضور نبوت کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ ہمیں ڈرایا کرتے تھے اور اب جب کہ وہ عام اوصاف جو تم حضرت ﷺ کے بیان کرتے تھے وہ تمام اوصاف آپ ﷺ میں ہیں۔ پھر تم خود ایمان کیوں نہیں لاتے ؟ آپ کا ساتھ کیوں نہیں دیتے ؟ تو سلام بن مشکم نے جواب دیا کہ ہم ان کے بارے میں نہیں کہتے تھے۔ اسی کا ذکر اس آیت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ پہلے تو مانتے تھے منتظر بھی تھے لیکن آپ (ﷺ) کے آنے کے بعد حسد اور تکبر سے اپنی ریاست کے کھوئے جانے کے ڈر سے صاف انکار کر بیٹھے۔" [279]

اس آیت کریمہ کے مطالب پر غور کیجئے تو اندازہ ہوگا کہ جب کوئی قوم اپنی سرکشی اور بداعمالیوں کے باعث اللہ کی لعنت کا مورد بن جاتی ہے تو اس میں فکری اور عملی طور پر جو تبدیلیاں آتی ہیں وہ ایسی حیرت انگیز ہوتی ہیں کہ عقل اس کی کوئی سی توجیہ کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے۔[280]

قرآن کریم میں ایک اور مقام پر اللہ رعالی کا ارشاد ہے:

{الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (146) الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ (147)}[281]

(|2|146 جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ تو اسے ایسا پہچانتے ہیں جیسے کوئی اپنے بچوں کو پہچانے، ان کی ایک جماعت حق کو پہچان کر پھر چھپاتی ہے|2|147 آپ

---

[279] ابن کثیر: تفسیر ابن کثیر۔

[280] ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی: روح القرآن۔

[281] سورۃ البقرہ: 146،147۔۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رب کی طرف سے یہ سراسر حق ہے، خبردار آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا)

سیدنا سلمہ بن سلامہ (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ (ﷺ) کی بعثت سے کچھ عرصہ پہلے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے ایک مجلس میں موت کے بعد اٹھائے جانے، قیامت اور جنت و جہنم کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ مشرک اٹھائے جانے پر یقین نہیں رکھتے، پھر اس نے مکہ اور یمن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس طرف سے ایک نبی مبعوث کیا جائے گا۔ لوگوں نے سوال کیا کہ وہ نبی کب مبعوث ہوگا؟ تو اس نے میری طرف دیکھا اور میں سب سے چھوٹا تھا، اس نے کہا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اس کے زمانے کو پالے گا۔ سیدنا سلمہ (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) کو مبعوث کیا اور میں زندہ تھا، ہم تو اس رسول پر ایمان لے آئے لیکن اس نے حسد و بغض کی وجہ سے انکار کر دیا، ہم نے کہا، ہلاکت ہو تیرے لیے، اے فلاں! کیا تو نے اس نبی کے بارے میں اس اس طرح نہیں کہا تھا؟ تو اس نے کہا کہ کہا تھا لیکن یہ وہ نبی نہیں۔ [مسند احمد: ۳/۴۶۷، ح: ۱۵۸۴۷] [282]

[282] ابو نعمان، سیف اللہ خالد: تفسیر دعوۃ القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تورات وانجیل میں نبی کریم ﷺ لکھے ہوئے تذکرے (مکتوب فی التوراۃ والانجیل)

{الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (157)}[283]

(|157|7 جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔)

---

[283] سورۃ الاعراف: 157۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن سلام (بن حارث) وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

{قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (10) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ (11) وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً وَهَذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَى لِلْمُحْسِنِينَ (12)}[284]

(|10|46آپ کہہ دیجئے! اگر یہ (قرآن) اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو، تو بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا|11|46اور کافروں نے ایمان داروں کی نسبت کہا کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت کرنے نہ پاتے، اور چونکہ انہوں نے قرآن سے ہدایت نہیں پائی پس یہ کہہ دیں گے کہ قدیمی جھوٹ ہے۔|12|46اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب

[284] سورۃ الاحقاف: 10تا12۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تصدیق کرنے والی عربی زبان میں تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیک کاروں کو بشارت ہو۔)

نبی کریم ﷺ کی وہ چار مخصوص نشانیاں جو آپ نے عبداللہ بن سلام کے سوال کے جواب میں بیان فرمائیں اور وہ نشانیاں تورات میں موجود ہیں

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن سلام (بن حارث) رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں نے رسول اللہ (ﷺ) کا تذکرہ سنا اور آپ ﷺ کے اوصاف' نام اور شکل اور ان باتوں کو جن کی (آنے والے نبی کی بابت) ہم کو توقع تھی' پہچان لیا تو میں خاموش رہا اور دل میں اس بات کو چھپائے رہا۔ پھر جب رسول اللہ (ﷺ) مدینہ تشریف لے آئے اور بنی عمرو بن عوف کے محلّہ میں فروکش ہوئے' تو ایک شخص نے آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دی۔ میں اس وقت کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا اور میری پھوپھی خالدہ بنت حارث نیچے بیٹھی ہوئی تھیں۔ جونہی میں نے رسول اللہ (ﷺ) کی آمد کی خبر سنی (زور سے) اللہ اکبر کہا۔ پھوپھی نے آواز تکبیر سن کر کہا: اگر حضرت موسیٰ بن عمران کی آمد کی خبر کو سنتا تو اس سے بڑھ کر اظہار مسرت نہ کرتا۔ میں نے پھوپھی سے کہا: اللہ کی قسم! یہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں اور انہی کے دین کے پیرو ہیں اور جو دین دے کر ان کو بھیجا گیا تھا' وہی دین دے کر ان کو بھیجا گیا ہے۔ پھوپھی نے کہا: یہ تو سنی ہوئی بات ہے۔ پھر میں رسول اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ﷺ) کی طرف روانہ ہو گیا اور چہرہ مبارک کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جو بات رسول اللہ (ﷺ) سے سب سے پہلے سنی ' وہ یہ تھی کہ حضور (ﷺ) نے فرمایا: لوگو! (غریبوں' محتاجوں وغیرہ کو) کھانا کھلاؤ' سلام (کا رواج) پھیلاؤ' قرابت داروں کی قرابت کو جوڑے رکھو' اور رات میں جب اور لوگ سوتے ہوں تو تم نماز پڑھو (یہ عمل کر کے) جنت میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ سے تین باتیں دریافت کرتا ہوں' جن کا علم نبی کے علاوہ کسی کو نہیں ہو سکتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہو گی؟ (۲) اہل جنت کو سب سے پہلے کونسا کھانا دیا جائے گا؟ (۳) اولاد ماں یا باپ کی طرف کیوں کھنچتی ہے؟ (یعنی باپ یا ماں کے ہم شکل کیوں ہوتی ہے؟) اور (چوتھی بات ایک یہ ہے کہ) چاند میں یہ سیاہی کیسی ہے؟

حضور (ﷺ) نے فرمایا: مجھے ابھی جبرائیل نے بتایا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جبرائیل نے بتایا ہے؟ فرمایا: ہاں' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تو یہودیوں کا دشمن فرشتہ ہے۔ حضور (ﷺ) نے فرمایا: (۱) قیامت کی اول ترین نشانی ایک آگ ہو گی جو مشرق سے برآمد ہو گی اور لوگوں کو مغرب کی طرف لائے گی۔ (۲) اور اہل جنت سب سے پہلے جو کھانا کھائیں گے' وہ مچھلی کے جگر کی نوک (ابھار) ہو گی۔ (۳) اور مرد کا پانی غالب آتا ہے تو بچے کو اپنی شکل کی طرف کھینچ لیتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور عورت کا پانی غالب آتا ہے تو بچے کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے۔ اور وہ سیاہی جو چاند میں ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں سورج (یعنی چمک دار) تھے۔ اللہ نے فرمایا ہے: {وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا اٰيَةَ الَّيْلِ} پس یہ سیاہی وہی محو ہے (یعنی اللہ نے اتنی جگہ کی چمک مٹادی ہے)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر فوراً بول اٹھے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ پھر لوٹ کر گھر جا کر سب کو مسلمان ہو جائے کا مشورہ دیا' سب گھر والے بھی مسلمان ہو گئے' لیکن اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔"[285]

سیدنا عبداللہ بن سلام کا قبول اسلام اور فضائل

۱:۔ ابویعلی وابن جریر (رح) والطبرانی (رح) نے صحیح سند کے ساتھ عوف بن مالک اشجعی (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ رسول اللہ (ﷺ) ایک روز (یہودیوں کی طرف) روانہ ہوئے، میں بھی ساتھ تھا آپ ﷺ یہودیوں کے عبادت خانہ میں تشریف لے گئے اور یہ یہودیوں کی عید کا دن تھا اس لیے ان کو ہمارا اندر جا پہنچنا برا معلوم ہوا۔ رسول اللہ (ﷺ) نے ان سے فرمایا اپنے اندر مجھے بارہ آدمی ایسے نکال کر بتاؤ جو " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " کی گواہی دیں (اگر تم نے بارہ آدمی دے دیئے تو) اللہ اس آسمان کے نیچے رہنے والے ہر اس یہودی سے اس غیظ وغضب کو

---

[285] تفسیر مظہری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھائے گا جو اللہ تعالیٰ کو اس پر ہے یہودی خاموش رہے ان میں سے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ نے دوبارہ ان سے فرمایا تو کسی نے جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا تو کسی نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا تم نے انکار کر دیا اللہ کی قسم ! میں حاشر ہوں (مردوں کو اٹھانے والا) اور میں عاقب ہوں (پیچھے آنے والا) اور میں مقفی ہوں (سب پیغمبروں کے آخر میں آنے والا ہوں) تو ایمان لاؤ یا جھٹلاؤ (اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا) پھر آپ (ﷺ) چل پڑے۔ اور میں آپ کے تھا یہاں تک کہ ہم نکلنے کے قریب تھے اچانک پیچھے سے ایک آدمی نے کہا محمد (ﷺ) جہاں ہو ٹھہر جاؤ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھا اور کہا: اے گروہ یہود ! تم مجھے اپنے اندر کیسا آدمی پاتے ہو ؟ یہودیوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اپنے درمیان تجھ سے بڑھ کر اور تیرے باپ دادا سے بڑھ کر کتاب اللہ کا علم رکھنے والا اور فقیہ کسی آدمی کو نہیں جانتے۔ اس پر اس آدمی نے کہا بلاشبہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ وہی نبی ﷺ ہیں جن کا ذکر تم تورات اور انجیل میں پاتے ہو۔ یہودیوں نے کہا تو نے جھوٹ کہا اور اس آدمی کی تردید کی اور اسے سخت اور ناپسندیدہ باتیں کیں۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا تم نے جھوٹ بولا تم سے تمہاری بات کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر ہم باہر نکل آئے اور ہم تین تھے رسول اللہ (ﷺ) میں اور ابن سلام تو اللہ تعالیٰ نے یہ (آیت) اتاری۔ { قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (10)} " (آپ کہہ دیجئے کہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن من جانب اللہ ہو اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسراءیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے کر اس پر ایمان لے آئے اور تم تکبر ہی میں رہو بیشک اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا)

۲:۔ البخاری و مسلم والنسائی وابن جریر (رح) وابن المنذر (رح) وابن مردویہ (رح) نے سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو کسی کے لیے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جو سطح زمین پر چلنے والا ہو کہ وہ اہل جنت میں سے ہے مگر عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) کے لیے اور اس کے بارے میں یہ (آیت) نازل ہوئی " وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ " (اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے)۔"[286]

میمون بن یامین کا قبول اسلام

۱۶:۔ عبد بن حمید (رح) نے سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ میمون بن یامین (رضی اللہ عنہ) نبی کریم (ﷺ) کے پاس آئے اور وہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے سردار تھے وہ اسلام لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! یہودیوں کو بلا بھیجئے اور اپنے اور ان کے درمیان انہی میں سے کسی آدمی کو حکم (یعنی ثالث) مقرر کر دیجئے بلاشبہ وہ مجھے ہی ثالث بنائیں گے۔ تو آپ نے ان کو بلوا بھیجا اور میمون بن یامین کو اندر بھیج دیا وہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور طویل

---

[286] جلال الدین السیوطی: در منثور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت تک آپ سے گفتگو کرتے رہے آپ نے ان سے فرمایا اپنے میں سے ایک آدمی چن لو وہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والا ہوگا۔ انہوں نے کہ ہم میمون بن یامین کو مقرر کرتے ہیں پھر آپ نے میمون کو ان کے سامنے باہر نکالا تو میمون نے ان سے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور بلاشبہ وہ حق پر ہیں تو ان یہودیوں نے اس کی تصدیق کرنے انکار کر دیا تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ (آیت) نازل فرمائی " قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ " (الآیہ) [287]

تورات میں مذکور صحابہ کے اوصاف

{مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (29) }

|29|48 محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر

---

[287] جلال الدین السیوطی: در منثور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے، مثل اسی کھیتی کے جس نے اپنا انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔)

تورات میں چند پیشگوئیاں

{ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ} (ان کی یہی مثال تورات میں ہے) یہ صحابہ کی وہ مثال ہے جو تورات میں بیان ہوئی ہے۔ بعض اہل علم کا خیال یہ ہے کہ یہ اشارہ ان پیشگوئیوں کی طرف ہے جو آنحضرت (ﷺ) اور صحابہ کے بارے میں تورات، زبور اور یسعیاہ نبی کے صحیفوں میں بیان ہوئی ہیں۔ اگرچہ اہل کتاب نے قطع و برید کر کے ان پیشگوئیوں کو بالکل مسخ کر دیا ہے لیکن آج بھی تورات اور انجیل میں ایسی چیزیں موجود ہیں جن کا مصداق آنحضرت (ﷺ) کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ مثلاً استثناء باب ۳۳۔ ۲ میں ہے

" خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے اپنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت (ﷺ) کے سوا ظاہر ہے کہ کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اور دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ کے نمودار ہونے کا صحیح الفاظ میں حوالہ بھی ہے۔ اور اس سے مراد دس ہزار کی تعداد میں وہ صحابہ ہیں جو فتح مکہ کے موقع پر آپ کے ساتھ تھے۔ اور اس میں جس آتشی شریعت کا ذکر ہے یہ وہی چیز ہے جو قرآن کریم میں { اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ } کے الفاظ سے بیان ہوئی ہے۔ اور حضرت مسیح (علیہ السلام) کے الفاظ میں اس کو یوں بیان فرمایا گیا ہے کہ

" اس کے ہاتھ میں یعنی پیغمبر (ﷺ) کے ہاتھ میں اس کا چھاج ہو گا۔ وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا، دانے کو بھس سے الگ کرے گا، پھر دانے کو محفوظ کرے گا اور بھس کو جلا دے گا۔"[288]

سیدنا عیسی علیہ السلام کی پیشین گوئیاں

{وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَابَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ (6)}[289]

(|6|61اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم)، بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق

---

[288] ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی: تفسیر روح القرآن۔

289

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے۔)

سیدنا جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو فرماتے ہوئے سنا: " میرے کچھ نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں یعنی مٹانے والا، اللہ کفر کو میرے ذریعے سے مٹائے گا، میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کرے گا اور میں عاقب (یعنی سب نبیوں کے بعد آنے والا) ہوں۔ " [بخاری، کتاب التفسیر [بابٌ] (من بعدی اسمہ اِحمد) : ۴۸۹۶۔ مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اِسماہ (ﷺ) : ۲۳۵۴]

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے تین ارشادات

۔۔۔اور تیسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میرے بعد ایک عظیم رسول آئے گا جس کا اسم گرامی احمد ہوگا۔ اس آیت کریمہ کے اس فقرے پر مخالفینِ اسلام نے بڑی لے دے کی، کیونکہ اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) واقعی رسول اللہ (ﷺ) کی نام کے ساتھ بشارت دینے کے لیے تشریف لائے تھے تو پھر مسیحیت کی کوئی بنیاد باقی نہیں رہ جاتی۔ اس لیے عیسائی علماء نے نہایت زور و شور سے اس کی مخالفت کی اور بدترین خیانت مجرمانہ سے کام لیا۔ یوں تو تورات اور انجیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں میں یہود نے بدترین تحریف سے کام لیا ہے، لیکن بالخصوص ان کتابوں کی وہ آیات جن میں نبی کریم (ﷺ) کی صفات اور علامات بیان ہوئی ہیں اور آپ (ﷺ) کے بارے میں بشارتیں دی گئی ہیں، وہ ان کی تحریف کا خاص نشانہ بنی ہیں۔ اسی تحریف کے سلسلے میں انھوں نے متذکرہ بالا بشارت کو بھی بگاڑنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ بالخصوص آنحضرت (ﷺ) کے اسم گرامی کے سلسلے میں عجیب و غریب خیانتوں کا ارتکاب کیا۔ اب بجائے اس کے کہ ہم اس پر تفصیلی بحث کریں، ہم سفارش کریں گے کہ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی کتاب اظہار الحق کا مطالعہ کیا جائے جو مذہب عیسائیت کی حقیقت اور انجیل میں تحریفات اور باوجود تحریفات کے اسم رسول اللہ (ﷺ) کی بشارتیں موجود ہونے کے متعلق بینظیر کتاب ہے۔ خود بڑے عیسائیوں کے مقولے چھپے ہوئے ہیں کہ اگر دنیا میں یہ کتاب شائع ہوتی رہی تو عیسائیت کو کبھی فروغ نہیں ہو سکتا۔ یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی تھی، پھر مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے، اب اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اور مزید ہم یہ سفارش کریں گے کہ صاحب تفہیم القرآن نے اسی آیت کی تفسیر کے تحت جس تفصیل سے اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے اسے ایک نظر ضرور دیکھ لیا جائے۔ اس سے تحقیق و تنقیح کے بعض نئے گوشے سامنے آتے ہیں۔

آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) جو آنحضرت (ﷺ) کی تشریف آوری کی بشارت دینے کے لیے تشریف لائے تھے جب ایسے معجزات لے کر تشریف لے آئے تو جن معجزات کو دیکھ کر کوئی سلیم الفطرت آدمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی آپ کی نبوت کا انکار نہیں کر سکتا تھا ان ہی معجزات کو یہود نے صریحاً جادو قرار دے کر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی تکذیب کر ڈالی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے زمانے سے قوم کی حیثیت سے ان پر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھٹکار پڑی اور ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے گئے یہ دلوں کی اسی کجی کا نتیجہ تھا کہ اتنے واضح معجزات بھی انھیں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لانے کا باعث نہ بن سکے۔ انجیل میں اس کی وضاحت موجود ہے کہ یہود نے نہ صرف آپ کے معجزات کو جادو کا کرشمہ قرار دیا بلکہ یہ بھی کہا کہ یہ کچھ دکھاتے ہیں اس میں روح القدس کی تائید کو کوئی دخل نہیں، بلکہ ان کو ایک بھوت بعلزبول کی مدد حاصل ہے۔"[290]

2۔ انجیل یوحنا اس بات پر گواہ ہے کہ مسیح کی آمد کے زمانے میں بنی اسرائیل تین شخصیتوں کے منتظر تھے۔ ایک مسیح، دوسرے ایلیاہ (یعنی حضرت الیاس کی آمد ثانی)، اور تیسرے "وہ نبی" انجیل کے الفاظ یہ ہیں

"اور یوحنا (حضرت یحییٰ (علیہ السلام)) کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے، تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا پھر تو ہے کون؟۔۔ اس نے کہا میں

---

[290] ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی: تفسیر روح القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ سیدھی کرو۔۔ انہوں نے اس سے یہ سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے، نہ ایلیانہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟" (باب 1۔آیات 19۔25)"[291]

"مسیحی لٹریچر میں انجیل کا جہاں کہیں ذکر آتا ہے، اسے یہ کہہ کر رد کر دیا جاتا ہے کہ ایک جعلی انجیل ہے جسے شاید کسی مسلمان نے تصنیف کر کے برناباس کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ لیکن یہ ایک بہت بڑا جھوٹ ہے، جو صرف اس بنا پر بول دیا گیا کہ اس میں جگہ جگہ بہ صراحت نبی (ﷺ) کے متعلق پیشین گوئیاں ملتی ہیں۔ اول تو اس انجیل کو پڑھنے ہی سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب کسی مسلمان کی تصنیف کردہ نہیں ہو سکتی۔ دوسرے، اگر یہ کسی مسلمان نے لکھی ہوتی تو مسلمانوں میں یہ کثرت سے پھیلی ہوئی ہوتی اور علمائے اسلام کی تصنیفات میں بہ کثرت اس کا ذکر پایا جاتا۔ مگر یہاں صورت حال یہ ہے کہ جارج سیل کے انگریزی مقدمہ قرآن سے پہلے مسلمانوں کو سرے سے اس کے وجود تک کا علم نہ تھا۔ گبری، یعقوبی، مسعودی، البیرونی، ابن حذم اور دوسرے مصنفین، جو مسلمانوں میں مسیحی لٹریچر وسیع اطلاع رکھنے والے تھے، ان میں سے کسی کے ہاں بھی مسیحی مذہب پر بحث کرتے ہوئے انجیل برناباس کی طرف اشارہ تک نہیں ملتا۔ دنیائے اسلام کے کتب خانوں میں جو کتابیں پائی جاتی تھیں ان کی بہترین فہرستیں ابن ندیم کی الفہرست اور حاجی خلیفہ کی کشف الظنون ہیں، اور وہ بھی اس کے ذکر سے خالی ہیں۔ انیسویں

---

[291] مولانا مودودی: تفہیم القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدی سے پہلے کسی مسلمان عالم نے انجیل برناباس کا نام تک نہیں لیا ہے۔ تیسری اور سب سے بڑی دلیل اس بات کے جھوٹ ہونے کی یہ ہے کہ نبی (ﷺ) کی پیدائش سے بھی 75 سال پہلے پوپ گلاسیس اول (Gelasius) کے زمانے میں بد عقیدہ اور گمراہ کن (Heretical) کتابوں کی جو فہرست مرتب کی گئی تھی، اور ایک پاپائی فتوے کے ذریعہ سے جن کا پڑھنا ممنوع کر دیا گیا تھا، ان میں انجیل برناباس (evangelium Barnabe) بھی شامل تھی۔ سوال یہ ہے کہ اس وقت کونسا مسلمان تھا جس نے یہ جعلی انجیل تیار کی تھی؟ یہ بات تو خود عیسائی علماء نے تسلیم کی ہے کہ شام، اسپین، مصر وغیرہ ممالک کے ابتدائی مسیحی کلیسا میں ایک مدت تک برناباس کی انجیل رائج رہی ہے اور چھٹی صدی میں اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔"[292]

آخری گزارش

مدحت شاہ دوسرا بیاں کروں کس طرح

تنگ میرے تخیلات پست میرے تصورات

---

[292] مولانا مودودی: تفہیم القرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محب صادق و مخلص کی ذات پر فرطِ الفت و محبت کی تاثیر یہ ہوتی ہے کہ اس کے دلِ معمور از محبت میں ہمہ وقت محبوب کے محاسن جلیلہ ، اَوصافِ حمیدہ اور فضائل محمودہ بیان کرنے کا جذبہ اور ولولہ (Devotion) موجزن رہتا ہے۔ وہ اس بات کا بے حد متمنی اور خواہاں ہوتا ہے کہ اپنے محبوب کے ذکر کو خلوت و جلوت بحر و بر اور حضر و سفر میں بذریعہ زبان و قلم مدح و ستائش اور حمد و تعریف سے اپنی زبان کو تر رکھے ۔اسی جذبہ خیر سے سرشار ہو کر بندہ عاجز و قاصر القلم اس جامع کمالات و صفات ہستی کے چند محاسن اور اوصاف زیب قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔اللہ رب العزت اس جذبہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔

مدحت مصطفیٰ ﷺ کا موضوع بحر بے کراں کی وسعت کا حامل ہے اور یہ تحریر ایک ذرا سی آب جو کی مثل ہے اللہ تعالی اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے.
آمین یارب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین۔

ایک شاعر نے آپ ﷺ مدح میں ایک لاکھ اشعار لکھے ہیں۔علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے ان اشعار میں سے آخری شعر کا ترجمہ درج ذیل الفاظ میں یہ ہے کہ :

تھکی ہے فکر رساں ، مدح باقی ہے قلم ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے

ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے اور عمر تمام لکھا، مدح باقی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت (محدث) لائبریری پر موجود میری چار کتابوں کا لنک درج ذیل ہے (فللہ الحمد)

کتاب کا نام: تفسیر سورۃ یوسف، لنک آن کتاب وسنت آن لائن لائبریری:
https://kitabosunnat.com/kutub-library/Tafseer-Sora-Yousaf%20%28%20Hafiz%20Nisar%20Mustafa%20%29#tab4

2-کتاب کا نام: مداح رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت لنک آن کتاب وسنت آن لائن لائبریری:
https://kitabosunnat.com/kutub-library/Madah-e-Rasool%20(%20S.A.W.W%20)#tab4

3-کتاب کا نام: صحابہ کرامؓ کے نعتیہ کلام کے محاسن و خصوصیات
لنک آن کتاب وسنت آن لائن لائبریری:

https://kitabosunnat.com/kutub-library/Sahaba-Karam-K-Natiya-Kalam-K-Mahasan#tab4

4-کتاب کا نام: صحابہ کرامؓ کا نعتیہ کلام بطور ماخذ سیرت طیبہ لنک آن کتاب وسنت آن لائن لائبریری:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

https://kitabosunnat.com/kutub-library/sahaba-karam-ka-natiya-kalam#tab4